





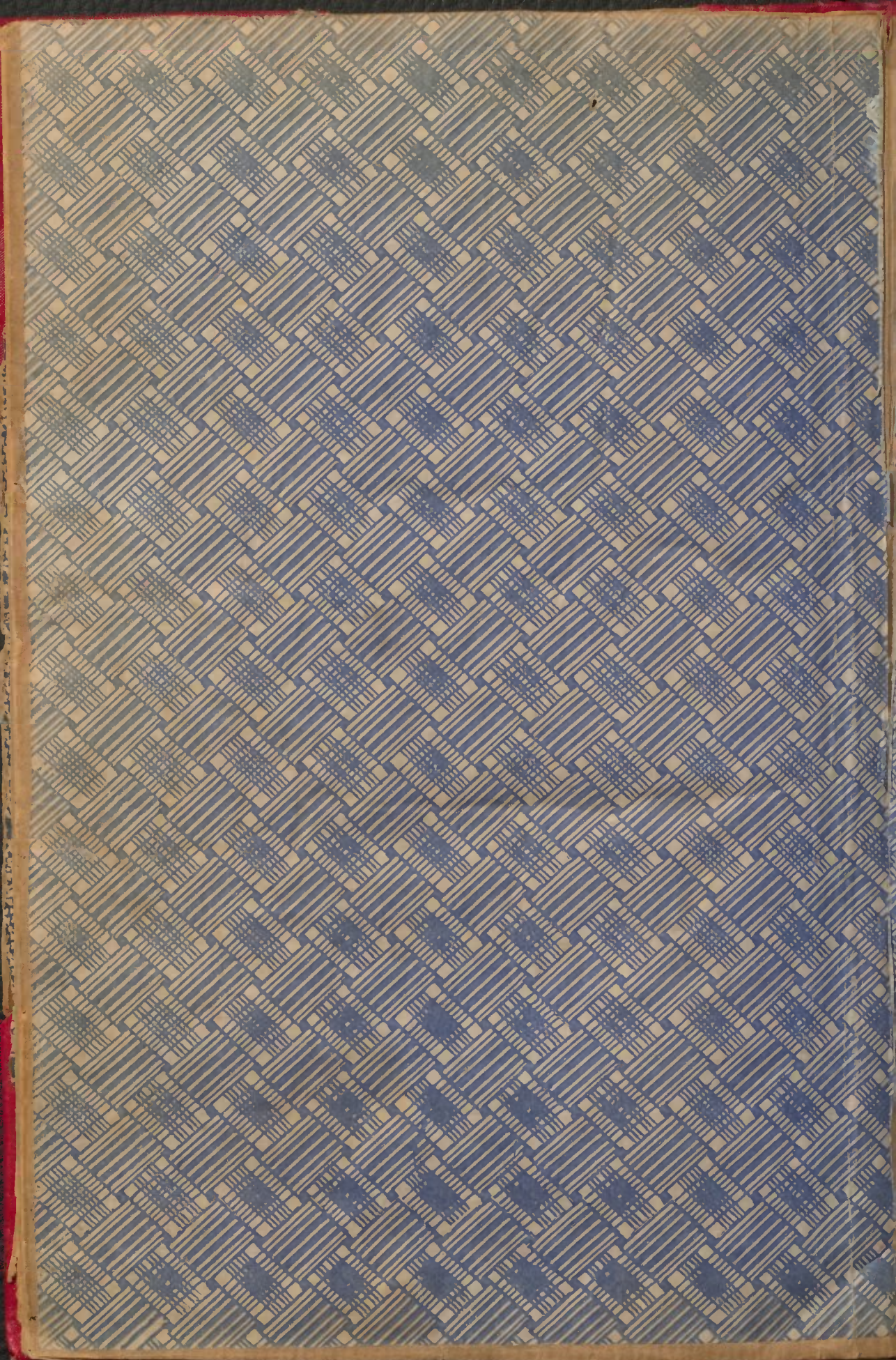
C7

D213s
.1900

McGill
University
Libraries

Islamic Studies Library

30047



4033658

صنایع مکرر کا فضل خلا یہ زورن
بہ چون شایع بین و بین ما

تاریخ فیضیہ مشرف الیہ و مشرف الیہ
تاریخ فیضیہ مشرف الیہ و مشرف الیہ



تصنیف از مولانا غلام مصطفیٰ صاحب
تصنیف از مولانا غلام مصطفیٰ صاحب

مطبع میثقی در کراچی
مطبع میثقی در کراچی

اطلاع اس مطلع میں ہر علم و فن کی کتب کا تفریق و سلسلہ دار فروخت کے لئے موجود ہے جبکہ قیمت ہر ایک کتاب کو چھاپ خانہ سے مل سکتی ہے جس کے معائنہ و ملاحظہ سے خالقان اصلاحی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہر اس کتاب کے ٹیبل پیج کے تین صفحہ جہاں آدھن آدھن کتب متفرقات دینیہ فارسی اور دیکر تھے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر و دانو نکولگی کا ذریعہ حاصل کیا جائے

کتب متفرقات دینیہ فارسی

رسالہ وحید و توفیق - از لاجوردی باقر مجلسی ندرہاباد ہر کتاب ہر -
الوار العارفین - در اوکار تذکرہ صوفیہ مصنفہ مولوی محمد حسین مراد آبادی -
جمع الحج - مسمیٰ لغایۃ الشوریہ تصنیف مولوی محمد شاہ -
ادعیۃ زیارت - درینہ منورہ مولفہ مولوی محمد حسن -
نیزان الفرقان - در احوال قرآن مصنفہ محمد عثمان قاسمی -
تقبوش مغنم - در ہر دو قسم جملہ نقوش مجرب و نقشہ بعدہ فریب مذکورہ ایک سطح تختہ پر تھوڑے بنا کر چوبیس کے گلابین واسطے حفاظت کے والا جاتا ہے +
نقش علیین - شمرین رسول مقبول بطور زیارت ہر -
دعای گنج عرش - مع شش فضل اور دعائیں نادر نادر حفاظت کر لئے تھوڑے کر کے گلے میں ڈالنا سود مند ہے
رسالہ وظائف - ادعیۃ نادرہ بردایات صحیح الدرہ
جیمین مفصلہ ذیل دعائیں ہیں بنا بر مذہب امامیہ -
۱- پنجبورہ - ۲- دعای نادرہ - ۳- اعمال عاشورا -
مجموعہ اوراد - وظائف شامل دعائے ذیل -
۱- درود اکبر - ۲- حزب البحر ترجمہ - ۳- درود دست نجات
۴- درود تیننا - ۵- درود ہامی -

تذکرہ اعداد - معاد کے بیان میں ہر مصنفہ جناب قاضی ستارہ لشریانی تھی -
فتوح الحرمین - منظوم مع نقیبات ترین شمرین اور اشک مقامات متبرکہ مولفہ حضرت عبدالقادر جیلانی قدس سرہ
تفسیر التفسیر فی تخریر النور سلسلہ خانوادہ قادریہ کا بیان مصنفہ شاہ محمد حمید در -
ظہیر الاسلام - معروضت بطریق الازن اس میں فوائد دینیہ کا بیان انہوں اہل تصوف مصنفہ شمس ظہیر
مباحث -
بتیان فی احکام الدخان - مسائل منع قلیان کشی اور ناس سوکھنے کا بیان از ابو الخیر مولوی حسین الدین
مدار الحق فی رد معیار الحق تصنیف ملا شاہ محمد زکریا
ذکر مباحث تقلید -
روقتہ الشہداء - تصنیف ملا حسین واعظ -
شرح اوراد فقہ - شرح دعای وقایہ من اللہ
نادر مجموعہ شریح ملا محمد جعفر علی اور خلاصہ الاوراد
میں وظائف ماہوار اور زفقہ و سہ سالانہ کی دعائیں جنکی اطیبت مفید ہیں جن کی ذکر ہمیں

فہرست کتاب سفینۃ الاولیاء	
صفحہ	مضمون
۱۷	بیان نسب طہر و تاریخ ولادت با سعادت وابتداء نزول وحی و معراج و ہجرت از مکہ معظمہ و وصول بہ مدینہ و وفات حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
۱۸	حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
۱۹	حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ
۲۰	حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ
۲۱	حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ
۲۲	حضرت امیر المومنین حسن رضی اللہ عنہ
۲۳	حضرت امیر المومنین حسین رضی اللہ عنہ
۲۴	حضرت امیر المومنین امام زین العابدین رضی اللہ عنہ
۲۵	حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ
۲۶	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
۲۷	حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ
۲۸	حضرت امام علی موسیٰ قاضی رضی اللہ عنہ
۲۹	حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ
۳۰	حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ
۳۱	حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ
۳۲	حضرت امام محمد رضی اللہ عنہ
۳۳	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ
۳۰	حضرت اولیٰ قرنی رضی اللہ عنہ
۳۱	حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ
۳۲	حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ
۳۳	حضرت امام عظیم ابو حنیفہ کوفی
۳۴	حضرت امام مالک قدس سرہ
۳۵	حضرت امام شافعی قدس سرہ
۳۶	حضرت امام احمد حنبل قدس سرہ
۳۷	حضرت امام ابو یوسف قدس سرہ
۳۸	حضرت امام محمد شبلی قدس سرہ
۳۹	سلسلہ علیہ قادریہ
۴۰	حضرت شیخ معروف کرخی قدس سرہ
۴۱	حضرت شیخ سری بن خلف السقطی
۴۲	سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادی
۴۳	حضرت شیخ ابو بکر شبلی قدس سرہ
۴۴	حضرت شیخ عبدالواحد تہمی قدس سرہ
۴۵	حضرت شیخ ابو الفرج طوسی قدس سرہ
۴۶	شیخ ابوالحسن نہکاری قدس سرہ
۴۷	حضرت شیخ ابوسعید مبارک
۴۸	شیخ جمادویاس قدس سرہ
۴۹	حضرت غوث الثقلین شاہ محی الدین

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۶۷	شیخ محمد بن احمد الجونی رحمه الله -		عبد القادر جیلانی رضی الله عنه -
۷۸	شیخ ابو یوسف منسری رحمه الله -	۵۸	شیخ سیف الدین غیبی الوداد -
۷۹	شیخ محی الدین عربی رحمه الله -	۵۹	شیخ شرف الدین عسکری رحمه الله -
۶۸	شیخ صدر الدین محمد بن اسحق قونیوی	۶۰	شیخ شمس الدین عبدالغفری رحمه الله -
۷۰	امام عبداللہ بن اسعد یافعی رحمه الله -	۶۱	شیخ سراج الدین عبدالجبار رحمه الله -
۷۱	شیخ عبدالقادر ثمانی	۶۲	شیخ تاج الدین ابو یوسف عبدالرزاق رحمه الله -
۷۲	شیخ عبداللہ سہبئی	۶۳	شیخ ابواسحق ابراہیم رحمه الله -
۷۳	حضرت شیخ میر محمد المشهور بمیان میر رحمه الله -	۶۴	شیخ ابو الفضل محمد قدس سرہ -
۷۴	سلسلہ شریفیہ خواجہ بزرگوار	۶۵	شیخ ابو عبدالرحمن عبداللہ رحمه الله -
۷۵	شیخ ابو یزید بسطامی رحمه الله -	۶۶	شیخ ابوزکریا یحییٰ رحمه الله -
۷۶	حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمه الله -	۶۷	شیخ ابونصر موسیٰ قدس سرہ -
۷۷	شیخ ابو علی رودباری رحمه الله -	۶۸	شیخ علی بن ہبیبی قدس سرہ -
۷۸	شیخ ابو علی کاتب رحمه الله -	۶۹	شیخ ابو عمر وصریفی قدس سرہ -
۷۹	شیخ ابو عثمان مغربی رحمه الله -	۷۰	شیخ ابو سعید قیلوی قدس سرہ -
۸۰	شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمه الله -	۷۱	شیخ قضیبہ لبان موصلی رحمه الله -
۸۱	شیخ ابو علی فارمدی رحمه الله -	۷۲	شیخ احمد بن مبارک رحمه الله -
۸۲	خواجہ یوسف بن ایوب چمدانی -	۷۳	شیخ صدقہ بغدادی رحمه الله -
۸۳	خواجہ یحییٰ نداتی رحمه الله -	۷۴	شیخ بقای بن ابورحمن رحمه الله -
۸۴	خواجہ احمد بسوی رحمه الله -	۷۵	شیخ محمد الدانی المعروف بابن القايد
۸۵	حضرت خواجہ عبدالخالق مجددانی -	۷۶	شیخ ابوالسعود بن اشبل رحمه الله -
۸۶	خواجہ عارف ریوگری قدس سرہ -	۷۷	شیخ ابو عمر قرشی رحمه الله -
۸۷	حضرت خواجہ محمود الخیر فنوی رحمه الله -	۷۸	شیخ موفق الدین المقدسی رحمه الله -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۹	خواجہ علی رتین رحمہ اللہ -	۷۷	خواجہ علی رتین رحمہ اللہ -
۹۰	خواجہ ابو اسحاق شامی رحمہ اللہ -	۷۸	خواجہ محمد بابا ساسی رحمہ اللہ -
۹۱	خواجہ احمد ابدال چشتی -	۷۹	شید امیر کمال قدس سرہ -
۹۲	خواجہ محمد چشتی رحمہ اللہ -	۸۰	خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمہ اللہ -
۹۳	خواجہ یوسف بن محمد سبحان رحمہ اللہ -	۸۱	خواجہ محمد پارسا رحمہ اللہ -
۹۴	خواجہ ہودو چشتی رحمہ اللہ -	۸۲	خواجہ ابو نصر پارسا رحمہ اللہ -
۹۵	خواجہ احمد بن ہودو چشتی -	۸۳	خواجہ علاء الدین عطار رحمہ اللہ -
۹۶	شاہ سبحان رحمہ اللہ -	۸۴	مولانا یعقوب چرخمی رحمہ اللہ -
۹۷	خواجہ حاجی شریف زندی رحمہ اللہ -	۸۵	حضرت خواجہ عبد اللہ رحمہ اللہ -
۹۸	حضرت شیخ عثمان مارونی رحمہ اللہ -	۸۶	مولانا نظام الدین خاموش رحمہ اللہ -
۹۹	حضرت خواجہ عین الدین چشتی رحمہ اللہ -	۸۷	مولانا سعد الدین کاشغری رحمہ اللہ -
۱۰۰	شیخ حمید الدین الصوفی السعدی -	۸۸	حضرت مولانا عبد الرحمن جامی رحمہ اللہ -
۱۰۱	الناگوری رحمہ اللہ -	۸۹	مولانا عبد الغفور لاری رحمہ اللہ -
۱۰۲	حضرت خواجہ قطب الدین اوشی کلکے -	۹۰	خواجہ عبد الشہید رحمہ اللہ -
۱۰۳	شیخ زید بخشگر قدس سرہ -	۹۱	خواجہ باقی رحمہ اللہ تعالیٰ -
۱۰۴	شیخ نظام الدین ولیا رحمہ اللہ -	۹۲	ہاشم خواجہ و صالح خواجہ و بییدی -
۱۰۵	امیر شہر و دہلوی قدس سرہ -	سلسلہ شریفہ چشتیہ	
۱۰۶	شیخ نصیر الدین چانگ دہلی رحمہ اللہ -	۹۳	خواجہ عبد الواحد زید قدس سرہ -
۱۰۷	شیخ برہان الدین عربی رحمہ اللہ -	۹۴	حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ -
۱۰۸	شیخ عبد القدوس کنگوہی رحمۃ اللہ -	۹۵	حضرت سلطان برہیم ادم رحمہ اللہ -
۱۰۹	حضرت شیخ بلال تھانیسری قدس سرہ -	۹۶	خواجہ خلیفہ مرثی رحمہ اللہ -
۱۱۰	سلسلہ کبر و ہدیہ رحمہ اللہ -	۹۷	خواجہ سیرہ بھرتی رحمہ اللہ -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۱۰	شیخ احمد اسود دینوری رحمہ اللہ۔	۱۰۲	شیخ ابوبکر بن عبداللہ لسیاج رحمہ اللہ۔
۱۱۰	شیخ محمد عمویہ رحمہ اللہ تقالے۔	۱۰۳	شیخ احمد غزالی رحمہ اللہ تقالی۔
۱۱۱	حضرت رویم قدس اللہ سرہ۔	۱۰۳	شیخ ابوالنجیب سہروردی رحمہ اللہ۔
۱۱۱	شیخ ابو عبداللہ بن خضیف رحمہ اللہ۔	۱۰۴	شیخ غار یاسر رحمہ اللہ تقالے۔
۱۱۲	شیخ ابوالعباس نہاوندی۔	۱۰۵	حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ رحمہ اللہ۔
۱۱۲	شیخ اخئی فرخ زنجانی رحمہ اللہ۔	۱۰۵	شیخ مجد الدین بغدادی رحمہ اللہ۔
۱۱۳	شیخ وجیہ الدین رحمہ اللہ۔	۱۰۶	شیخ سعد الدین جموی رحمہ اللہ۔
۱۱۳	حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی۔	۱۰۶	شیخ سیف الدین باختری رحمہ اللہ۔
۱۱۳	شیخ حمید الدین ناگوری رحمہ اللہ۔	۱۰۷	شیخ نجم الدین لازمی رحمہ اللہ۔
۱۱۳	شیخ نجیب الدین علی بن برغش۔	۱۰۷	شیخ رضی الدین علی لالارحمہ اللہ۔
۱۱۳	شیخ عبدالرحمن بن علی بن برغش۔	۱۰۸	شیخ جمال الدین احمد فرقانی۔
۱۱۴	شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمہ اللہ۔	۱۰۸	شیخ نور الدین عبدالرحمن البغزانی کسرتی رح
۱۱۵	شیخ فرید الدین عراقی رحمہ اللہ۔	۱۰۸	شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی۔
۱۱۵	امیر حسین سادات رحمہ اللہ۔	۱۰۹	شیخ نجم الدین محمد بن محمد الاوکانے۔
۱۱۶	شیخ صدر الدین محمد قدس سرہ۔	۱۰۹	شیخ محمود خردقانی رحمہ اللہ تقالے۔
۱۱۶	شیخ رکن الدین رحمہ اللہ۔	۱۱۰	میر سید علی جدانی رحمہ اللہ۔
۱۱۷	حضرت مخدوم جہانیاں رحمہ اللہ۔	۱۱۰	شیخ بہاء الدین ولد رحمہ اللہ۔
۱۱۷	برہان الدین قطب عالم رحمہ اللہ۔	۱۱۰	مولانا جلال الدین دمی رحمہ اللہ۔
۱۱۸	حضرت سراج الدین محمد شاہ عالم رحمہ اللہ تقالے	۱۱۰	حسام الدین حلبي رحمہ اللہ۔
	متفرقہ	۱۱۰	سلطان ولد قدس سرہ۔
۱۱۹	مالک نیار رحمہ اللہ تقالے۔	۱۱۰	سلسلہ سہروردیہ
۱۲۰	شیخ حبیب عجمی قدس سرہ۔	۱۱۰	مشاود دینوری رحمہ اللہ۔

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۲۹	یحیی ابن معاد رازی رحمه الله -	۱۳۰	حضرت سفیان ثوری قدس سره -
۱۳۰	ابو حفص همدانی قدس سره -	۱۳۱	داؤد بن نصر طائی رحمه الله -
۱۳۱	شیخ علی بن یوسف بغدادی رحمه الله -	۱۳۱	علیه بن غلام رحمه الله -
۱۳۱	محمد بن وهب رحمه الله -	۱۳۲	امام عبد الله مبارک رحمه الله -
۱۳۱	شاه شجاع کرمانی رحمه الله -	۱۳۲	محمد صبیح المشهور بابن سماک -
۱۳۲	بدون رقم رحمه الله -	۱۳۲	حضرت شفیق بن ابراهیم بلخی -
۱۳۲	فتح بن شجرت قدس سره -	۱۳۳	یوسف اسباط روح الله روم -
۱۳۲	شیخ ابو عبد الله مختار رحمه الله -	۱۳۳	ابو سلیمان دارانی رحمه الله -
۱۳۳	ابو عبد الله مغربی رحمه الله -	۱۳۳	حضرت شیخ بشر مری رحمه الله -
۱۳۳	ابو عبد الله خاقان صوفی رحمه الله -	۱۳۳	فتح بن علی موصلی رحمه الله -
۱۳۳	سهیل بن عبد الله تستری رحمه الله -	۱۳۳	بشر حافی قدس سره روم -
۱۳۳	ابو سعید خزاز رحمه الله -	۱۳۴	احمد بن ابی الحواری رحمه الله -
۱۳۵	عباس بن حمزه نیشاپوری رحمه الله -	۱۳۴	حاتم بن عنوان اهم رحمه الله -
۱۳۵	ابو حمزه بغدادی رحمه الله -	۱۳۴	شیخ احمد همدانی رحمه الله -
۱۳۵	ابو حمزه نخراسانی رحمه الله -	۱۳۴	شیخ ابوالعباس حمزه بن عمارت بن اسد -
۱۳۶	شیخ ابوبکر دقاق رحمه الله -	۱۳۴	محماسی رحمه الله -
۱۳۶	ابراهیم الخواص رحمه الله -	۱۳۴	حضرت شیخ ذوالنون مصری رحمه الله -
۱۳۶	زکریا بن دلویه رحمه الله -	۱۳۸	حضرت ابوتراب نخشبی رحمه الله -
۱۳۶	ابوالحسن نوری رحمه الله -	۱۳۸	حضرت ابراهیم بن عیسی رحمه الله -
۱۳۸	عمر بن عثمان مکی صوفی رحمه الله -	۱۳۸	زکریا بن یحیی الهمدانی رحمه الله -
۱۳۸	ابو عثمان داغظ رحمه الله -	۱۳۸	ابو عبد الله السمری رحمه الله -
۱۳۹	سمون بن مجمل کذا رحمه الله -	۱۳۹	شیخ محمد بن علی حکیم الزندی رحمه الله -

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۴۷	شیخ ابو محمد مرتضیٰ رحمه الله -	۱۴۹	ابو عثمان حیسری رحمه الله -
۱۴۸	ابو یعقوب نهر پوری رحمه الله -	۱۵۰	شیخ احمد بن محمد بن سزوق رحمه الله -
۱۴۸	ابو الحسن هارون دینوری -	۱۵۱	طلحه بن محمد صباح نبلی قدس سره -
۱۴۸	حضرت شیخ ابوبکر بن طاہر دینوری -	۱۵۲	یوسف بن حسین رازی رحمه الله -
۱۴۸	حضرت عبداللہ منازل قدس سره -	۱۵۳	شیخ ابوالعباس سستی رحمه الله -
۱۴۸	حضرت شیخ ابراہیم بن شیبان الکرمان شاہی -	۱۵۴	ابو عبد اللہ بن جبار رحمه الله -
۱۴۸	حضرت شیخ ابو علی مشتولی قدس سره -	۱۵۴	حسین بن منصور طلاج رحمه الله -
۱۴۸	شیخ ابوسعید اعرابی قدس سره -	۱۵۴	شیخ ابوالعباس بن عطار رحمه الله -
۱۴۸	شیخ جعفر الخزاز رحمه الله -	۱۵۴	ابو بکر رازی رحمه الله -
۱۴۹	شیخ ابراہیم بن احمد بولہ صوفی -	۱۵۴	ابوالخیر حمصی رحمه الله -
۱۴۹	شیخ ابوالقاسم الحکیم السمرقندی -	۱۵۴	ابو محمد جریری رحمه الله -
۱۴۹	شیخ ابوالقاسم بن عیسیٰ البغدادی -	۱۵۴	بنان بن محمد الحمال رحمه الله -
۱۴۹	حضرت شیخ رحمه الله -	۱۵۴	محمد بن فضیل رحمه الله -
۱۴۹	شیخ ابوالعباس سیاری -	۱۵۴	ابوالحسین وراق رحمه الله -
۱۵۰	شیخ ابوالخیر تینانی الاقطع -	۱۵۴	ابوالحسین وراج رحمه الله -
۱۵۰	شیخ ابوبکر مصری قدس سره -	۱۵۴	ابوعمر و دمشقی رحمه الله -
۱۵۰	شیخ ابونزاحم شیرازی رحمه الله -	۱۵۴	خیر الناج رحمه الله -
۱۵۱	شیخ ابوعمر وزجاجی رحمه الله -	۱۵۴	شیخ ابوبکر واسطی رحمه الله -
۱۵۱	شیخ جعفر بن محمد بن نصیر القندی الخوصی -	۱۵۴	شیخ ابوبکر کتابی رحمه الله -
۱۵۱	شیخ ابوالحسین الصوفی القوشچی -	۱۵۴	ابراہیم بن اوود القصار الراتی -
۱۵۲	شیخ ابوبکر بن اوود دینوری -	۱۵۴	ابوالحسن بن محمد المزیں رحمه الله -
		۱۵۴	ابو علی ثقفی رحمه الله -

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۵۶	شیخ ابوالقاسم المقرئ رحمه الله -	۱۵۲	شیخ عبدالملک بن علی بن عبداللہ -
۱۵۷	شیخ ابوبکر کلابادی رحمه الله -	۱۵۳	شیخ بندار بن حسین بن محمد بن مہلب -
۱۵۸	شیخ ابوالخیر حبشی رحمه الله -	۱۵۴	شیخ علی بن بندار بن حسین الصوفی -
۱۵۹	شیخ احمد بن ابرہیم لسبوحی -	۱۵۵	شیخ ابوبکر الدانی رحمه الله -
۱۶۰	شیخ ابوالحسن بن سالم بصری رحمه الله -	۱۵۶	شیخ ابوالحسن بن سالم بصری رحمه الله -
۱۶۱	شیخ ابوطالب مکی رحمه الله -	۱۵۷	شیخ ابوبکر مقید رحمه الله -
۱۶۲	شیخ ابوبکر السوسی رحمه الله -	۱۵۸	شیخ اسمعیل نیشاپوری رحمه الله -
۱۶۳	شیخ ابوالقاسم دینوری -	۱۵۹	شیخ ابو عمرو بن محمد رحمه الله -
۱۶۴	خواجہ سحیحی ابن عمار الشیبانی رحمه الله -	۱۶۰	شیخ عبداللہ مفسر رحمه الله -
۱۶۵	شیخ عثمان بن ابو عمر باقلانی -	۱۶۱	شیخ ابوبکر قطیبی رحمه الله -
۱۶۶	شیخ ابو علی وقاق رحمه الله -	۱۶۲	شیخ ابواحمد رحمه الله -
۱۶۷	شیخ ابو عبد الرحمن سلمی رحمه الله -	۱۶۳	شیخ ابو عبد اللہ رودباری -
۱۶۸	شیخ ابوسید مالینی رحمه الله -	۱۶۴	شیخ ابوسید معلوکی رحمه الله -
۱۶۹	شیخ ابوالحسین جنضم ہدانی -	۱۶۵	شیخ ابرہیم بن ثابت رحمه الله -
۱۷۰	شیخ عبداللہ طاقی رحمه الله -	۱۶۶	شیخ ابوبکر فزاز رحمه الله -
۱۷۱	شیخ ابو عبد اللہ داتانی رحمه الله -	۱۶۷	شیخ ابوالحسین جہری رحمه الله -
۱۷۲	شیخ ابومنصور صفہانی رحمه الله -	۱۶۸	شیخ ابوالقاسم نصر آبادی -
۱۷۳	شیخ سالار مسعود غازی رحمه الله -	۱۶۹	شیخ ابوبکر طوسی رحمه الله -
۱۷۴	شیخ ابو علی سیاه رحمه الله -	۱۷۰	شیخ عبدالواحد بن علی السیاری -
۱۷۵	شیخ ابو اسحق بن شہر یار گارزونی -	۱۷۱	شیخ عبداللہ بروجی رحمه الله -
۱۷۶	شیخ ابونعمان بن محمد الانصاری -	۱۷۲	شیخ ابو نصر سراج رحمه الله -
۱۷۷	شیخ ابوسید بن ابوالخیر رحمه الله -	۱۷۳	شیخ ابوالقاسم رازی رحمه الله -

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۴۳	شیخ سیدی احمد بن ابوالحسن قاسمی -	۱۶۳	شیخ عمور رحمه الله -
۱۴۴	شیخ حیوة بن قیس الحزلی رحمه الله -	۱۶۴	شیخ ابو عبد الله ماکو رحمه الله -
۱۴۵	شیخ شهاب الدین سهروردی مقبول -	۱۶۵	شیخ ابو الحسن روزی -
۱۴۶	شیخ جاکیر قدس سره -	۱۶۶	شیخ پیر علی تجویزی رحمه الله -
۱۴۷	شیخ عبد الرحیم مغربی رحمه الله -	۱۶۷	شیخ ابوالقاسم قشری رحمه الله -
۱۴۸	شیخ ابو علی بن مسلم رحمه الله -	۱۶۸	شیخ الاسلام فواجی عبد الله انصاری -
۱۴۹	شیخ نظام گنجوی رحمه الله -	۱۶۹	شیخ ابو الحسن نجار -
۱۵۰	شیخ عبد الله القرشی الهاشمی -	۱۷۰	شیخ ابوالفضل الهروی النخاسی باده -
۱۵۱	حضرت شیخ	۱۷۱	حضرت امام محمد بن محمد القزالی -
۱۵۲	شیخ روزبهان بقلی رحمه الله -	۱۷۲	شیخ ابوالعباس خرمی -
۱۵۳	شیخ ابواسحق انزلی رحمه الله -	۱۷۳	حکیم سنائی غزنوی رحمه الله -
۱۵۴	شیخ ابوالحسن کردویه رحمه الله -	۱۷۴	شیخ ابو عبد الله جوئی -
۱۵۵	شیخ ابن صباح رحمه الله -	۱۷۵	عین القضاة بهرانی -
۱۵۶	شیخ یونس بن یوسف شیانی -	۱۷۶	شیخ الاسلام شیخ احمد جام رحمه الله -
۱۵۷	شیخ علی بن ادیس یعقوبی -	۱۷۷	شیخ ابوالعباس بن عریف -
۱۵۸	شیخ فریدالدین عطار رحمه الله -	۱۷۸	شیخ عبد السلام بن عبد الرحمن ابی الرجال -
۱۵۹	شیخ ابن خارصل المصری رحمه الله -	۱۷۹	تتمنی الاشبیلی رحمه الله -
۱۶۰	شیخ اودالدین الکرمانی رحمه الله -	۱۸۰	شیخ ابوالبیان بن محفوظ القرشی -
۱۶۱	مولانا شمس الدین تبریزی -	۱۸۱	شیخ عبد لادول بن شعیب السجری الهروی -
۱۶۲	شیخ ابو الفیث جیل مینی رحمه الله -	۱۸۲	حضرت تاج العارفین ابوالوقا -
۱۶۳	شیخ ابوالحسن شاذلی رحمه الله -	۱۸۳	شیخ عدی بن مسافر الشامی رحمه الله -
۱۶۴	شیخ علی الخیار رحمه الله -	۱۸۴	شیخ ماجد کردوی رحمه الله -

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۸۸	خواججه شمس الدین محمد الکووسی رحمه الله	۱۸۰	حضرت عبید الله بلیانی رحمه الله
۱۸۹	مولانا شمس الدین محمد رومی رحمه الله	۱۸۱	شیخ لیسالمغربی السوود رحمه الله
۱۹۰	شیخ صوفی علی رحمه الله	//	شیخ عنیف الدین تلمسانی
//	امیر سید علی قوام رحمه الله	//	شیخ سودی شیرازی رحمه الله
۱۹۱	محمد ذمی شیخ حسین خوارزمی رحمه الله	۱۸۲	شیخ حسن بلغاری رحمه الله
//	شیخ علی متقی رحمه الله	//	شیخ ابو محمد ربانی رحمه الله
۱۹۲	شیخ ادب بن جوینوری رحمه الله	//	حضرت ابن بطرف اندلسی
//	شیخ سلیم فتحپوری رحمه الله	۱۸۳	شیخ شمس الدین رحمه الله
۱۹۳	شیخ نظام آپستی رحمه الله	//	شیخ عماد الدین رحمه الله
//	شیخ داؤد جنبی وال رحمه الله	//	شیخ سلمان ترکمان رحمه الله
//	شیخ نظام نارنولی رحمه الله	//	شیخ نجم الدین رحمه الله
//	شیخ وجیه الدین گجرامی رحمه الله	//	شیخ ادعوی صفهانی رحمه الله
۱۹۴	شیخ علاء الدین ودھی رحمه الله	//	مولانا محمود زاهد مرغانی رحمه الله
//	شیخ محمد بن فضل الله رحمه الله	۱۸۴	مولانا زاهد مرغانی رحمه الله
۱۹۵	شاه ابوالمعانی رحمه الله	//	خواججه حافظ شیرازی رحمه الله
۱۹۶	خواججه عبدالحق جامی رحمه الله	۱۸۵	مولانا ظهیر الدین فلوتی رحمه الله
۱۹۷	حضرت احمد کابلی و لهر بندی رحمه الله	//	شیخ کمال نجمذی رحمه الله
۱۹۸	شاه بلا دل قدس سره	//	مولانا محمد شیرین رحمه الله
۱۹۹	ذکر تسبیح العارفات رضی و ذکر	۱۸۶	شاه قاسم افوار رحمه الله
//	از واج مطهرات انبی صلعم	۱۸۷	شیخ زین الدین خوانی رحمه الله
//	حضرت خدیجه کبری رضی الله عنهما	//	حضرت سید بدیع الدین رحمه الله
۲۰۰	حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنهما	۱۸۸	مولانا جلال الدین یورانی رحمه الله

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۲۰۷	حضرت زینب علیها السلام	۲۰۱	حضرت زینب علیها السلام
۲۰۸	حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا	۲۰۲	حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا
۲۰۹	حضرت سوده رضی اللہ عنہا	۲۰۳	حضرت سوده رضی اللہ عنہا
۲۱۰	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا	۲۰۴	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا
۲۱۱	حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا	۲۰۵	حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا
۲۱۲	حضرت خنصہ رضی اللہ عنہا	۲۰۶	حضرت خنصہ رضی اللہ عنہا
۲۱۳	حضرت جوریہ رضی اللہ عنہا	۲۰۷	حضرت جوریہ رضی اللہ عنہا
۲۱۴	حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا	۲۰۸	حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا
۲۱۵	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا	۲۰۹	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
۲۱۶	ذکریات رضی اللہ عنہا	۲۱۰	ذکریات رضی اللہ عنہا
۲۱۷	حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا	۲۱۱	حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
۲۱۸	حضرت زینب رضی اللہ عنہا	۲۱۲	حضرت زینب رضی اللہ عنہا
۲۱۹	حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا	۲۱۳	حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا
۲۲۰	حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا	۲۱۴	حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا
۲۲۱	ذکر نساء العارفات	۲۱۵	ذکر نساء العارفات
۲۲۲	حضرت زایدہ رضی اللہ عنہا	۲۱۶	حضرت زایدہ رضی اللہ عنہا
۲۲۳	حضرت شہوانہ رضی اللہ عنہا	۲۱۷	حضرت شہوانہ رضی اللہ عنہا
۲۲۴	بی بی جمال فاتون رضی اللہ عنہا	۲۱۸	بی بی جمال فاتون رضی اللہ عنہا
۲۲۵	خاتمة الكتاب	۲۱۹	خاتمة الكتاب

تتمت



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین و الصلوة والسلام علی محمد سید المرسلین و علی له و صحابه اجمعین الطیبین الطاهرین
 اما بعد اگر چه احوال و سیرت حضرت سید انام و مناقب اصحاب دو از ده امام و مقامات
 اولیای عظام اظهر من الشمس است و متقدمین و متأخرین را کتب معتبره عربی و فارسی مشتمل
 گردانیده اند لیکن چون بعضی خصوصیات آن در کتب متفرقه مندرج است و بعد از تجسس و تفحص
 بسیار یافته و دانسته میشود و غالی از اشکالی نبود بنابراین این فقیر حقیر محمد دار اشکوه خفنی
 قادر می خواست که اسامی و تاریخ تولد و وفات و محل قبور حضرت سرور کائنات بهترین جود است
 صلی الله علیه و سلم و چهار یار بزرگوار که چهار رکن رکینین تویم و چهار برج حصین ملت
 مستقیم اند و دوستی و دشمنی ایشان دوستی و دشمنی خدا و رسول است بایزده امام و دیگر که
 هر یک شجره شجره صطفی و قره باصره اجتناب و ارشاد علم حضرت سید الانبیاء اند و ائمه اربعه
 که چهار دیوار خانه اسلام و مقتدره فرقه انام و بعضی از اولیای کرام که حدیث صحیح نبوی
 باب ایشان دارد است علماء امتی کا نبیاء نبی اسر ائمه انبیا و علماء اولیاست

که علم ظاهر می باطنی آنسور صلعم با ایشان رسیده و احوال ایشان آنچه از کتب معتبره منظر در آمده بود
 بیرون آورده سلسله سلسله فلسی نماید و جماعتی که ترتیب سلسله ایشان معلوم نشد ذکر آنها را در فصل
 علیهمه مندرج سازد و طالب آن باسانی بر طلب خویش فائز گردد و نیز چون این فقیر را کمال
 اخلاص و بندگی با این طائفه علیهمه بوده روز و شب بفرزادگان ایشان فکری ندشست و خود را از مشتاق و
 معتقدان ایشان میدانست و ازین جهت به تحریر شمه از احوال سعادت شماتت ایشان مشغول شد
 زیرا که اگر کسی را وصل دوست میسر نباشد خاطر را بحسب جوگفتگویی او خوش میدارد و سید نام علیه الصلوة
 و السلام فرموده اند اگر کسی مانده نهد که بران مانده رحمت بارد تواند بود که او را از ان مانده میفکند
 نگردد اند و نیز آنسور صلعم فرمود من أحبّ قوماً فموتنهم یعنی کسیکه دوست جماعتی را پس از
 از آنهاست و الحمد لله و البته که توفیق جمیع سافتن این کتابت و موسوم به سفینه الاولیا
 گردانید تمهید بدانکه مخلوقات الهی بعد از انبیا علیهم السلام اولیا اند قدس الله روحهم که ایشان به موجب
 آیه کریمه *صحبکم و صحبوتکم عاشقان و مشوقان* فدای میجان محبوبان او میدویند این طائفه علیهمه همیشه بودند
 و مستند و خواهرند و دنیا از برکت وجود مبارک ایشان قائم و مستقیم است پس چنانچه حضرت
 پیر علی جوهری در کشف المحجوب نوشته اند که خداوند هرگز زمین را بی حجت ندارد و هرگز این آیت
 را بی دلی ندارد و دست از رسول صلعم آورده اند که پیغمبر فرموده اند هرگز امت من خالی نباشد
 از طائفه که بر خیم باشند و همه چهل تن از امت من بر خوی ابراهیم علیه السلام باشند پس بعد از
 انبیا هیچکس نزدیک تر از ایشان نیست بخدا و غرض از این است که هر یک از ایشان نیست
 و هیچکس محرم تر از ایشان نیست و هیچکس کریم تر از ایشان نیست و هیچکس عالی همت تر از ایشان
 نیست و هیچکس بے نیاز تر از ایشان نیست و هیچکس فاضل تر و کامل تر از ایشان نیست و هیچکس
 عالم تر و عامل تر از ایشان نیست و هیچکس حلیم تر و خلیق تر از ایشان نیست و هیچکس شجاع تر و
 سخنی تر از ایشان نیست چنانچه از شیخ ابو عبد الله سالمی رحمه الله پرسیدند که اولیا الله را
 بچه چیز شناسند در میان خلق گفتند به لطافت زبان و حسن خلق و تازهر و رمی و سخامی نفس و
 قانت اعراض و پذیرفتن عذر و شفقت تمام بر همه خلق پس دوستی ایشان دوستی خداست
 و نزدیکی ایشان نزدیکی او و دوستی ایشان دوستی اوست و پیوستن با ایشان پیوستن با دوست

و ادب ایشان ادب دست چنانچه شیخ الاسلام حضرت خواجہ عبداللہ القاری قدس اللہ سرہ
 فرمودہ اند آئی این چیست کہ دوستان خود را کردی ہر کہ ایشان حسب ترایافت تا تراندہ ایشان را
 نشاخت شیخ ابو الخیر حبشی رحمہ اللہ گفتہ اند جو انمہ باید کہ تا جو انمہ بدینہ ہر کہ جو انمہ درادینہ او را دیدہ کہ
 عنی را دیدہ و طریقہ این طائفہ شریفہ ہر یکہ شیخ نیست ہر یکی را مشربنی است جد بعضی پنهانہ بعضی آشکار
 بعضی با مرآئی کرامات ظاہر کنند و برین تقدیر ظاہر ساختن کرامات لازم باشد و گرنہ مطلب ایشان عالی تر
 از کرامات است و بعضی از جہت عجب نفس خود اظہار کرامات بکنند و در اخفای آن کوشند و بعضی مامور
 ہستند باین معنی ہر چہ از ایشان صادر شود با لہام ایزد نیست بکنند تا مامور نشوند و نگونید تا گویا بکنند
 نخورد تا نخوراند و پویشند تا پویشاند و طریقہ بعضی ترک و تجرید کمال است چنانچہ گفتہ اند
 بمیت شرط اول در طریق عاشقی دانی کہ چیست بہ ترک کردن ہر دو عالم را و پشتہ باز کردن
 و بموجب آیہ کریمہ قل اللہ تم ذرہم فی فوضتم لیخون عمل میکنند و میگونند تا ترک کمال نیست
 خاطر فایز از ممال نیست و بعضی با سباب ظاہری دنیا می پردازند و طریقہ ایشان بطولت در
 انجمن است و گونید بمیت چیست دنیا از خدا غافل شدن + فی لباس فقرہ و فرزند وزن +
 و بموجب آیہ کریمہ رجال لا یلتئم تجارتہ ولا یبغ عن ذکر اللہ و اقام الصلاۃ عمل نمایند پس
 اعتراض دانکار ایشان ہر ظاہر کار و گفتار بر اسرار این گروہ والا شکوہ نباید کرد شیخ الاسلام
 منہر بودند سوال سائل از انکار است یرین کار آنکس کہ ازین کار بوی ارد او را با سوال
 چہ کار انکار کن کہ آن کار شوم است ہر کہ انکار کند ازین کار محروم است تو سے مشغول اند
 ازین کار و قومی برین کار بانکار و قومی خود در سر این کار آنکہ بدین کار با انکار است مزدور است
 و آنکہ بر سر این کار است غرقہ نور و حضرت مشاد دنیوری فرمودند ہر کہ بردوستی از دوستان
 حق انکار کند کمتر عقوبت او آںست کہ او را داخل دوستان خود نگرداند زیرا کہ حق تعالی
 فرمودہ است اولیائی تحت قبائی لا یغفرنم غیرہی اولیاء من پنهانند کہ نمی شناسند ایشان را
 غیر از من مگر بتباید من پس در کس بنظر حقارت نباید نگریست کہ دوستان خدا از چشم غیر پوشیدہ
 باشند و با بصیرت و فراست صادق نباشد در خلق تعریف نباید کرد کہ بر خود ستم کردن است
 و بعضی در زمرہ ملائکہ خود را مسلک ارتداد تا کسی ایشان را شناسد آمانہ بردوشی کہ محسوف

شرع باشد بلکه چنانچه حضرت سلطان العارفين شيخ بايزيد بسطامي قدس سره بعد از انكه كمال
 رسیده اند و مشهور آفاق گشتند از سفر بسطام آمدند اكابر و اشرف و اهل ملی آنجا بحضرت استقبال
 ایشان برآمده و ملازمت نموده باعتماد تمام پیشتر آوردند و سلطان العارفين چون هجوم عام
 دیدند و آفت را دانستند برای انكه خلق پراگنده شوند و شکر گردند با آنكه ماه رمضان بود
 نانی از بازار برداشته خوردند چون انمینی را مشاهده کردند منكر گشته متفرق شدند تا بسطام
 بودند با ایشان رجوع نکردند اگر چه ظاهر كه مثل ایشان بزرگی با وجود رمضان
 روزه پر خوان خورد اما خلاق شرع نکردند چرا كه مسافر بودند و در سفر افطار رواست و
 رجوع خلق را نخواهند استند کسی را كه رجوع با کسی باشد رجوع غیر را نخواهد و طریقه ملائمت
 آنست كه این قسم ملائمتی كه مخالف شرع باشد قیاب خود سازند پس اعتراض بر کار این
 طائفه نباید كرد كه بر حقیقت کار ایشان کسی مطلع نیست حضرت شيخ ذوالنون مصري و ابوتراب
 نجفی رحمهما الله فرموده اند كه الله تعالی از سبزه كه اعراض فرماید زبان او لطین رود و آبكار
 او لیا و الله در از شود و حمد و ن قهار گفته اند كه ملائمت ترك سلامت است و ابراهیم قصار
 گفته اند كه بسنده است تر از دنیا و چیز صحت فقیه صری و خدمت دوستی از دوستان خدا
 و ابوالعباس عطا گفته اند كه اگر متواتری كه دست در زنی در دوستان او زن اگر در وجه با ایشان
 نرمی ترا شفع با شدند و محمد بن سماك قدس سره در وقت رحلت مناجات میگردند كه بار خدا یا
 بر تو ظاهر است كه در وقت مصیبت كردن اهل طاعت ترا دوست میداشتم اکنون دوستی
 ایشان كفارت گناهان من گردان و رسیدن باین جماعه و ملازمت ایشانرا از جمله واجبات
 و حصول سعادت باید دانست و در هر جا كه باشند ملازمت ایشان باید كرد كه شيخ الاسلام
 فرموده اند دیدار مشایخ رخصیت باید شمر و اگر چه دیدار پیران نزد عرفات بشود كه آنرا در
 نوان یافت آن همیشه نبود عرفات همیشه باشد و دیدار ایشان را مستقیم دان كه ترك
 شدن آنرا تدارك نباشد و ابو عبد الله سجری گفته اند سه دمنه ترین چیزی مردمان را محبت
 صالحان است و اقدار ایشان در افعال و اقوال و زیارت كردن قبر آن دوستان خدا
 و خواجه عین الدین چشتی فرموده اند محبت نیکان به از كار نیک و محبت بدان بدتر از كار بد

حضرت سلطان ابراهیم او هم فرموده اند شبی در خواب دیدم که فرشته طوماری است و چیزی
می نوشت پرسیدم چه مینویسی گفت نام دوستان خدا می گفتم نام من نوشتی گفت نی گفتم من از
ایشانم لیکن دوست دوستان اویم ایشانرا دوست دارم درین بودم که در رسید و گفت
طومار از سر گیر و نام ابراهیم را مقدم بر همه نویس که دوست دوستان است و سیلا طائفه حضرت
شیخ جنید بغدادی فرموده اند که اگر کسی را بیند که ایمان دارد باین طائفه و سخنان ایشانرا بپذیرد
البته او را بگویند تا مراد عاید آرد و هم سید الطائفه شیخ زین العابدین بود که اگر از همه عالم کسی را
بیابی که از آنچه میگوئی در یک کلمه موافق تو بود دانش را بگیر حسین بن منصور طحطاج رحمه الله
گفته اند هر که به سخنان اولیا ایمان آرد و از آن چاشنی دارد او را از من سلام گویند و شیخ
شردانی گفته اند که اگر پایی درید بخراسان روید بزیارت شخصی که مرادوست دارد و نیز با صاحب
خود گفته اند که وصیت میکنم شمارا به نیکی با کسی که این طائفه را دوست دارد و ملازمت
ایشانرا بحسبت آزمایش یا سوال یا طلب کرامت باید کرد با عقدا و اخلاص باید آمد که سیل
ابن عبداللہ تستری رحمه الله گفته اند از نشانههای بدبختی است که دیدار و صحبت او یار دست برد
توفیق قبول نیابد در دل از کار آرد و او عبد اللہ مغربی قدس سره گفته اند که درویشان میان
خدا اند بر بندگان و بپرکت ایشان بلا از خلق منقطع شود او ستاد اولیا محبوب سبحانی حضرت
غوث الثقلین رضی الله عنه فرمودند این جماعه بادشاهان دنیا و آخرت اند و شیخ ابوالحسن غزنوی
گفته اند اولیا الله دلیان عالم اند از آسمان باران برکت اقدام ایشان می بارود از زمین نباتات
بصفا احوال ایشان میروید و از کتب مشایخ تحقیق نموده شد که چهار هزار اولیا الله اند که ایشانرا
کتومان گویند و ایشان هر یک را نشناختند و جمال حال خود را ندانند و می دیگر از سر بندگان
در گاه حق اند که ایشانرا انبار گویند و چهل تن دیگر را حیون نامند و چهل تن دیگر را ابدال
خوانند و هفت تن دیگر را ابرار گویند و چهار تن دیگر را اوتاد نامند و سه دیگر را نقبان خوانند و
دومی دیگر را امامان گویند و امامان در زمین و بسیار قطب باشند و یکی را ازین طائفه
قطب و غوث نامند و این جمله یکدیگر را بشناسند و با هم محتاج باشند و جماعه دیگر را مفردان
گویند که ایشان از همه ممتاز و بی نیاز و عدد ایشان بر طاق باشد و مرتبه ایشان با بین نبوت

و صدیقیت باشد و این فقیر نیز امیدوار است که اللہ تعالیٰ برکت این طائفه در دنیا و آخرت
توفیق عمل نیک نجات و دستگیری بخشد و از کمترین و ستان خود شمار دو دوزمزه ایشان برانگیزد و
از توجه ایشان ایمان نصیب گرداند بیت از عمل خویش ندم امید بر کرم تست مرا اعتماد

بیان نسب طهر و تاریخ ولادت با سعادت ابتدای نزول وحی معراج و هجرت
از مکّه و وصول ب مدینه و وفات حضرت رسالت پناه صلی اللہ علیہ وسلم

بدانکه حضرت رسول صلی اللہ علیہ علی آلہ و صحابه و سلم بهترین موسی اللہ از ایمان و اشرف
قبیله قریش اندیم از جانب پدر و نهم از جانب مادر از جانب پدر محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب
ابن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرثه بن کعب بن لوی بن غالب بن قهر بن مالک
بن کنصر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان تا اینجا
میان ارباب سیر و تاریخ و اصحاب علم انساب تفاق است و از عدنان تا اسماعیل و از اسماعیل
تا آدم علیهما السلام اختلاف بسیار است ولیکن جمهور اهل سیر و تاریخ متفق اند بر آنکه اسماعیل و
ابراہیم و نوح و شینث علیہم السلام از اجداد کرام آنحضرت اند اما از جانب در آمنه بنت وہب
بن عبد مناف بن زمره بن کلاب الی آخر نسبه صلی اللہ علیہ وسلم و اسما و گرامی آنحضرت بسیار است
و از آنجمله نود و نهم مشهور است و نام نامی آنسر در علیہ الصلوٰۃ و السلام در تورات احمد و ضحوک
و قتال و در انجیل حامد و در ایتی فاروق لیطاد و در آسمان احمد و محمود است و ولادت
با سعادت آنحضرت علیہ افضل الصلوٰۃ با تفاق علما و اهل سیر بعد از طلوع صبح صادق و
پیش از طلوع آفتاب و زرد و شنبه بوده لیکن در تعیین سال و ماه و تاریخ آن اختلاف است
عامه اهل سیر و تاریخ بر آنند که آنسر در صلی اللہ علیہ وسلم در سال فیل متولد شده بعد از پنجاه و پنج
یا چهل روز و قولی آنکه هر دو قضیه در یک و زو اقع شده و نیز عم بعضی ولادت آنحضرت بعد
از سی سال از واقعه فیل و گمان جمع بعد از چهل سال روے داد و قول دل صحیح است
و عقیده جمهور علما آنست که تولد آنسر در علیہ الصلوٰۃ و السلام در ماه ربیع الاول بود
و زعم طائفه آنکه در ماه رمضان واقع شده و مشهور آنست که دو از دهم ماه ربیع الاول
واقع شد و دوم و هشتم نیز گفته اند و بقول بعضی اول دو شنبه که از ماه مذکور بوده گویند

و در واقع سیر و تاریخ
باید دانست و در
این معنی واجب است
بکلمه فرض علی بن
که بیاید صلوات
محمد بن عبد اللہ
عبد المطلب بن
بن عبد مناف بود
مطلع الانوار و
رسول صلوات
و حسب بن عبد مناف
است از غیرت

که آنسر در عهد نوشیروان تولد نموده اند بعد از آنکه چهل و دو سال از حکومت او گذشته بود و صاحب جامع الاصول و غیره آوردند هشت صد و هفتاد و دو سال از وفات سکندر رومی گذشته بود و ولایتی بن عباس از زمان حضرت عیسی تا ولادت پیغمبر صلی الله علیه و سلم ششصد سال بود و ابتداء ای نزول وحی بر آنسر در علیه الصلوٰة والسلام بقول اکثر اصحاب بیست و اهل سیر روز دوشنبه سوم یا ششم ماه ربیع الاول سال چهل و یکم از ولادت آنسر صلعم بود نزد جمعی کثیر از ائمه سیر و تواریخ در ماه مبارک رمضان بوده و معجزاتی که آنسر صلعم بطهور رسیده مثل نزول قرآن و شوق قمر و سخن کردن طفل از اهل یمامه که همان روز متولد شده بود و سخن کردن آنهود گواهی دادن موسوم بر نبوت آنحضرت و تسبیح گفتن سنگ زیر پا در دست مبارک آنحضرت آمدن درخت و شاخ خرما پیش آنحضرت در وان شدن سنگ بر آب بطلب آنسر و در اثر نه کردن آتش بر سر او که دست مبارک آن رسید بود در وان شدن آب از انگشتان مبارک و ستن رخ خرما از کوهان شتر و بارور شدن آن و سخن کردن بزغال زبان زهر آلوده و سوای این بسیار است و یک هزار و جمیع نقل کرده اند که از آنسر در سده هزار هجری بطور آمده آنقدر معجزاتی که از آنحضرت شده اند کی از آن بیست و پنج پیغمبری روی نموده معراج آنحضرت صلعم بقول اکثر علماء در ماه ربیع الاول سال دوازده نبوت و گویند در شوال سال یازدهم و بقولی شب بیست و هفتم ماه رجب این قول مشهور است و بقولی در بیست و هشتم ماه ربیع الآخر و بعضی در هفتم ماه رمضان سال دوازدهم از بعثت واقع شده و جماعتی بر آنند که بی از بعثت به پنج سال آن صورت رونموده و گویند در شب دوشنبه بود هجرت آنسر در علیه الصلوٰة والسلام با صدیق رضی الله عنه در شب بیست و هفتم صفر یا غره ربیع الاول سال سیزدهم یا چهاردهم از بعثت واقع شده و اکثر اهل سیر بر آنند که بیرون رفتن ایشان از آنکه دوشنبه بود بعضی بر آنند که پنجشنبه بوده است و وجه جمع آنست که خروج از خانه ابو بکر رضی الله عنه پنجشنبه و خروج از غار و توحیه نمودن بخدمت دوشنبه با عکس بوده باشد و الله اعلم و باتفاق اهل سیر آنروز که حضرت پیغمبر صلعم داخل مدینه منوره شدند روز دوشنبه بوده از ماه ربیع الاول و در آنکه جنم ماه بود و اختلاف است بعضی بر آنند که اول ماه و بقولی دوم و بقولی دوازدهم و بقولی سیزدهم بوده

رسول صلعم
 نبی از قبیل
 سلام علیه
 هجرت خرابو کرد
 ابو بکر صدیق
 ساروز باضای
 ساروز ابو بکر صدیق
 از ده شوال نبوت

۱۱

باستانه تو آمده اگر چه جازت شود در کشاوه گردد در آمد و الایه بقیع برید را وی میگوید که چون بوجوب ویت
 ابوبکر رضی الله عنه عمل کردند هنوز آن کلمات تمام نشده بود که پرده و رشنه آواز در بر آمدند انی بگو شما
 رسید که در آید حبیب را ایسوی حبیب اگر چه در شان خلفای اشرفین حادثی صحیح بسیار دارد شده لیکن
 بحسب اختصار و حدیث و فضیلت ایشان نوشته میشوند قال رسول الله صلعم ما طلعت الشمس ولا غربت
 علی احد افضل من ابی بکر الا ان یکون نبیا یعنی طلوع نکرده است آفتاب غروب نکرده است بر هیچ یکی
 بهتر از ابوبکر مگر آنکه باشد پیغمبری و عن عائشه رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلعم فی مرضه ادعی
 فی ابابکر ایکن اخاک حتی کتب کتابا فی افان ان تمنی تممن بقول قال ان اولی ابی ابی الله المومنون
 رواه سلم روایت از عائشه که گفت مرا رسول الله صلعم در مرض موت خود بطلب ابابکر پید خود را
 و عبد الرحمن برادر خود را تا بنویسم مکتوبی را بحسب آنکه تیرسم که دیگری آرزوی خلافت نکند و بگوید
 که مستحق خلافت منم نه دیگر حال آنکه ابابکر میزند خدای تعالی و مومنان خلافت غیر ابابکر را

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی الله عنه

لقبت ایشان ابو فضل است و لقب فاروق اعظم و نام شریف عمر و هوا بن الخطاب بن نفیل بن
 عبد الغزی بن ساج بن عبد الله بن قریظ بن زراح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب القرشی و نام
 مادر ایشان حتمه بنت ایشم بن منیره و قیل بنت هشام بن النعیره بن عبد الله بن عمر بن مخزوم است
 بنا بر قول اول و قمر عم ابو جهل و بقول ثانی خواهر ابو جهل میشود و نسب فاروق اعظم
 از جانب پدر به نسب سردار کائنات در کعب که جد هشتم آنحضرت و جد نهم ایشان است میرسد
 و لاوت ایشان بود از واقعه فیل پسینزدهم سال بوده و در ششم سال از بعثت
 آنسرو صلعم ایمان آورده اند چیل کس اند از جماعه که به شرف اسلام مشرف گشته بودند و همان
 روز این آیه کریمه در شان ایشان نازل گشته که یا ایها النبی حسبک الله و من اتبعک من المومنین
 و روز سه شنبه بست و سیوم جمادی الاخری سال سیزدهم هجری برسد خلافت
 ششستند و مدت خلافت ایشان ده سال و هشت ماه بوده نفاکس الفنون و ششادت
 ایشان سال بست و سوم هجری شب یکشنبه غره ماه محرم بوده و بروایتی روز چهارشنبه
 بست و هفتم ذی حجه سنه بست و سه زخم رسیده و روز پنجشنبه بست و هشتم ماه مذکور

از واقعه فیل
 سال پانزده سال چهار
 ماه بوده و پنجم صلعم رسول
 چهار ماه از بزرگ بودند
 و ابوبکر تمام مال او را پسندید
 با یکی در جنگ دوی بود
 بجای آن که یکسان بود
 بدون آنکه چشمش را میزدند
 غضب بجای از علی و ابوبکر
 قریش بود پیش از ظهور اسلام
 تجارت شام فرستاده بود
 با سبب او وصیت
 نمودند و نظرش بر کعبه
 آمدن بنی خزاعه
 را وقت آنکه خزاعه بدیده
 بود چون از شام باز آمد
 بر صلعم صلعم شنیده
 چون شنید ساقی او شام
 سلام آورد

تضییع وفات روداد و مدت عمر شریف ایشان نزد جمهور شصت سه سال و بقول سنجاه و
 هشت سال و بقولی پنجاه و چهار سال و بقولی پنجاه و پنج سال بوده و نقوش نگین ایشان کفی بالموت و
 اغظایا عمر بوده و قبر ایشان متصل قبر حضرت صدیق اکبر است رضی الله عنه چنانچه حکیم خاقانی گفته
 است لطمه بنی حرم محمدی را به جولا نگه شتر سمدی را به جوزا کنار شمس خفته به پیشش و خلیفه رخ
 نمفته به چون یک الف و دو لام الله به هر سه شده بهم نهاد و همراه به و گویند که عیسی علیه السلام
 متصل قبر فاروق عظم و دفن خواهند کرد و این دیار بزرگوار در میان دو پیغمبر نادر مبعوث خواهند
 شد قال رسول الله صلعم لو کان بعدی نبیا لکان عمر بن الخطاب شکوایه یعنی گفت پیغمبر صلعم اگر می بود
 بعد از من پیغمبری می بود عمر بن الخطاب و قال رسول الله صلعم عمر سراج اهل الجنة صواعق یعنی
 گفت رسول الله صلعم عمر سراج اهل بهشت است

حضرت امیر المومنین عثمان و النورین رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو عمر دیا ابولیلی یا ابو عبد الله است و لقبه و النورین بحسب آن گویند که دو دختر
 حضرت پیغمبر صلعم در نکاح ایشان بوده گفته اند که هیچکس از آدمیان را این ولت دست نداده است که
 دو دختر پیغمبر در نکاح وی در آمده باشد مگر ایشان و آنسرور فرموده که اگر چیل دختر میداشتم
 یکے را بعد از دیگرے بثمان میدادم و نام شریف عثمان و هو ابن عفان بن ابی العاص
 بن امیه بن عبد شمس بن عبد مناف و نام مادر ایشان بیضا عمه آنسرور است صلعم که با عبد الله
 توانان بوده و نسب ایشان از جانب پدر و مادر به نسب پیغمبر صلعم در عبد مناف که جد چهارم آنحضرت
 و جد پنجم ایشان بوده میرسد و ولادت ایشان بعد از گذشتن شش سال از عام فیل
 واقع شده و در سال اول بعثت بد لالت صدیق اکبر ایمان آورده اند و عمره محرم سال
 بست و چهارم هجری برسند خلافت نشستند و مدت خلافت ایشان و از ده سال
 بوده دوازده روز کم و یازده سال و یازده ماه و بست و دو روز نیز گفته اند و مدت عمر شریف
 ایشان هشتاد و هشت سال بوده و بعضی گویند نود سال و هفتاد و پنج سال و هشتاد و
 دو هشتاد و شش نیز گفته اند و در سال سی و پنجم و یاسی و ششم از هجرت روز جمعه سیزدهم
 یا نهم در هم ذی حجه در مدینه منوره شربت شهادت چشیده اند و نقوش نگین ایشان

باید از شش شش
 جانم من واقع شده با
 با او دیگر و در کتاب
 فرموده اند و در کتاب
 بزرگ شش شش
 در زمانه مبارک
 بود که در میان فوار
 بیاری نماندند که
 فغان بر پیغمبر بود
 باشد که احدی بداند
 در سال اول بعثت بود
 مدتی که ایمان آورد
 ۱۲

انتصرن الله بوده و قبر ایشان در بقیع است قال رسول الله صلعم لكل نبي فيق ورفيق في الجنة
 عثمان يعني گفت پیغمبر صلعم هر پیغمبر را رفیق است و رفیق من در بهشت عثمان است و قال رسول الله
 صلعم ليدخلن بشفاعت عثمان سبعون الفا كلم قد استوجبت النار يعني گفت رسول الله صلعم هر آئینه
 داخل میشوند از شفاعت عثمان هفتاد هزار کس که همه تحت عذاب و نزع شده باشند در بهشت

حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم الله وجهه

کنیت ایشان ابو الحسن ابو تراب است و لقب مرتضی و اسد الله و نام شریفین ایشان علی است
 و هو ابن ابی طالب بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد منان و نام مادر ایشان فاطمه بنت اسد بن
 هاشم بن عبد منان است و ولادت ایشان در مکه معظمه بوده است در درون خانه مبارک
 روز جمعه سیزدهم رجب بعد از واقعه فیل به سی سال و بعضی گفته اند که ولادت ایشان در خانه
 کعبه بوده در سال بعثت رسالت پناه صلعم یازده ساله بوده اند بعضی سیزده گفته اند و اول
 سیکه از صبیان ایمان آورده ایشان بودند و در سال سی و پنجم یاسی و ششم از هجرت بر مسند
 خلافت نشستند و مدت خلافت ایشان پنج سال و سه ماه بوده و بقول چهارده ماه بوده
 شهادت ایشان شب و شنبه سبت و یکم ماه رمضان سال چهارم هجری و بقول روز جمعه هفدهم
 ماه مذکور می نموده و بعضی سبت و سوم گفته اند و مدت عمر شریف ایشان شصت سه سال
 یا شصت و پنج سال بوده و نقش نگین حضرت امیر الملک الله بوده گویند که حق سبحانه تعالی برای حضرت
 امیر کرم الله وجهه دو بار در شمس کرد و آفتاب از مغرب باز گردانید یکی در عهد رسول الله صلعم
 و یکبار بعد از وفات آنحضرت و قبر ایشان در نجف است چنانچه در شواهد النبوت مسطور است که
 امیر المومنین علی امام حسن حسین را رضی الله عنهما وصیت کرده بودند که چون بمیرم مرا بر سر پیکر
 بنمید و بیرون برید و بفرزین که الحال به نجف شهرت دارد برسانید و آنجا شگس سفید خواهد رسید
 یافت که ازان نور درخشان است آنرا بکنید در آنجا کشادگی خواهید یافت مرا در آنجا دفن کنید
 ملاعبه انفقور لاری رحمه الله آورده اند که قبر حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه در
 نجف است موضعی که باستانه امیر مشهور است و در این باب مجتهدان آورده اند و الله اعلم

قال رسول الله صلعم انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبي بعدي تنفق علیه مشکوٰة

گفت رسول الله صلعم علی را که نسبت تو بمن همچو نسبت بارون است بوسی خیر انیکه نسبت بعد از
 من پیغمبری قال رسول الله صلعم من کنت مولاه فلی مولاه اللهم وال من الاء و عا د من عا و ا ه
 صواعق یعنی گفت رسول صلعم روز غدیر خم هر کس از من مولا می او پس علی مولا می او دست
 خدا یاد دست دار کسی را که دوست دارد علی را و دشمن دار کسی را که دشمن دارد او را حضرت امیر امام
 اول انداز ائمه اثنا عشر رضی الله عنهم و سلسله با جمیع اولیا با ایشان منتهی میشود و ترتیب فضیلت
 چهار یار حضرت سید ابرار به ترتیب خلافت است چنانچه در کلام الله در آخر سوره فتح اشاره بان
 شده محمد رسول الله و الذین معه اشدا علی الکفار رحما و منهم تراهم رکعا سجدا یتنبون فضلا من
 الله و رضوانا باید دانست و هر چهار یار را بهترین جمیع خلق خدا بعد از انبیا باید شناخت که علماء
 اسلام برین متفق اند و این حقیر در خواب سبوات ملازمت خلفای اشرفین رضی الله عنهم جمعین
 مشرف گشته چنانچه شبی در خواب می بیند که چهار کس بلباس سفید نبرگانه متعاقب یکدیگر میروند
 فقیر از شخصی پرسید که اینها چه کسانی اند گفت چهار یار پیغمبر صلعم فقیر از عقب ایشان و ان گشت
 ایشان از دریا گذشت بر کوهی که بسیار بلند بود برآمدند و برابر هم ایستادند فقیر پیشتر رفته اول
 بخدمت صدیق اکبر رسیده گفتم السلام علیکم یا صدیق اکبر در جواب فرمودند علیکم السلام
 گفتم التماس فاتحه دارم خوانند و بعد از ان بهمین دوش بخدمت حضرت فاروق اعظم رفتم و
 سلام گفته فاتحه التماس نمودم ایشان نیز خوانند و باز بهمین طور بخدمت عثمان ذوالنورین
 حضرت امیر المومنین علی رضی الله عنهم سلام گفته و جواب شنیده التماس فاتحه کردم ایشان
 نیز در باره این فقیر جدا جدا فاتحه خوانند و فرمودند بجهت یادگاری ما مور شده ایم و فقیر را
 با عنایت فاضلی رخصت فرمودند و این خواب از بیداری بخت و سعادت مندی کونین
 خود میداند که چنین عطیه عظمی مشرف گشته الحمد لله علی کل

حضرت امیر المومنین حسن رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو محمد است و لقب نقی و نیز نام حسن بن علی بن ابیطالب رضی الله عنهما و ایشان
 امام دوم از ائمه اثنا عشر اند و ولادت ایشان بحدیثه منوره است در نیمه رمضان سال سوم از
 هجرت و جبرئیل علیه السلام نام ایشان را بعد از پیش رسول صلعم بر قطعه حریر نوشته آورده

در خواب ابوالبقره است
 که مشرف گشت کردید
 خاندان شریفه و
 دلاهی است بظن
 بنی امیه

گویند که ایشان شبیه ترین مردمان بودند رسول صلعم از سینه تا به فرق سر و مدت عمر شریف ایشان چهل و هشت سال بوده و مدت خلافت ششماه و شهادت ایشان ریاض و همم ربيع الاول سال پنجاه هجری بود مشهور است که ایشان را خاتون ایشان زهر داده و قبر ایشان در بقیع است

امیر المومنین حسین رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو عبد الله و لقب شهید و سید و نام حسین بود ابن علی بن ابی طالب رضی الله عنه و مادر ایشان امام سوم و ابوالاظمه اند و ولادت ایشان در روز شنبه چهارم شعبان سال چهارم از هجرت و گویند مدت حمل ایشان ششماه بوده است و هیچ فرزندی ششماه نمانده است مگر ایشان و حضرت یحیی بن زکریا علیهما السلام و میان ولادت امیر المومنین حسن رضی الله عنه و علوق حضرت فاطمه زهرا رضی الله عنها با امام حسین رضی الله عنه پنجاه روز بوده است در رسول صلعم ایشان را حسین نام نهاده اند و ایشان را جمالی بوده که چون در تاریکی می نشستند از او حسین حسین و در خنده و خسار و بر ایشان راه می بردند و گویند حسن و حسین رضی الله عنهما پیش رسول صلعم گشتی میگفتند رسول صلعم هرگز از فرمودند که بگیرم حسین را حضرت فاطمه رضی الله عنها گفتند یا رسول الله بزرگ را میگوئی که خرد را بگیرم رسول علیه السلام فرمودند که اینک جبرئیل حسین را میگوید که حسن بگیر و مدت عمر شریف ایشان پنجاه و هفت سال و پنج ماه بوده و شهادت ایشان در کربلا در روز شنبه عاشوره وقت نماز پیشین و بقولی روز جمعه وقت نماز جمعه سال شصت و یک هجری روداده آورده اند که روز شهادت امام حسین رضی الله عنه در بیت المقدس سیج شکی را نبردند که در زیر آن خون تازه نیافتند و بعضی گویند در آن روز خون از آسمان باریده و قبر ایشان در کربلا است

حضرت امام زین العابدین رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو محمد است و ابو الحسن ابو بکر نیز گفته اند و لقب سجاد و زین العابدین و نام علی و هو ابو حسین بن علی مرتضی رضی الله عنهما ایشان امام چهارم اند و ولادت ایشان بدین شهر منوره بود است در سال سی و سه از هجرت و بقولی سی و هشت بقولی سی و شش و نام مادر ایشان شهر بانو است و فرزند جرد که از اولاد نو شیردان عادل بود با چارمه غزاله نام و مدت عمر شریف ایشان شصت و یک سال یا شصت و دو سال و بقولی پنجاه و شش سال و وفات ایشان در شب هجدهم محرم

در تاریخ آمده است
یک شب در نماز تکیه بود
شیطان بصورت از دیوار
شکل شد تا در عبادت
مشغول سازد ایضا گفت
بکر و شیطان آمد در گشت
پس در بکر شیطان نیز
الغاف زکریا بن یحیی
کز بکر در سال چهارم بود
آن زمان نورانی از کربلا
غایب تا بر کاشف از او
بگفت شیطان است امام و ما
و شام داد و در آن گرفت
و در روزی ملعون چون از شد
بگفت که در زود تمام کند
نور خسته و قابل اندک
بگفت که این عابدین پدر
عاشق از آن حضرت است
بگفت که این عابدین پدر
بگفت که این عابدین پدر
بگفت که این عابدین پدر

سال نو و چهار هجری یا نو و پنج هجری رو نموده گفته اند که هر گاه ایشان وضو میساختند لکن مبارک ایشان زرد میشد و کوزه بر اندام ایشان می افتاد و چون ایشان را ازان پرسیدند فرمودند پیش که خواهم ایستاد و قبر ایشان نزد یک به قبر حضرت امام حسن است رضی الله عنه

امیر المومنین امام محمد باقر رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو جعفر است و لقب باقر و نام محمد و هو ابن علی بن حسین رضی الله عنهم و ایشان ایام نجم اند و ولادت ایشان در مدینه مطهره پیش از قتل امیر المومنین حسین رضی الله عنه به سه سال بود روز جمعه سوم ماه صفر سال پنجاه و هفت هجری و نام مادر ایشان فاطمه بود و نبت امیر المومنین حسن بن علی المرتضی رضی الله عنهم و پیغمبر صلعم با ایشان سلام رسانیده اند چنانچه گویند جابر رضی الله عنه گفت روزی یا رسول صلعم بودم مرا فرمود که ای جابر شاید که تو بانی تا آنوقت که ملاقات کنی یا سبکی از فرزندان من که ویران محمد بن علی بن حسین گویند خدای تعالی ویران تو حکمت خواهد داد و در اذن سلام رسان و مدت عمر شریف ایشان پنجاه و هشت سال و لقبوی شصت و سه و بقول واقفی هفتاد و سه و در تاریخ نجاری از امام جعفر صادق منقول است که عمر شریف ایشان پنجاه و هشت سال بود و وفات ایشان در سال یک صد و چهارده هجری بود و بقول محیی بن معین در سال یکصد و هشتاد و بقول مدائنی یک صد و هفتاد بود و قبر ایشان در بقیع است نزدیک قبر امام زین العابدین رضی الله عنه

امام جعفر صادق رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو عبد الله است یا ابو اسمعیل و لقب صادق جعفر نام و هو ابن محمد بن علی بن حسین بن علی مرتضی رضی الله عنهم ایشان امام ششم اند و نام مادر ایشان فرده نبت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی الله عنهم و مادر امام فرده اسما و نبت عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق است رضی الله عنه و نسبت فرقه حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه از دو جانب است یکی از جانب حضرت امام محمد باقر حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه میر سر و دیگر از پدر و والده خود قاسم بن محمد بن ابی بکر است و ایشان را از سلمان فارس ایشان را از صدیق اکبر رضی الله عنه ولادت ایشان بمدینه در سال هشتاد و هجرت و لقبوی هشتاد و سه در روز دوشنبه هفتم ربیع الاول بوده است و مدت عمر شریف ایشان شصت و هشت سال و لقبوی شصت

پنج سال بوده وفات الشیطان نیز در مدینه بوده است روز و شنبه پانزدهم رجب سال یکصد و چهل و هشت هجری و قبر الشیطان در بقیع است و آن گنبد است که در آن امام محمد باقر و امام زین العابدین و امام حسن نیز آسوده اند رضی الله عنهم و در کشف المحجوب آورده اند که امام جعفر صادق رضی الله عنه روزی با مولی خویش نشسته بودند و میگفتند بیاید تا بیعت کنیم و عهد گیریم که هر که از میان ما دستگیری یابد اندر قیامت همه را شفاعت کند گفتند یا ابن رسول الله صلعم ترا به شفاعت ما چه حاجت است که بعد تو شفیع جمله خلائق است الشیطان فرمودند که باین افعال خود شرم ندارم که اندر قیامت بروی من خودم نگریم

حضرت امام موسی کاظم رضی الله عنه

کنیت الشیطان ابو الحسن است و ابو ابراهیم و لقب کاظم نام موسی و هو ابن جعفر الصادق رضی الله عنهما و الشیطان امام هشتم انداز آنکه شانزدهم و ولادت الشیطان به ابو الیاس بوده میان مکه و مدینه روز یکشنبه هفتم صفر در سال یکصد و بیست و هفت هجری و مادر الشیطان ام ولد بوده حمیه بربریه نام که امام محمد باقر رضی الله عنه و میرا خریده با امام جعفر صادق او را داده بودند و از وی خیر اهل الارض امام موسی بن امام جعفر رضی الله عنهما متولد شدند مدت عمر شریف الشیطان پنجاه و چهار سال و بقولی پنجاه و پنج سال بوده و وفات الشیطان روز جمعه ششم و بقولی هفتم و بقولی در نصف رجب سال یکصد و هشتاد و سه هجری در حبس بارون الرشید جزای الله واقع شد و قبر الشیطان در بغداد است در مقبره که مشهور است بمقبره قریش

امام موسی علی رضا رضی الله عنه

کنیت الشیطان ابو الحسن است چون کنیت پدر و از امام موسی کاظم رضی الله عنه آرنده فرموده اند و بر اعطا کردم کنیت خود و لقب رضا است و نام علی و هو ابن موسی بن جعفر رضی الله عنهما و الشیطان امام هشتم اند و ولادت الشیطان بدینه بوده روز پنجشنبه یازدهم ربیع الآخر در سال یکصد و پنجاه و سه هجری بوده بعد از وفات عبد الشیطان حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه پنج سال و بقولی هفتم شوال و بقولی هفتم و بقولی ششم در سال مذکوره نزد بعضی در سال یکصد و پنجاه و شش هجری بوده و مادر الشیطان ام ولد بوده اندکنیم نام و اردی

و نخبه و شمانه و امم النبیین نیز گفته اند و ایشان کبیرک حضرت حمیده مادر امام موسی کاظم بوده اند
 رضی اللہ عنہم و آورده اند که شبی حمیده حضرت پیغمبر مسلم را در خواب دید که فرمودند نخبه را
 به موسی سپرد خود بخوش و زد و باشد سپر من بود و آید که بهترین اهل زمین باشد و از امام
 رضا رضی اللہ عنہما روایت کند که گفت چون برضا حامله شدم هرگز در خود نقل حمل نیاختم و در خواب
 از شکم خود آواز تسبیح و تهلیل می شنیدم در زمانی که بوجد آمد و دستها بر زمین نهاد و روس
 بر آسمان کرد و لبها به مبارک می جنبانید چنانکه کسی سخن گوید و مناجات کند و مدت عمر شریف
 ایشان چهل و نه سال بوده و بقولن چهل و چهار و بقولی چهل و پنج و بقولی پنجاه سال است
 و فات ایشان در ولایت طوس واقع شده در قریه سنه باد از روستاق نوقان روز جمعه
 سبت و یکم یا نهم ماه رمضان سال و صد و هشت هجری گویند مامون ولد مارون جزاه اللہ
 ایشان را طلب داشت و پیش وی طبعهای میوه نموده بودند و خوشه انگور در دست داشت
 و میخورد چون ایشان را بدید از جای بر حسبت و با ایشان معانقه کرد و ایشان را بنشانند و
 آن خوشه انگور را با ایشان داد و گفت یا ابن رسول اللہ ازین انگور خوبتر دیده ایشان
 فرمودند که انگور نیکو از هشت با شد پس مامون گفت ازین انگور بخور امام رضا رضی اللہ عنہ
 فرمودند مرا معاف دار مامون مبالند کرد و گفت مانع چیست مگر ما را قسم میداری و از دست ما
 آن خوشه را گرفت و بعضی را از آن انگور بخورد و دیگر بار انگور برضا رضی اللہ عنہ داد و ایشان
 دوسه دانه بخوردند و بینداختند و بر فاستند مامون گفت بکجا میروی گفت بدانجا که فرمود
 و چینی بر سر مبارک خود پوشیده بیرون آمدند و بفرمودند تا در سر لایه بنهند و بر فراش خود
 بختند و در آنوقت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ فرزند ایشان از مدینه بطریق طی ارض در یک ساعت
 نزد یک پدر حاضر شدند رضا رضی اللہ عنہ ایشان را بسینه مبارک خود کشیده میان دو چشم
 ایشان را بوسیدند و بر بستر خود بر و بند و ایشان نیز روس بر روس پدر خود نهادند و با ایشان
 سخنان پنهان گفتند و در آنوقت رحلت فرمودند و قبر ایشان در قبه قبر مارون الرشید است
 بقبه که در سراک حمید بن القحطبه الطامی است و آن قریه امروز مموره کلانی است
 و بمشهد اشترک داد

حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ

کنیت الشیطان ابو جعفر است الشیطان را ابو جعفر ثانی نیز گفته اند ولقب تقی و جواد و نام محمد و هو این
 علی بن موسی بن جعفر صادق رضی اللہ عنہ الشیطان امام نهم اند ولادت الشیطان بدینیه بوده روز جمعه
 و هم رجب در سال یکصد و نود و پنج هجری بوده و نام مادر الشیطان نیز ران یاریکانه و ام ولد بوده و
 بعضی گویند که از اهل ماریه قطیف است و مدت عمر شریف سبست و پنج سال بوده وفات الشیطان روز سه شنبه
 ششم و بیست سال دو صد و سبست هجری در ایام خلافت معینم زوی داده و قبر الشیطان در بغداد است
 در قفای قبر جد الشیطان امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ گویند امام محمد تقی در سن یازده سالگی در بعضی
 از کوچه های بغداد با جمعی از کودکان ایستاده بودند اتفاقاً مامون بقصد شکار بیرون رفت گذرد
 بر انجا افتاد همه کودکان از سر راه بگریختند و جواد رضی اللہ عنہ بر جای ایستاده بودند چون مامون
 نزدیکی رسید الشیطان را دید و الشیطان را خدای تعالی در دلها قبولی عظیم داده بود و اسب خود را
 نگاه داشت پرسید که ای کودک تو چرا یاد گیر کودکان از سر راه زلفتی فی العجز جواب دادند که ای
 امیر المؤمنین راه تنگ نیست که برفتن آن راه بر تو کشاده گردانم و ما جریمه نبود که از ترس بگریزم حسن
 ظن تو آنست که بی جریمه از آریه بچکیس نرسانی مامون را نکلم و صورت الشیطان بقایت خوش آمد پرسید که نام تو
 چیست فرمود که محمد رسید که فرزند کیستی فرمودند رضای اللہ عنہ سیر افضل منتر خود را بسکاح الشیطان در آورد

حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ

کنیت الشیطان ابو الحسن است و الشیطان را ابی الحسن ثالث گفته اند ولقب جادی و زکی و عسکری
 و به تقی مشهور اند و نام علی ابن محمد بن موسی بن جعفر صادق رضی اللہ عنہ و الشیطان امام دهم اند ولادت
 الشیطان در مدینه بوده سیزدهم ماه رجب و بقولی روز عرفه در سال دو صد و چهار هجری و لقب اولی دو صد
 و سیزده و مادر الشیطان ام ولد بوده شانیه نام و بقولی ام افضل بنت مامون و مدت عمر شریف
 الشیطان چهل یا چهل و یک سال بوده است وفات الشیطان در سرمن رای که از نواحی بغداد و بسامه
 مشهور است روی داده روز و سه شنبه آخر ماه جادی الاول و بقولی سیزدهم جادی الآخر دو صد
 و پنجاه و چهار هجری در زمان خلافت مستنصر بالله واقع شده و قبر الشیطان هم در سرای الشیطان است
 که در سرمن رای داشته اند گویند که متوکل را خانه بود و روی خانه مرغان بسیار که هر کس با آنجا در آمد

اختلاف آواز با شور آنخانه سخن کسی را توانستی شنود و نه کس سخن وی هر وقت که هادی رضی اللہ عنہ بانخانه درآمد همه مرغان خاموش گشتندی و چون بیرون شدی آواز و شور آغاز کردند

امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ

کنیت ایشان ابو محمد است و لقب زکی و خاص و سراج و عسکری مشهور اند و نام حسن و پسرین علی بن محمد بن علی رضای اللہ عنہ و ایشان امام یازدهم از ائمه اثنا عشر و ولادت ایشان بدین بود در سال دو صد و سی و یک بقولی و دو صد و سی و دو بجزی و مادر ایشان ام ولد بوده سوسن نام و بقولی هادی رضی اللہ عنہ ویرا حدیث نام نهادند و مدت عمر شریف ایشان بسبب نه سال بقولی بسبب و شصت سال بوده و فوات ایشان روز جمعه ششم یا هشتم ربیع الاول سال دو صد و شصت و در سرمن راس اتفاق افتاد و قبر ایشان بقبر پدر ایشان است در سرمن امی شخصی گفته که در زندان بودم از تنگی زندان و گرانی قید بزکی رضی اللہ عنہ شکایتی نوشتم و میخواستم که از تنگدستی چیزی بنویسم اما شرم داشتم و نوشتم در جواب من نوشت که امروز نماز پیشین را در خانه خود خواهی گذارد و نماز پیشین مرا از زندان بیرون آوردند نماز در خانه خود گذاردم ناگاه دیدم که قاصدی آمد و برای من صد و نیا آورد و همراه آن کتابی در آن نوشته که هر وقت ترا حاجتی باشد آنرا طلب شرم مدار که آنچه طلب کنی بان آید

حضرت امام محمد رضی اللہ عنہ

کنیت ایشان ابو القاسم است و نام محمد و پسرین حسن بن علی بن محمد بن علی رضای اللہ عنہم و ایشان دوازدهم از ائمه اثنا عشر بقول اهل سنت و جماعت و ولادت ایشان در سرمن راس بوده است در بسبب و سوم رمضان سال دو صد و پنجاه و هشت هجری و مادر ایشان ام ولد بوده صفیل و بقولی سوسن و بقولی نرگس و روایت کرده اند که چون ایشان متولد شد تدبیر و زانو در آمده انگشت سبابه بچنان آسمان برداشتن پس عطسه زده گفتند الحمد لله رب العالمین سال دو صد و شصت و پنج و بقولی دو صد و شصت و شش که این را امامیه تاریخ احتفاسه ایشان میدانند و اهل سنت و جماعت همین را تاریخ وفات بشمارند و میگویند که امام مدعی آخر الزمان بعد ازین نزد یک بنزول حضرت عیسی علیه السلام متولد خواهند شد و منزه از حق این است و اللہ اعلم بالصواب بدانکه اگر چه کرامات و فضیلت و خوارق عادات ائمه اثنا عشر رضی اللہ عنہم

زیاده ازان است که بقید تحریر در آید هر یک از ایشان را حالات و مقامات عالیه بوده چنانچه
تفصیل آن در بعضی کتب مندرج است و سلسله اکثر مشایخ کبار به بعضی از ایشان میرسد لیکن
بجبت اختصار مجلی ازان شبت گردانید و از آنکه آنعا عشر رضی اللہ عنہم پس بزرگ و فرزند آن
خلف رسول اللہ صلعم باید دانست و رضای سرور کائنات صلعم و نجات خویش را در دوستی و
محبت اهل بیت باید شناخت اما فضیلت و کمال و ولایت و کرامت اهل بیت را منحصر درین دوازده
تن نه دانی اگر چه ایشان بزرید فضیلت و کمال اختصاص ششمار یافته اند زیرا که اهل فضیلت و کمال
از اهل بیت بسیار بوده اند چه در طبقات آنکه آنعا عشر و چه تا فرزند ایشان

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

کنیت ایشان ابو عبد اللہ است و ایشان سلمان بن اسلام میگفتند از کبار صحابه اند و پیغمبر صلعم
شان ایشان فرمودند که سلمان رعل من اهل البیت یعنی سلمان از اهل بیت است و انشاب ایشان
در علم باطن بصدیق اکبر است رضی اللہ عنہ و فات ایشان بدان بود در سال سی و سه هجری
و مدت عمر شریف ایشان بقول یکی هزار پانصد و بقول سه صد و پنجاه و بقول سه و صد
و پنجاه سال است و این قول صحیح است

حضرت اولیس رضی اللہ عنہ

نام شریف ایشان اولیس است از اهل نجد بوده اند قرن قبله السیت که ایشان منسوب اند
بدان آنحضرت رسول صلعم ایشان را ذخیر الابعین ستایش فرمودند و ایشان در زمان پیغمبر
علیه السلام بوده اند لیکن از دو سبب ملازمت آنسر و صلعم سیر نه شد یکی بسبب خدمت مادر
پیری که داشتند و دیگر از کمال غلبه حال و ایشان شتر بانی کرده فرود آنرا انبقات خود و والد
صرف بینودند بجبت موافقت آنسر و صلعم که در جنگ و ندان مبارک شهید شده بود چون معلوم
نمود که کدام و ندان شهید شده و ندانهای خود را تمام شکسته بودند چون پیغمبر صلعم و وصیت
کرده بودند که خرقة مرابا اولیس رسانیده گوئید که است مراد عا کند امیر المومنین عمر در ایام
خلافت یا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہما خرقة مبارک را نزد اولیس برده در خواست
و عا بجبت است نمودند گویند که بد عا می ایشان حق تعالی بجز و بومی گو سفندان قبیله رجبیه و لفر

که در عرب بیچ قبیلہ القدر گو سفندان نداشت از امت پیغمبر صلیم بخشید کیفیت وفات الشیان در شواهد النبوة چنین مسطر است که در آذربایجان که بجزارفته بود در حلت نمود اصحاب دی خواستن که قبر کنند بسنگ رسیدند که قبر وی در آن کنده بودند و بعد میا ساخته نماستند که کفن سازند و جادان وی جا می یافتند که دست بابت بی آدم نبود و پیران آن کفن ساخته در آن قبر دفن کردند و صاحب کشف الحجب و تذکره الاولیاء چنین آورده اند که اولیس نزد امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ آمد بموافقت الشیان در صفین حرب میگرد و تاشید شد و تاریخ وفات الشیان بقول اولیاء رسول صلی الله علیه و آله و سلم در دو هجری و بقول ثانی در سال سی و هفت هجری بود و امام عبد اللہ یافعی رحمه اللہ در روضه الریاحین هر دو قول را مذکور ساخته

حضرت حسن بصری رحمه اللہ

کنیت الشیان ابو سعید است الشیان گو هر فرزندش بودند ازین جهت حسن لولوی نیز میگفتند و از کبار تابعین اند امیر المومنین عمر را با صدوسی کس از صحابه رضی اللہ و دیده اند گویند ماد الشیان از موالی ام سلمه بوده رضی اللہ عنہا نقل است که از الشیان سوال کردند که مسلمانان چیست و مسلمانان کیست گفتند مسلمانان در کتاب است و مسلمانان در زمین خاک و مگر رسیدند که ای شیخ دلما می ما خفته است که سخن تو در آنها اثر نمیکند چه کنیم فرمودند که کاشکی خفته بودی که چون خفته را بجنبه باسه بیدار شود و دلما می شام کرده است که هر چند بجنبه بیدار نمیشود و ولادت الشیان در سال سبت یک هجری بوده و مدت عمر شریف الشیان هشتاد و نه سال وفات در پنج رجب سال یکصد و ده هجری و قبر الشیان در بصره که سابق آباد بود نزد یک به بصره که الحال آباد است واقع شده

قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہم

از کبار تابعین اند و یکی از فقهای سبعمدینه و در خانه عمه خویش حضرت عائشه صدیقہ رضی اللہ عنہا تربیت یافته اند یحیی بن معاذ فرموده اند که در مدینه بیچ یکی را افضل تر از قاسم ندیدیم و از زیارت مرویست که بیچ یکی را عالم تر از وی ندیدیم و از عمر عبد العزیز رحمه اللہ منقول است که اگر عالمی یافت با اختیار من بی بود بقاسم می گذاشتم وفات الشیان در سال یکصد و هفت هجری بوده و بقولے یکصد و هشت و بقولے یکصد و دوازده و صد و دو نیز گفته اند

حضرت امام اعظم ابو حنيفه كوفي رضی اللہ عنہ

كنيت الشبان ابو حنيفه است ولقب امام اعظم ونام نغان وپهين ثابت والشبان از تابعين اند و
 امام اول انداز انكه اربعه و با امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ صحبت داشتند و هفت كس از صحابه كبار
 و پيره اند و از الشبان حديث روايت كرده اند انس بن مالك جابر بن عبد اللہ عبد اللہ بن
 انس عبد اللہ بن ابى اوفى عبد اللہ بن حرث بن حمر بندي معقل بن بسيار و امله بن اسقع
 رضی اللہ عنہم و استاد علم فضيل و عياض و ابراهيم اوهم و لشبر حافى و داؤد طائى بوده
 رحمهم اللہ و صاحبين نيز شاگردانشانند كه امام ابو يوسف و امام محمد باشند صاحب كشف المحجوب
 در تعريف الشبان امام امامان و مقدامى سنين شرف نقفا و غر علمان نوشته اند گوئيد هر گاه
 بطوان روضه رسول صلعم ميرفتند مى گفتند السلام عليك يا سيد المسلمين جواب بے آيد
 و عليك السلام يا امام المسلمين و يحيى بن معاذ رازى رحمه اللہ گويد كه پيغمبر صلعم را بخواب ديدم
 گفتم يا رسول اللہ اين اطلبك يعنى كجا جويم ترا قال عند علم ابو حنيفه فرموده كه نزد علم ابو حنيفه و
 خواجه محمد يارسا و فصول سنه نوشته اند كه وجود امام اعظم رضی اللہ عنہ بزرگ ترين معجزات
 پيغمبر است صلعم بعد از قرآن مجيد مذهب او مذهبى است كه عيسى عليه السلام بعد از نزول چهل
 سال موافق آن مذهب حكم خواهند كرد و گوئيد كه در آخر بار بطوان خانه كعبه رفتند شبى بريا ابي اساده
 نصف قرآن را بريك پاي و نصف ديگر را بريك پاي ديگر ختم نمودند و گفتند كه ما عرضاك حق مؤمنك
 و لكن عبدناك حق عبادك با تفي آواز داد كه امى ابو حنيفه شناختى مرا آنچه حق شناختن بود
 عبادت كردى مرا آنچه حق عبادت كردن بود پس آمد زيدم تر ابا تاجان تو آورده اند كه رسول
 صلعم آب و مهن مبارك خود را با انس بن مالك با بابت سپرده بودند كه اين را با ابو حنيفه
 خواهى رسانند و آن در لب السن رضی اللہ عنہ آبله شده بود تا در ايام طفوليت با امام اعظم
 رضی اللہ عنہ رسانيدند نقل است كه امام سنين رضی اللہ عنہ هر شب هزار ركعت نماز ميگذاشت
 و تا سى سال نماز با مداور ابطارت نماز خفتن گذارده بودند آورده اند كه تا امام اعظم رضی اللہ عنہ
 در حالت حيات بودند با آنكه مدت حمل حضرت امام شافعى رضی اللہ تعالے چهار سال گذشته بود
 و از مادر متولد نشده بودند و در همان شب كه حضرت امام شافعى تولد نمودند و ولادت حضرت امام اعظم

و قاضى
 بر نه است كه پيوارد
 نقشه راز صاحب
 نظام در بيان
 و از ان بر پيره
 رضی اللہ عنہ آمده
 كه پيغمبر صلعم
 عليه السلام آن فنى
 امى ولى را ديديم
 فنى امى با علامه نغان
 كريت ابو حنيفه را صلعم
 امى نوشته سوات
 ذوات امام ابو حنيفه
 رضی اللہ عنہ در حيا
 و تقوى و شيبان و
 جود و نصف
 شوك و تقوى و شب
 بمجرب سنان
 فنى الصبي بن ابو ابي
 فنى امى بر نه

رضی اللہ عنہ در سال ہشتاد و ہجری و مدت عمر شریف ہفتاد سال بودہ و قبر ایشان متصل شہر
بند او کمنہ است

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ

کنیت ایشان ابو عبد اللہ است و نام مالک و ہوبن النس بن مالک رضی اللہ عنہ و ایشان
در جمیع علوم دینی امام دوم از ائمہ اربعہ و استاد امام شافعی اند رحمہم اللہ ولادت ایشان
در سال نو و پنج و بقولے نو و چہارم و بقولے نو و ہفت ہجری بودہ و وفات در ربیع الآخر
سال یک صد و ہفتاد و نہ ہجری روسے دادہ و قبر ایشان در بقیع غرقہ است

حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ

کنیت ایشان ابو عبد اللہ است و لقب شافعی و نام محمد و ہوبن ادریس از قبیلہ قریش اند
و نسب ایشان بہشت واسطہ از جانب پدر عبد المطلب بن ہاشم کہ جد رسول صلعم اند
میرسد و نام مادر امام شافعی ام الحسن است و ہی نبت ہجرہ بن القاسم بن زید بن حسن بن
علی ابن ابی طالب ایشان قرشی ہاشمی علوی فاطمی اند و امام سوم اند از ائمہ اربعہ تا در
مدینہ بودند پیش امام مالک کسب علوم می نمودند بعد از انکہ براق آمدند با امام محمد بن حسن
شاگرد امام عظیم صحبت داشتند استفادہ نمودند ولادت ایشان بفرہ و بقولے و مستقلان
و بقولے در مناساں یکصد و پنجاہ ہجری واقع شدہ و وفات روز جمعہ سلح ماہ رجب سال دو صد
و چہار روسے دادہ و قبر ایشان در قرافہ مصر است گویند در ہفت سالگی حفظ قرآن نمودند و در
پانزہ سالگی فتویٰ میدادند سفیان ثوری رحمہ اللہ فرمودند کہ اگر عقل شافعی وزن
کردندی با عقل یک نیمہ خلق عقل اورانج آندے

حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ

کنیت ایشان ابو محمد یا ابو عبد اللہ است و نام محمد و ہوبن محمد بن حنبل امام چہارم اند از ائمہ
اربعہ و شاگرد امام شافعی اند ولادت ایشان بہ بغداد است در سال یکصد و شصت و چہار ہجری
و مدت عمر ہفتاد و نہ سال وفات ہم بہ بغداد وقت چاشت روز جمعہ دو از دہم ربیع الاول
در سال دو صد و چہل و یک ہجری روسے دادہ و قبر ایشان نیز در بغداد است گویند چون

در یغداد معتزله علیه نمودند و امام را کنار شرط تکلیف کردند که قرآن را مخلوق گوید پس بسامی خلیفه
 بردند و سرشنگ بر در سراسر خلیفه بود گفت ای امام زینهار که مردانه باشی که وقتی من دزدی کردم
 هزار چوبم زدند اقرار نه نمودم تا عاقبت ربائی یا قسم منکه در باطل چنین صبر کردم تو که بر حقیقه
 اولی تر باشی امام احمد فرمودند که این سخن باری بود مرا و ایشان را با وجود کبر سن بعقابین
 کشیدند و هزار تازیانه زدند که قرآن را مخلوق بگوئی گفتند و در آن میان تهنید از ایشان
 کشاده شد و دستهای ایشان بسته شده بودند و دست از غیب پدید آمد معتزله
 چون این برهان بدیدند را کردند و هم از آن آزار بر حمت حق پیوستند در حالت نزع بدست
 اشاره میکردند و نبر بان میگفتند که نه هنوز نه هنوز پس ایشان گفت پدر اینچه حالت است فرمودند
 وقتی با خطر است چه جای سوال است بدعا بدکن که از حاضرانی که بر بالین اندکی ابلیس است
 که در برابر ایستاده و خاک او بار بر سر میزند و میگوید که ای احمد جان و ایمان بردی از دست من
 و من میگویم نه هنوز نه هنوز تا یک نفس ماره است جای خطر است نه جای امن و چون وفات
 کردند جنازه ایشان را برگرفتند مرغان می آمدند و خود را بر جنازه میزدند تا چهل هزار کرد و هم بود و
 مسلمان شدند و زاری انداختند و نعره میزدند و لا اله الا الله محمد رسول الله میگفتند

حضرت امام ابو یوسف قدس سره

نام ایشان یعقوب بن ابراهیم اصل ایشان از کوفه است شاگرد امام مسلمین حضرت ابو حنیفه
 کوفی اندر صنی الله عنه و حضرت امام اعظم ایشان راستایش سفیر موند اول ایشان را قاضی القضاة
 خواندند با وجود آنکه بقضاستتغال داشتند هر روز دو صد رکعت نماز نافله میگذاردند منقول است
 که در وقت رحلت سفیر موندند که بهر چه فتوی دادم برگشتم الا آنچه موافق کتاب و سنت
 رسول خدا است صلی الله علیه و سلم وفات ایشان در سبت و هفتم رجب سال یک صد
 و هشتاد و دو هجری و مدت عمر نفا و سال و قبر در یغداد است

حضرت امام محمد شیبانی قدس سره

نام پدر ایشان حسن است از ولایت شام بعراق آمدند و در واسط متوطن گشتند و در اینجا
 امام محمد متولد شدند و در کوفه نشو و نمایانند پدر ایشان از امر ابو و حضرت امام محمد شاگرد رشید

حضرت امام اعظم اندر رضی اللہ عنہ و علم حضرت امام اعظم را ایشان در عالم منتشر کردند امام ابو یوسف
 و ایشان را صاحبین و امامین میگویند صاحب تصانیف معتبره بودند امام شافعی رحمه اللہ شاکر و
 ایشان را سلطان المشائخ و مرفوظ حضرت گنج شکر بنو لیسند که امام شافعی در رکاب امام محمد میرفتند
 و میگفتند که اگر بگویم قرآن نبت محمد بن حسن نازل شده است رواست هر آینه می توانم گفت
 بواسطه فصاحت وی و فوات ایشان چهاردهم جمادی الاخری در سال یکصد و هشتاد و نه هجری
 بوده و قبر در ری است چون ذکر ائمه اربعه رضی اللہ عنہم که بمنزله چهار عنصر دین اند و استقامت
 زهد حق اهل سنت و جماعت بسبب وجود شریف ایشان است و ذکر امامین تمام شد شرح
 روزگاری لایمی کبار کرد اگر چه در نفحات الانس و کشف المحجوب و تذکره الاولیا و دیگر کتب اول
 ایشان تفصیل مذکور است لیکن سلسله سلسله ظاهر می شد بنا بر آن این فقیر هر سلسله را
 جدا جدا بیان می نماید و بعضی از مشائخ تقدیم که سلسله ایشان مسموع نه شد و در فصل علمی ده ذکر
 خواهد نمود و انشاب مریدان بمشائخ بسطه طریق است یکی خرقه دوم بنیالین سوم بصحبت و
 خدمت و نادب بان و خرقه و دست خرقه ارادت و آنرا جز یک شیخ روا نباشد و دوم خرقه
 تبرک و آن از مشائخ بسیار بحسب برکت گرفتن روایا شد

بیان سلسله تبرک علیه عالیله قادریه که منسوب است بحضرت غوث الثقلین شاه عبدالقادر
 و این سلسله علیه را بعد از آنحضرت قادریه می نامند و بالاتر ایشان تا حضرت سید الطائفه جنید می خوانند

حضرت شیخ معروف کرخی قدس سره

کنیت ایشان ابو محفوظ است و نام پدر ایشان فیروز و بقولے فیروزان و بعضی گفته اند معروف
 ابن علی الکرخی و با والدین در دین ترسا بودند بر دست امام علی بن موسی الرضا رضی اللہ عنہ
 مسلمان شدند و در مذهب امام اعظم بوده اند و حضرت امام علی بن موسی را با ایشان کمال
 عنایت و محبت بوده و آنچه یافته اند از تربیت و برکت خدمت امام رضی اللہ عنہ بوده دریا
 امام میگردد اند صاحب تذکره الاولیا گوید اگر عارف نبوده معرفت بودی و با او دوطائی
 که در علمش اگر ابو حنیفه رضی اللہ عنہ و در طریقت مرید حبیب راعی است محبت اشته اند
 و حبیب راعی مرید سلمان فارسی رضی اللہ عنہم نقل است که یک روز طهارت ایشان شکست

در حال تیمم کردند گفتند انیک و حبله تیمم چرا میکنند فرمودند که تو اند بود که تا آنجا برسم بے وضو
 بمیرم گویند برد امام رضا رضی اللہ عنہ روزی مردم از دحام کردند و پیلو کے معروف
 قدس سرہ شکستند بیماریا شدند سری سقطی گفت مراد صیغی کن گفتند پیش از آنکه بمیرم
 پیرا ہن مرالصبد قہ وہ کہ میخواستہم از دنیا بیرون روم برسہ چنانکہ آمدہ بودم لاجرم در تجرند تہمتا
 ندا شدند صاحب کشف المحجوب گفتہ اند کہ معروف مناقب و فضائل بسیار است و اندر
 فنون علم مقتداے قوم بودہ است و حضرت شیخ معروف فرمودند علامت جو اخروان
 سہ چیز بودیکے وقاسے بخلاف دیگر ستائیش بیجو و دیگر عطاسے بی سوال وفات ایشان
 دوم محرم سال دو صد و پنجاہ ہجری بودہ و قبر در بغداد است بدعا کردن و زیارت بد آنجا رونہ
 مجرب است ہر کہ دعا کند مستجاب شود

حضرت شیخ سری بن افسس سقطی قدس سرہ

کنیت ایشان ابو الحسن است و مرید حضرت شیخ معروف کرخی و مقتداے زمان و شیخ وقت
 و امام اہل نقرن و در اصناف علم کامل بودہ اند ایشان فرمودند مردانست کہ در میان بازار
 بحق مشغول باشد و خرید و فروخت نماید و یک لحظہ از اللہ تعالی غافل نباشد و نیز فرمودند
 قوی ترین تو تمام آنست کہ بر نفس خود غالب آئی و فرمودند ادب تر ہمان دل است و فرمودند
 ہر کہ عاجز آید از ادب نفس خویش از ادب غیر عاجز تر بود و فرمودند کہ پنج چیز است کہ قرار
 نگیرد در دل اگر در ان چیز دیگر بود خوف خداے در جا بجا سے و دوستی بجا سے و حیا
 از خداے و انس بجا می و فرمودہ اند کہ خلق آنست کہ خلق را از بجا می و فرمودند کہ ہر روز خیز با
 در آئینہ می نگرم از بیم آنکہ مباد از شوی گناہ رویم سیاہ شدہ باشد سید الطائفہ شیخ
 جہیند فرمودند کہ سیکس را در عبادت کامل تر از سری سقطی ندیدم کہ نو و ہشت سال
 بگذشت کہ پیلو بر زمین نہ نما و مگر در بیماری مرگ و ہم فرمودہ اند کہ وقت رحلت گفتہ
 مراد صیغی کن فرمود ای جنید مشغول مشو بسبب خلق از صحبت خداے تعالی گفتہ ام این سخن
 اگر پیشتر میگفتی با تو صحبت نمیداشتم وفات ایشان با دوسہ شنبہ سوم باہ رمضان
 سال دو صد و پنجاہ ہجری بودہ و قبر در شونیزہ بغداد است۔

حضرت شاہ سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی رحمہ اللہ

کیفیت الشیخان ابوالقاسم است ولقب سید الطائفہ وطاؤس العلماء و قواریری و زجاج و خرازو
 قواریری و زجاج ازان گویند کہ پدر الشیخان محمد بن جنید باشد آنگینہ فروختی والد سید الطائفہ
 از نہادند بودہ اند و مولد نشاہ سید الطائفہ بہ بغداد بودہ مذہب سفیان ثوری داشتند
 مرید کامل و خواہر زادہ شیخ سری سقطی اند مرجع مشائخ کبار مطلع سعادات و انوار بحر حقائق
 و اسرار سلطان طریقت پیشوای اہل حقیقت مقتدا سے زمان او تا دہان و از ائمہ و سادات
 این قوم بودہ اند و با حارث تماسی محمد قصاب صحبت داشتند و رویم و ابوالحسن نورسے
 و شبلی و خراز و غیرہ و مشائخ جمع سلسلہ نسبت بالشیخان درست کنند و منسوبان الشیخان را
 جنید یہ خوانند و ازین حجت الشیخان را سید الطائفہ امام ائمہ گویند سخن الشیخان در طریقت حجت
 و بیکیس از مشائخ متقدمین و متاخرین بر ظاہر و باطن الشیخان انگشت توالت نہاد مقبول ہمہ بود
 و بنا سے طریقہ الشیخان بر صحت و معنی صحیح و مسکرا صاحب کشف المحجوب تفصیل بیان کردہ اند
 روز سے از سری سقطی پرسیدند کہ پیچ مرید را در جہ بلند تر از پیر باشد گفتند بی برہان این
 ظاہر است جنید را در جہ فوق در جہ من است خلیفہ بغداد رویم را گفت ای بی ادب رویم گفت
 من بی ادب نباشم کہ نیم روز با جنید صحبت داشته باشد از دبی ادبی نیاید و شیخ ابو جعفر حداد
 گفته اند اگر عقل مروی بودی بصورت جنید بودی گویند کہ حضرت جنید سی سال نماز خفتن
 گذارده بر پامی با ستادی و تا صبح اللہ گفتی پس ہم بدان وضو نماز بجا دہ و بگذاردی میفرمود
 خدای تعالی سی سال بزبان جنید با جنید سخن گفت و جنید در میان نہ خلق را خیر نہ تیر میفرمودہ اند
 کہ یکبار روز ولم شدہ بود گفتیم آئی ولم باز دہ ندائے شنیدیم کہ با جنید ما دل بدان ر بودہ ایم تا با بانی
 تو باز میخوای تا با غیر ما بانی نقل است کہ یکی از بزرگان رسول صلعم را جواب بدینستہ و شیخ جنید
 حاضر شخصے فتوی در آورد و رسول صلعم فرمودند جنید فتوی دہ گفت یا رسول اللہ تو حاضر می فتوی
 بدگیری چون بد ہم فرمودند کہ چند انکہ انبیا را ہمہ امت خود مباحات بود ما با جنید
 مباحات است حضرت شیخ ابو ثعلب و جد ہرگز نمی فرمودند و لظاہر و باطن بہ شرع شریف
 آراستہ بودند نقل است کہ روز سے سخن میگفتند مرید کے لغزہ بزد اور ازان منع کردند

و برنجانیدند و فرمودند اگر بار دیگر نره زنی ترا بجز رگ و دم پس ایشان باز سبخن شدند و آن
 جوان خود را نگاه میداشت تا حال بجای رسید که طاقش نماند پلاک شد چون رفته او را دیدند
 در میان خلق خاکستر شده بود نقل است که در بعد از روزی وزوی را او نخته بودند دیدند و برقتند
 و پاسه وزو را بوسیدند مردم ازین سوال کردند گفتند نه از رحمت بروی باد که در کار خود مرد
 بوده است و چنان آن کار را کمال رسانید که سر در سر آن کار کرد نقل است که در مجلس حضرت
 شیخ کی برخواست و گفت دل که ام وقت خوش بود فرمودند آن وقت که او در دل بود و هم
 حضرت شیخ جنید فرمودند که مرد بسیرت مرد آید نه بصورت او هم فرموده اند که هر که
 نشناخت خدا را هرگز نشا و نبود و فرموده اند که وقت چون فوت شود آرا هرگز نتوان
 یافت هیچ چیز عزیزتر از وقت نیست و فرموده اند جو امر دے آنست که بار خویش بر خلق
 نه نی و هر چه داری بدی و فرمودند خلق چهار چیز است سجادت و آفت نصیحت و شفقت
 شفقت آنست که بطوع الشیطان دبی و آنچه طلب میکنند منت بر ایشان نه نی که ایشان
 آن ندارند و سخنی نگوی که ایشان ندانند از حضرت شیخ پرسیدند که صحبت با که دارم فرمودند
 با کسی که بر نیوی که با تو کرده باشد بروی فراموش بود پرسیدند هیچ چیز نیست فاضل
 از لیکن فرمودند اگر لیکن برگر لیکن پرسیدند بنده کیست فرمودند آنکه از بندگی کسان آزاد
 بود پرسیدند راه بند از سب چگونه است فرمودند دنیا را ترک گیری یافتی و خلاص گردی سخن
 پیوستی نقل است که فرمودند شبی به نماز مشغول بودم هر چند جسد گرم نفس من مراد یک
 سجده موافقت نمیکردم هیچ تفکر دیگری تو انستم کرد دل تنگ شدم خواستم از خانه بیرون آیم چون
 در کلبشادم جوانی دیدم خود را در گلیم پیچیده و بر در سراسه سر در کشیده چون مرا دید
 گفت تا ازین زمان در انتظار تو بودم گفتم تو بودی که مرا بقرار ساختی گفت آری مسأله
 جواب ده چگونگی در نفس که هرگز در داد و دادی نگردد او گفتم آری چون مخالف
 هوا خود کند در داد و دای او گردد چون این گفتم سرگرم بیان برد و گفت
 نفس چندین بار از من همین جواب شنیدی اکنون از جنید بشنو برخواست و بر رفت
 من ندانستم که از کجا آمد و کجا رفت وفات ایشان روز شنبه است و سفرتم رجب

گفت ای سیر طریقت و تحقیقت این معانی را با ما فرمایا موجب هدایت جمعی گردید و فرمودند این ملائکه را
لازم است که هر نفس را نفس آخر شمارند و با اتفاق در نفس آخر مشغول بلفظ الله افضل است
تلفظ بکلمه لا اله الا الله چرا که تواند بود که در نفس و پیش از تلفظ لفظ الله نفس منقطع شود و جوان گفت
ارید اعلی من بند العینی و حبی ازین بهتر میخواهم فرمودند که لازماً بر آن نفسی غیر است و من غیر
نمی بینم باقی کنم جوان گفت ارید اعلی من بند افسر نمودند که درین طریق متابعت صدیق
اکبر کرده ام رضی الله عنه چنانچه گویند که رسول صلعم بحبت غذا سه مرتبه اصحاب را بدادن بول
و فرمودند و صدیق رضی الله عنه در هر مرتبه جمیع اموال خود را در راه حق داد رسول صلعم
در هر بار می پرسیدند که چه گذاشتی برای عیال خود صدیق رضی الله عنه در مرتبه
اول گفت اولاد من از دو حال بیرون نیست صالح اند یا طالح اگر صالح اند حق تعالی بندها
صالح را ضایع نخواهد گذاشت و اگر طالح اند ما با ایشان چه کار و در مرتبه دوم گفت گذاشتم
برای ایشان سوره واقعه را که بعد از مغرب بخوانند و در مرتبه سوم گفت عمر رضی الله
عنه اگر روزی بر ابوبکر سبقت تو انتم کردم روز خواهد بود و دوران روز عمر مالدار بود
و ابوبکر رضی الله عنه فقیر عمر رضی الله عنه نصف اموال خود را داد و صدیق رضی الله عنه
تمام را چنانچه گویند که آنحضرت صلعم در آن روز جبرئیل را بصورت شخصی دیدند که لیف خرما
پوشیده بود چون از سببان پرسیدند گفت یا رسول الله صلعم امر و جمیع ملائکه متابعت
ابوبکر صدیق لیف خرما پوشیدند تا گمان دیدند که ابوبکر رضی الله عنه پیدا شد چنانکه لیف
خرما پوشیده بوریای کمنه و دستاری و پیراهنی که در برش بود بر سر برداشته می آید و در آن روز
غیر ازین در بساط صدیق چیزی نبود رسول صلعم پرسیدند یا ابوبکر برای عیال چه گذاشتی
درین بار که مرتبه آخر بود گفت الله جوان گفت ارید اعلی من بند حضرت شیخ شبلی
گفتند ای جوان و جهای خوب گفتیم امامت تو بس عالی است بهتر ازین بگویم فرمود
که اختیار این طریق بوجب امر الهی است که در قرآن مجید آمده قل الله ثم ذرهم فی
خوضهم ليعبون یعنی بگو ای محمد الله بس بگذارد آنها را در شغل آنها که بازی میکند
باشند جوان گفت حسبی حسبی یعنی بس است بس است بس است بن و نذر بزد جان بداد

مدعیان از مشاهده این حال بشبلی دعوی خون نمودند شیخ شبلی گفتند روحی کشش کرد پس
 تبا لید و مشتاق شد فریاد کرد و خوانده شد پس اجابت کرد پس چسبست گناه من مدعیان از
 دعوی گذشتند و ایشانرا مغدور داشتند نقل است که حضرت شیخ پرسیدند که اکرم الاکرمین که
 بود فرمودند آن بود که وقتی گناه کسی را آمرزیده باشد هرگز کسی را بان گناه عذاب نکند که گناه
 که من فلان دوست و بنده خود را بیا مرزیم

شیخ عبدا الواحد می قدس الله سره

کنیت ایشان ابو الفضل است و نام پدر ایشان عبدالعزیز بن حرث بن اسد از بزرگان این
 طائفه علیه واکمل مریدان حضرت شیخ ابو بکر شبلی اند قدس الله تعالی سره وفات ایشان در جمادی الاخری
 سال چهارصد و بیست و پنج هجری بوده و قبر ایشان در مقبره حضرت امام خلیل است رحمه الله

شیخ ابو الفرح طرسوسی قدس الله سره

اصل ایشان از طرسوس است مرید شیخ عبدا الواحد می اند و قدوه اولیا زمان فریده
 مشایخ جهان و صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند بوده اند

حضرت شیخ ابوالحسن نیککاری قدس سره

نام ایشان علی بن محمد بن جعفر انقرشی النکاری است مرید شیخ ابوالفرح طرسوسی اند از بزرگان
 مشایخ وقت و مقتدای اهل زمان و صاحب خوارق و کرامات بوده اند وفات ایشان در محرم
 سال چهارصد و هشتاد و شش واقع شد

حضرت شیخ ابوسعید مبارک قدس سره

نام ایشان مبارک بن علی بن حسین المنجرفی است سلطان الاولیا و برهان الاقیما و قدوه
 عارفان و قبله سالکان پیر طریقت و اقیان اسرار حقیقت جامع علوم ظاهر و باطن و صحبت و ار
 خضر علیه السلام و شبلی الذهیب و مرید شیخ ابوالحسن نیککاری و پیر فرقه حضرت قطب ربانی محبوب
 سبحانی شاه محی الدین عبدالقادر جیلانی اند رضی الله عنه از حضرت عیوث الثقلین منقول
 است که در ابتدا می حال با خدا می تعالی عهد کرده بودم که نخورم تا نخورم تا ندوینا شامم
 تا نیاشا تا ندوینا چون چهل روز بگذشت شخصی آمد و قدری طعام بگذاشت و برفت نزدیک بود که نفس

از گرسنگی بالای طعام افتد گفتم والله از عمدی که با خدای خود بستم برنگردم ناگاه از باطن خود
 آوازی شنیدم که کسی به آواز بلند میگفت الجوع الجوع حضرت شیخ ابوسعید مخزومی بر من گذشت
 آن آواز بشنیده گفتم عبد القادر این چیست گفتم این اضطراب نفس است اما روح
 برقرار خود است در مشاهده خداوند خود گفت بخانه ما بیا و برفت من گفتم بیرون
 نخواهم رفت ناگاه ابو العباس خضر علیه السلام در آمد گفت بر خیز و پیش ابوسعید رو فرستم
 و دیدم که ابوسعید بر در خانه ایستاده انتظار من میکشید گفتم ای شاه عبد القادر آنچه من
 ترا گفتم بس نبود که خضر را نیز با یستی گفت پس مرا بخانه در آور و طعامی که میا کرده بود تو
 در دهان من می نهاد تا سیر شدم و بعد از آن مرا خرقه پوشانید و صحبت او را لازم گفتم
 بنای مدرسه باب الانح که بحضرت غوث الثقلین است ایشان کرده اند و در حیات بحضرت
 غوث اعظم داده بودند چنانچه قبر مبارک حضرت غوث اعظم در همان مدرسه است وفات حضرت
 شیخ ابوسعید مخزومی در سنه پانصد و سیزده هجری واقع شد

حضرت شیخ حماد و دباس قدس سره

کنیت ایشان ابو عبد الله است و نام حماد بن مسلم و دباس و دو شاب فروش را گویند
 پیر صحبت حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر رضی الله عنه از مشایخ کبار و عارف اسرار و
 مقتدای وقت و صاحب کرامات عالیه بوده اند و با وجود آنکه امی اند حق تعالی علم لدنی را با ایشان
 کرامت فرموده بود و دوازده هزار مرید کامل داشتند بهتر و مترجمه مرید شیخ عبد القادر
 جبلی اند رضی الله عنه نقل است که روزی شیخ حماد میفرمودند مراد دوازده هزار مرید است و هر
 ایشان را یا میکنم و حاجات ایشان را از خدای تعالی میخواهم و هر که از ایشان بگناهی مبتلاست
 درخواست میکنم یا دران ماه توفیق توبه دهد یا از جهان بیرون برد تا دیرے در گناه نماند
 حضرت شیخ عبد القادر رضی الله عنه در اینجا حاضر بوده گفتند اگر حق سبحانه تعالی مرا منزلی ببرد
 از خود خواست کنم که مریدان من تا قیام قیامت بی توبه نمیرند و من بدین ضمان ایشان با
 شیخ حماد گفتند که حق سبحانه تعالی مرا مشاهده نمود آنچه او از خداوند خود است حق تعالی
 قبول کرد نقل است که حضرت غوث اعظم جوان بودند و در صحبت حضرت شیخ حماد میفرمودند

روزی بادب تمام در مجلس شیخ نشسته بودند چون بر ناسته بیرون رفتند شیخ حماد فرمودند
 این عجبی را قدمی است که در وقت ادبر که در همه اولیا خواهد بود هر آئینه مامور شود بانکه بگوید
 قدمی بده علی رقبته کل ولی الله هر آئینه آنرا بگوید و همه اولیا که در آن نهند وفات شیخ حماد
 در ماه رمضان پانصد و سبست و پنج هجری واقع شده

حضرت غوث ثقلین شاه محی الدین سید عبدالقادر حسنی آئینی رضی الله عنه
 کنیت ایشان بابا شاه مشایخ اندر طریقت و امام ائمه اندر شریعت و محبوب ربانی ابو محمد است و نام ثقلین
 آن پیر زمانه سرور عارفان یگانه شرف ز یاد و فخر عباد و قطب صدیقی عبدالقادر و سهوا بن ابی صالح
 سندوسی جنلی دوست بن ابی عبداللہ بن یحیی زاهد بن محمد بن داؤد بن موسی الجون بن عبداللہ
 محض بن حسن ثنی بن حسن بن علی مرتضی رضی اللہ عنہم و حسنی و حسینی از ان حبت گویند که پدر عبداللہ
 محض حسن ثنی بن حسن بن علی مرتضی است رضی اللہ عنہم و مادر عبداللہ محض فاطمہ بنت حسین
 بن علی مرتضی است رضی اللہ عنہم دیگر آنکه والده ماجدا حضرت نیز حسینی بوده اند و لقب
 محی الدین است سبب لقب آنحضرت محی الدین آنست که فرموده اند روز جمعه از بعضی سیاحت
 به بغداد می آمدم ناگهان به بیماری نحیف البدن متغیر اللون بگذاشتم مرا گفت السلام علیک یا عبدالقادر
 جواب سلام باز دادم گفت نزدیک من آئی نزدیک اور فتم گفت مرا به نشان اورا بنشانم حیدر او
 تازه شد و صورت او خوب گشت و رنگ او صاف گردید از و ترسیدم گفت مرا می شناسی گفتم
 گفت من دین جد تو ام ضعیف شده بودم چنانکه دیدی مرا خدا می تعالی بتوزنده گردانید
 محی الدین اورا بگذاشتم و بمسجد جامع رفتم شخصی ثقلین پیش پای من نهاد و گفت یا شیخ محی الدین
 نماز بگذار دم خلق از هر طرف بر من هجوم کردند و دست پای مرا می بوسیدند می گفتند یا محی الدین
 و لقب آنحضرت در آسمان باز اشهب است چنانکه فرمودند شعر انابلبل الافراح الملاح و دو خاطر
 زنی العلیا و باز اشهب و غوث ثقلین میگویند که تصرف آنحضرت بر جن و انس بوده چنانچه
 او میان در مجلس آن غوث اعظم حاضر می شدند و اسلام می آوردند و تا سب می گشتند و افاده میکردند
 جنیان نیز صف صفت در مجلس حاضر میگشتند و اسلام می آوردند و فائده حاصل می نمودند
 و آنحضرت میفرمودند که من انس را مشایخ است مرجن را مشایخ است و مر ملک و من شیخ کل شیخ ابو سعید

عبد الله بغدادی رحمه الله گفته اند که عاجزه داشتم فاطمه نام شانزده ساله بالای بام برآمد بود
 غائب شد بجای مت حضرت غوث اقلین رفتم و آن قضیه را گفتم فرموده امشب در خرابه کربخ
 که محله ایست از بغداد برو بر زمین دائره کش و وقت کشیدن ائمه گوی بسم الله و علی بن ابی طالب
 دوران نشین چون شب تاریک شود طوائف جن بر تو خواهند گذشت بطور مختلفه بیخ خوف نکنی و
 وقت سحر بادشاه ایشان باشکری بیاید و از تو پرسد بگویی شیخ عبدالقادر را بر تو فرستاده است
 و قضیه دختر با و بگویی راوی گوید چنان کردم جنیان صفت نصف بصورت مختلفه میکنند شنید و هیچ
 یکی نمیتوانست که نزدیک دائره آید تا آنکه بادشاه ایشان براسی سوار با جماعه از جنیان پیدا شد
 و مقابل دائره با ایستاد و مرا پرسید که حاجت تو چیست گفتم شیخ مرا بر تو فرستاده است در حال
 از اسپ فرود آمد زمین بوسید و بیرون دائره نشست و گفت چرا فرستاده است دختر غائب
 شدن دختر با و گفتم فرمود تا آن دیو که دختر را برده بود حاضر کنند در حال آن دیو را با دختر
 حاضر کردند گفتند از دیوان چنین است آن دیو را گفت ترا چه باعث شد که این دختر را از رکاب
 غوث ربودی گفت مرا خوش آمد و در دل بجای کرد فرمود آنرا گردن زنند دختر را بمن داد
 گفتم مثل تو فریان بردار مر شیخ را ندیدیم گفت ما چگونه مطلع او نباشیم که چون او از خانه بجمع اجنه
 اقصای عالم نظر میکند از بهیبت او همه در فرار میشوند و چون حق تعالی اقامت قطب میکند
 او را تمکن بگیرد اند بر جن و انس و جلی آنحضرت را بجهت آن گویند که اهل آن غوث آفاق
 از ولایت جیل است و ولادت با سعادت آن نیز در آنجا واقع شده و آن ملکی است
 و رای طبرستان که آنرا جیلان و گیلان و گیل نیز گویند و بعضی گفته اند جیل موضعی است
 بر کنار دجله بگردن راه از بغداد بطرف واسطه و نیز موضعی است جیل نام نزدیک مدائن
 بحسب نسبت این دو موضع هم گیل و گیلانی و جیلانی میگویند اما جماعه که نسبت آنحضرت
 باین دو موضع کرده اند صاحب روضه النواظر که از کار بوقت بودند و قول ایشان
 سناست نوشته اند که قول آنها غلط است و گفته اند میتوان بود که آنحضرت درین موضع
 چند روز اقامت نموده باشند چنانچه در برج عجمی اما اصل آنحضرت از ولایت گیلانست
 و صاحب تمیم البلدان آنحضرت را بوضع بشتیز که از مضافات ولایت گیلان است نسبت کرده

نسبت ارادت آنحضرت بدانکه ترتیب حضرت غوث الثقلین بواسطه از روحانیت حضرت رسالت
 پناه محمدی صلعم است و پیر خرقه آنحضرت شیخ ابوسعید مخزومی و از شیخ ابوسعید اسامی که بالا تر مرتبت
 مذکور شده نسبت خرقه پیشین معروف گری رسیده بحضرت امام رضا رضی اللہ عنہ میرسد و از آنجا
 از آبابی که امام حضرت گذشته بسید امام صلعم میرسد و پیر صحبت آنحضرت شیخ حماد و باس اند
 رحمه الله و با خضر علیه السلام بسیار صحبت داشته اند و جنلی مذموب بوده اند و فتویٰ پیر مذ
 امام شافعی و امام احمد حنبل میدادند شیخ بقای بن بطو گفته اند روزی حضرت غوث اعظم
 بزیاارت قبر امام احمد حنبل رفتند پس دیدم که امام از قبر خود بیرون آمد و آنحضرت را در کنار
 گرفت و گفت ای شیخ عبدالقادر محتاجم من بتو در علم شریعت و علم حقیقت و علم طریقت
 کنیت والده کرمه معظمه آنحضرت ام الحیر و لقب و نام آمنه الجبار فاطمه بنت شیخ عبد الله
 صومعی است که از کبار مشایخ کیلان و مقتدا سے اولیای زمان و مستجاب الدعوات بوده اند
 حضرت مولانا عبد الرحمن جامی نوشته اند که شیخ عبد الله صومعی از روسا زیاد بوده و مراد را
 احوال عالی و کرامات ظاهر بوده و قتیکه در غضب شدی حق سبحانه و تعالی از برای
 وی زود انتقام کشیدی و هر چه خواستی خدای تعالی چنان کردی و هر چیز که پیش از تو رخ
 آن خبر کردی چنان واقع شدی و والده ماجده حضرت غوث الثقلین را بهره وافر بود از خیر
 صلاح شیخ عبدالرزاق ولد حضرت غوث اعظم فرمودند وقتی که غوث صدانی از صلیب شریف
 پدر برحم لطیف ما در حلول نمودند والده کرمه معظمه الشیخ در سن شصت سالگی که زمان بایست
 بوده اند و این کرامات آنحضرت است والده آنحضرت از کبار نساء عارفات صاحبات و
 اصلمات و صاحب مکاشفات بوده اند و ولادت با سعادت غوث اعظم در حیلان اول شب
 ماه رمضان سال چهار صد و هفتاد و بقولی هفتاد و یک هجری بوده والده آنحضرت فرموده اند
 که چون فرزندم عبدالقادر متولد شد هرگز در ماه رمضان روز لبان نگرفتمی و شیر نخورد
 یکبار هلال رمضان بحبت ابر پوشیده شده بود مردم از من پرسیدند گفتیم فرزندم از
 شیر نخورده است آخر معلوم شد که آنروز از ماه رمضان بوده است و آنحضرت فرمودند
 که در اوائل جوانی چون چشم من بخواب گرم شدی آوازی می شنیدم که امی عبدالقادر تر است

خواب نیا فریدیم و چون بکتاب میرسیم آواز ملائکه می شنیدیم که می گفتند بر خیزید و جامی دهید ولی
 خدای را و آنحضرت هر شش و سه ساله بودند که از جیلان بفرزاد آمدند و در سال چهار صد و هشتاد و هشت
 به بغداد رسیده به تحصیل علوم مشغول گشتند اول بقرات قرآن بعد ازین بفقہ و حدیث و دیگر علوم
 دینی و در اندک زمانی بر اقران خود فائق شدند و از همه ممتاز گشتند و در همین سفر اول
 شصت کس از قطاع الطرق بر دست آنحضرت توبه کرده مرید شدند و در سال پانصد
 و نسبت و یک بفرموده پیغمبر صلعم و حضرت علی کرم الله وجهه که آب دهن مبارک در دهن
 آنحضرت انداختند بر منبر بر آمده مجلس و عطا نهادند و تا چهل سال در جمیع علوم دینی تکلم میفرمودند
 وقت و عطا می فرمودند که ای اهل آسمان و زمین بیایید و بشنوید سخن مراد از من چیزی بیایند
 که نایب و وارث پیغمبر صلعم در زمین و درین مجلس خلعتها عطا میشود حق تعالی بر دل من
 تجلی میکند و قریب بهفتاد هزار نفر در مجلس و عطا آنحضرت حاضر می شدند و چهار صد نفر کلام
 آنحضرت را می نوشتند و هر گاه مجلس می شد از اثر آن کلام حقیقت آتظام و وجد و ذوق
 دوسته کس نمی مردند و شیخ ابوسعید قلیوی رحمه الله گفته اند که در مجلس شیخ عبدالقادر بار
 پیغمبر صلعم و پیغمبران دیگر را صلوات الله علیهم و ملائکه واجبه را صف صف مشاهده میکردم
 کتاب غنیه الطالبین و فتوح الغیب تصنیف آنحضرت است علیه مبارک آنحضرت را در کتب
 معتبره چنین نوشته اند خیف البدن میانه بالاعراض الصدر کشاده پیشانی گندم گون
 پیوسته ابرو و آواز آنحضرت بلند بوده و لباس بطریق علمای می پوشیدند گاهی طلیسان
 و گاهی جامه در میگردند که قیمت یک گز آن بیک دینار بودند یک حبه زیاده و نمی فرمودند
 که نمی پوشم تا نمی پوشانند و نمیخورم تا نمی خورانند و نمیگویم تا نمی گویند و اگر کسی بدید
 آنحضرت می آورد قبول می نمودند اما غیر از سلاطین و همان نحوه بجا فران مجلس شصت میفرمودند
 روزی امام المستجد بالله خلیفه بغداد بنی مدت آنحضرت آمده بدیده زر پیش نهاد فرمودند
 حاجت نیست الحاج بسیار نمود آنحضرت یک بدیده ابدست راست و یکی را بدست چپ
 برداشته با هم بشلبیدند از آن خون روان شد فرمودند ای ابوالمظفر از خدای شرم نداری
 که خونهای مردم بخوری و بر خود گرد میکنی و بدان با من برابر می شوی در حال خلیفه

بیوش شد فرمودند بجزت معبود اگر حرمت القصال او بی غیر صلعم نبود میگذاشتیم که آن خون
 تا خانه او برفته و حضرت غوث اعظم هرگز نجانه بیج کی از خلفا و صاحب شتمتی نه رفتند
 و بر بساط آنها نه نشسته اند و محبت الشیخان تعظیم نفرمودند و چون خلیفه نجانه آنحضرت آمدی
 اندرون میرفتند و باز نمی آمدند تا قیام از برای او نباشد و در تکلم بخلیفه مبالغه بسیار می نمودند
 و خلیفه دست می بوسید و با داب می نشست و می گفت هر چه شیخ فرماید بسیر و چشم باد چون رقم
 می نوشتند باین طریق که عبدالقادر بنو خنین میفرماید و فرمان او بر تو نافذ است و حکم او مرا
 سودمند و بر تو حجت چون رقم بر خلیفه رسیدی بوسیدی و بر سر گذاشتی گویند که هیچکس
 خوش خلق و شکرگین و کریم و مهربان تر از آنحضرت نبوده چنانچه هر یکی از منشیان آنحضرت
 گمان بر روی که از وزر او آنحضرت عزیزتر نیست و هیچگاه جواب سائل را در نفرمودی و هر بیماری
 که اطبا از علاج او عاجز می آمدند او را بخدمت آنحضرت می آوردند و بجز در سیدن دست مبارک
 شفای یافت نقل است که وزدی نجانه آنحضرت در آمدن نباشد و هیچ نتوانست بر درین اثنا
 خضر علیه السلام در رسید و گفت یا ولی الله کی از ابدال فوت شده بهر که حکم فرماید بجای او
 نصب کرده شود فرمودند که در خانه ما شخصی بشکستگی افتاده است بر دو را بیرون آرد و بگوید
 آن ابدال نصب کن خضر علیه السلام او را از ان خانه پیش آن یگانه عصر آورد و بیک نظر
 کیمیا اثر آنحضرت بنیاد دیده بمرتبه ابدالیت رسید چون در آن بقعه شریفین بغیر از معرفت
 و محبت الهی چیزی دیگر نبود پس در حقیقت آن شخص که بدزدی این متاع آمده بود ازین بود
 که آنحضرت او را بطلب رسانیده اند و محروم و ساخته اند و بمرتبه ابدالیت فائز گردانید
 گویند که غزل و نصب اقطاب و ابدال و او تا دو سلب حال اولیاد بست ایشان بود
 هر که را میخواهند غزل نموده بجای او دیگر بر نصب میفرمودند چنانچه یکی از ابدال وفات
 یافته بود کافر می را از قسطنطنیه آورده موسی بروت او را گرفته محمد نام گذاشتند و طاق
 مبارک خود را بر سر او نهاده داخل آن جماعه نمودند و روزی یکی از مردان غیب در هوا میرفت
 چون بر سمت الراس بغداد رسید و در دل گذرانید که در شهر بغداد پیچ مردی نیست
 حضرت غوث اعظم در یافته حال او را از دو سلب نمودند و آن جوان از هوا بدرگاه آنحضرت افتاد

و با تاس شیخ علی سیتی از تقصیر او در گذشته توبه کرد و باز در سوپر او از نموده برفت و طریقه انحراف
 تمام شرح بوده و اگر کسی را میدیدند که برخلاف شرح شریف عمل میکند حال او را سلب میکردند
 و میفرمودند که ای مردم اگر ادب شریعت نمی بود هر آینه خبر میکردم شمار آنچه میخورید و ذخیره
 میکنید شما پیش من همچو شیشه ایدی بنیم آنچه در ظاهر و باطن شماست یکی از اکابر بحضر علیه السلام
 در باب حضرت غوث اعظم سوال نمود فرمود که حق تعالی هیچ ولی را بقایم ندرسانید مگر آنکه
 شیخ را مقامی برتر از ان داد و کاس محبت خود بخشانید هیچکس را مگر آنکه شیخ را بهتر و گوارا تر
 از ان داد و عطا فرمود و گفت شیخ عبدالقادر فردا جالبست و غوث و قطب اولیای ممالک
 خویش و گویند که آن غوث صدانی روزی در باب خولش مجلس فرموده بودند دعای مشایخ
 قریب صد تن حاضر بودند از جمله شیخ علی سیتی بود و شیخ بقای بن بطوطه شیخ ابوسعید قلیومی
 و شیخ ابوالنجیب سهروردی عم شیخ شهاب الدین سهروردی و شیخ جاگیر و قصب البان
 موصلی و شیخ ابوالمسعود و شیخ غراز بطاحی و شیخ منصور بطاحی و شیخ حماد بن مسلم و باس
 و خواجه یوسف بن ایوب مهدانی که میر سلسله خواجگان نقشبندانند و شیخ عقیل بن مسیحی
 و شیخ ابونبرا مغربی و شیخ عدی بن مسافر و شیخ علی بن وهب سنجاری و شیخ موسی بن باین ثنی
 و شیخ احمد بن ابوالحسن رفاغی و شیخ عبدالرحمن طفسونجی و شیخ علی مطربا و شیخ ماجد کردی
 و شیخ ابومحمد قاسم بن عبد منصور بصری و شیخ ابو عمر عثمان بن مرزوق و شیخ سوید سنجاری
 و شیخ حیات بن فیس حرانی و شیخ مرسلان و شقی و شیخ عبدالکریم الاکبر العمر و شیخ ابوالعباس
 الجوسقی المصری و شیخ ابوعلمیم ابراهیم بن دینار و شیخ مکارم الکبری و شیخ صدقه بغدادی
 و شیخ یحیی دوری مترش و شیخ ضیاء الدین ابراهیم بن ابی عبداللہ بن علی جوینی و شیخ ابوعبداللہ
 و شیخ ابوبکر الحامی المزین و شیخ جمیل و شیخ ابومحمد عبدالحق حریمی و شیخ ابو عمر الکلمانی و شیخ ابو حفص
 عمر بن ابی النصر انزال و شیخ مظفر الحمال محمد بن درمائی اتفرونی و شیخ ابوالعباس احمد
 یامانی و شیخ ابوالعباس احمد بن العربی و شیخ ابو عبداللہ محمد المعروف الخاص و شیخ ابو عمر
 و عثمان بن احمد شوکی که از رجال الغیب بودند سیاره و شیخ سلطان بن احمد المزین و شیخ
 ابوبکر بن عبدالمجید شیبانی و شیخ ابوالعباس احمد بن الماسنا و شیخ ابو محمد بن عیسی المعروف بالکونج

و شیخ مبارک بن علی المحلی و شیخ ابوالبرکات بن معدان العراقی و شیخ عبدالقادر بن حسن
 بغدادی و شیخ ابوالسعود احمد بن ابی بکر عطار و شیخ ابوعبداللہ محمد الادانی و شیخ ابوالعلی
 و شیخ شهاب الدین سهروردی و شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود الرزاز و شیخ ابوالمناء محمود
 بن عثمان البقال و شیخ عباد البواب و شیخ عبدالرحیم قنادی مغربی و شیخ ابوعمر
 و عثمان بن مروان و شیخ مکارم بن زغالہ و شیخ خلیفہ بن موسیٰ بن زکریا و شیخ ابوالحسن جوہری
 و شیخ عبداللہ قریشی و شیخ ابوالبرکات بن صحراموی و شیخ ابوالحق ابراہیم بن علی اغلب
 و شیخ غوث رضی اللہ عنہم اجمعین و غیر الشیخان نیز جمیع از مشائخ کبار در انجا بودند و آنحضرت
 بالائے منبر سخن میگفت و در اثنای سخن فرمودند قدمی بزدہ علی رقبہ کل ولی اللہ شیخ علی استی
 بر منبر برآمدہ و قدم مبارک آنحضرت را گرفته برگردان نهاد و ببرد آمدن آنحضرت در آمد و
 سائر اولیا گرد نهاد و پیش داشتند شیخ ابوسعید قیلومی گفته اند کہ چون حضرت شیخ عبدالقادر
 فرمود کہ قدمی بزدہ علی رقبہ کل ولی اللہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ بر دل آنحضرت تجلی کرد و رسول
 صلعم بر دست طاہفہ از ملائکہ مقربین بمحض اولیای تقدین و متاخرین کہ در انجا حاضر بودند احیا
 با حسابا و خود داموات بار و لوح خود خلعتی در آنحضرت پوشانیدند و ملائکہ در حال انقب محلس
 آنحضرت را در میان گرفته بودند و صفها در ہوا ایستادہ و بر روی زمین پیچ ولی مانند
 مگر کہ گردن خود را سپت کرد و گویند کہ یک کس از عجم تو اضع نکر عالی ویرا سلب نمودند
 و ظاہر است کہ این قسم دعوی از کمال عنایت بی نهایت آہ و فرزندے و حمایت حضرت
 رسالت پناہ صلعم بود کہ ہمہ اولیاء اللہ تو اضع نمودند و فرمان الشیخان را قبول کردند و
 پیچ ولی با تمام نہ رسیدہ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل اعظم
 و در اوائل حال آن غوث اعظم بعضی از مشائخ گفته اند کہ این جوان عجمی را قدمی است کہ
 برگردان جمیع اولیاء اللہ خواهد بود و از مشائخ کبار اکثری صد سال پیشتر نیز از احوال آنحضرت
 خبر دادہ بودند چنانچہ شیخ ابوبکر بن مرار الطابخی قدس اللہ سرہ کہ از کبار متقدمان مشائخ
 غزواند و صاحب کرامات ظاہرہ و مقامات فاخرہ بودہ اند و در خواب مرید حضرت
 صدیق اکبر شدہ بیواسطہ خرقہ از حضرت صدیق رضی اللہ عنہ گرفته و فرمودند کہ

از حق سبحانه و تعالی عمده گرفتیم که حسبی که در روضه من در آید آتش آنرا نشوز و قبر ایشان
 در بطایح است و گوشت یا ماهی که از نزد یک قبر ایشان می بردند هرگز بخت نمی شد می گفته اند که
 او تا و عسحاق هفت کس اند معروف کرده و امام حنبل و شبرحانی و منصور بن عمار و جنید بغدادی
 و سهیل بن عبد الله تستری و شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اسرارهم از ایشان پرسیدند که شیخ عبدالقادر
 کیست فرمودند عجمی است شریف که در بغداد خواهد بود ظهور او در قرن پنجم است و شیخ ابو محمد است
 که مرید شیخ ابوبکر طائفی و از اعیان مشایخ عراق و صاحب خوارق بلند و مقامات ارجمند بوده اند
 و قبر ایشان در بغداد است که از رویه بایه بطایح است می فرمودند که شیخ عبدالقادر
 کسی است که اقدار کرده شود با فعال او و اقوال او و حق تعالی جمع کثیری را به برکت
 او بر تبه بایه عالمی رساند و مباهات کند روز قیامت با شما می سابق و حضرت غوث الثقلین
 می فرمودند که هر دوی بر قدم نبی میباشند و من بر قدم جد خود صلعم و هر قدمی که جد من برداشت
 من بر آنجا نهادم مگر در قدم نبوت که راه نیست در آن غیر نبی را و این اشارت بر کمال مرتبه
 ولایت و متابعت و پیروی آنسور است صلعم نقل است از شیخ شریف بن خضر حسن موصلی
 که گفت شنیدم از پدر خود که می گفت سیزده سال خدمت حضرت شیخ عبدالقادر
 رضی الله عنه کردم هرگز ندیدم که مگس بر ایشان نشسته باشد یا خفا و خوسه بیرون
 انداخته باشند جمیع مشایخ وقت را روی ارادت با آنحضرت بوده و امام یافعی گفته اند
 که اکثری از مشایخ یمن بحضرت غوث اعظم نسبت درست کرده اند خواججه عین الدین شیبانی
 و شیخ شهاب الدین سهروردی قدس سرها ببلایمت آنحضرت رسیده فیض و جمعیت باطن
 حاصل نموده اند نقل است که پیش شیخ عقیل ذکر کردند که جوان عجمی عبدالقادر تمام در بغداد
 مشهور شده است فرمودند او در آسمان مشهورتر است از آنکه در زمین از شیخ ابوالنجرا می
 مغزلی که از اجله مشایخ مغرب بوده اند بعضی از اصحاب گفتند به بغداد میرویم فرمودند
 چون با نجرا بر سید زینهار که ترک ملازمت شیخ عبدالقادر نه نماید بخدا سوگند
 که در تمام عجم مثل او آفریده نه شده در عسحاق مثل او دیده نه شده و مشرق
 زمین مباهات میکند با او بر مغرب و علم و کمال او برتر است از علم و کمالات اولیای دیگر

و چون الشیخ را به بنید سلام من برسانید و بگوئید که مرا فراموش نکنید گویند که آنحضرت فرموده اند
 که نسبت پنج سال در بیایانهاے بقدوم تجرید در سیاحت بودم و چهل سال بوضوے عشا
 نماز بامداد گذارده ام و پانزده سال بعد از اداسے نماز عشا بیک پاسے السیاده ختم قرآن
 میکردم تا سحر شبے نفس من آرزوے خواب کرد و گفت چه شود اگر یک ساعتی بخوابی
 گفته او شنیدم و بهمانجا بیکپای ایستاده ختم قرآن کردم و خواب بصورتے پیش من
 تشکل شده می آمد من بغضب بانگ بردی میزدم و قعی شد و می فرمودند چهل چهل
 روز روز میباشتم در بیان عراق یازده سال در ترویج عجمی اقامت میکردم و بسبب قیامت
 من آنرا برج عجمی مے گویند نقل است از شیخ عبدالرزاق در زند آنحضرت که غوث اعظم
 میفرموده اند که مرا بدست کاغذے داده شد بمقدار درازے اما نظر دیدم که نام اصحاب
 و مریدان من که تا قیام قیامت نسبت خود بمن درست خواهند کرد در انجا ثبت نموده اند
 و حکم شد که این همه را بتو بخشیدم نقل است که آنحضرت میفرمودند که قسم بغیرت و جلالت
 او که قدم بر ندارم از پیش پروردگار خود تار و ان نکنم مریدان مرا با من بسوے بهشت
 و آنحضرت فرموده اند که اگر مرید من در مشرق باشد و من در مغرب باشم و
 برهنه شود عورت او را هر آئینه بسویم از مغرب در مشرق او را نقل است از شیخ
 عمران که وقتے با آنحضرت عرض کردم که اگر شخصی خود را مرید حضرت بگوید دست جمعیت
 به شمان داده باشد و خرقة از ثمان پوشیده باشد ما او را از اصحاب حضرت شماریم
 یا نه فرمودند بلے هر که خود را بمن نسبت کند قبول کند او را حضرت حق سبحانه و تعالی و بیامرز
 گناهان او را و او از جمله اصحاب من است نقل است از شیخ عمر بن زکریا که آنحضرت می فرمودند
 که نفیر یسین بن منصور علاج و کسے نبود در زمان او که دستگیری او کند اگر من ببودم
 دستگیری او میکردم هر کسیکه از مریدان من باشد و بفرمودم کب او را تا قیام قیامت
 دستگیری کنم بشارت باد بر کسانیکه پیر الشیخ شیخ عبدالقادر و امام الشیخ ابو یوسف
 و پیغمبر الشیخ محمد رسول اللہ صلعم و خوشحال آن سعادت مند ان و نیک بختانی
 که با این سعادت عظمی مشرف شده اند و درین درگاه نسبت ارادت و بندگی را درست

کرده اند امید که این فقیر نیز که از کمترین بندگان دنیا زندان این درگاه است توبه
 آنحضرت پیر دستگیر در دنیا و آخرت نجات یابد و داخل منسوبان آن درگاه والا جا
 باشد نقل است که آنحضرت میفرموده اند هر مسلمانی که بر مدرسه من گذشته است یا روی مرا
 دیده است عذاب گور و قیامت از او تخفیف کرده شود آوی گوید که مردی از سیدان بر آنحضرت
 آمد و گفت پدر من وفات یافته است او را در خواب دیدم گفت مراد گور عذاب میکند
 بخدمت شیخ عبدالقادر برو و التماس دعا کن شیخ گفت او وقتی بمدرسه من گذشته است
 گفت آری شیخ ساکت شدند روز دیگر آن مرد بیاید و گفت پدر خود را در خواب دیدم
 بنایت خوش و خرم و خلعت سبزه در بر پوشیده میگفت که عذاب از من برداشتنند
 و این خلعت ببرکت شیخ عبدالقادر بمن دادند بر تو باد که همیشه در خدمت حضرت شیخ باشی
 سعادت مند چشمیکه آن جمال را دیده باشد و دو لکنند آن گوش که آن آواز شنیده باشد
 و طالع مند شخصی که بر آن مدرسه گذشته باشد شیخ علی بن سبتی گفته که پیچ خر قه را با برکت تر
 دیدم طائفه را سرفراز تر از خر قه و طائفه شیخ عبدالقادر ندیده ام و پیچ روزی را مبارک تر
 از آن روز که آن جمال را میدیدم ندیدم یکی از اهل یمن گوید که غزیت اسلام کردم و در
 خاطر داشتم که پیش بهترین اهل یمن باین سعادت مشرف گردم در خواب دیدم که حضرت
 عیسیٰ علیه السلام می فرمودند به بغداد برو و بردست شیخ عبدالقادر اسلام آر
 که بهترین اهل زمین است و شیخ ابو عمرو بن مزروق رح گفته اند شیخ عبدالقادر شیخ و
 امام ماست هر که درین زمان براه الهی می رود و عالمی بر مقامی باو میدهند پس شیخ عبدالقادر
 امام است و حق تعالی عهد گرفته است از اولیایه وقت که امر او را قبول کنند و هر فیضی
 که از رسول مسلم باصحاب میرسد درین زمان از شیخ عبدالقادر با اولیایه وقت میرسد
 و به مراتب جمیع اولیاء اللہ اطلاع دارد و هیچکس را بر مرتبه شیخ اطلاع نیست درین طریق
 پیچ کی را بجز خدا و رسول بروسته نیست و آنحضرت میفرمودند که میخواستم در صحرا با شما باشم
 لیکن حق سبحانه و تعالی نفع خلق را بمن باز بسته است و ما حال صد هزار کس بردست من
 توبه کرده نقل است از شیخ ابو محمد علی که گفته اند روزی رفیقا و پیروان حضرت شیخ عبدالقادر

رضی اللہ عنہ در آمد مدتی در خدمت الشیطان ماند چون غریمت مراجعت مصر کردم از آن جهت
دستوری خواستم مرا وصیت کردند که از هیچ کس چیزی نخواهی دانگشت مبارک خود را در
دین من انداختند و فرمودند که این را بیک دیوار که در همچنان کردم از بغداد تا بمصر آب و
طعام احتیاج نه شد و قوت در زیادتی بود نقل است از شیخ ابوالمظفر اسمعیل که وقتی شیخ علی
بن سبیتی بیمار شد و حضرت غوث اعظم بیایدت شیخ رفتند و در آن موضع رو در خست خست در ما
خشک شده بود و از مدت چهار سال اصلا بار و ریحی شد پس غوث الثقلین روزی یک درخت
و صومناختند و در زیر درخت دیگر و در کعبه نماز گزارند و بعد از آن هفته هر دو درخت سبزه
شدند و بار گرفتند نقل است که وقتی شخصی بخدمت آن قبله حاجات آمد و گفت که عورت من حامله
و مرا آرزوی لیسر است فرمودند خواهد شد چون وضع حمل شد زن آن مرد را دختر بزاد و آنرا
بر داشته بخدمت آنحضرت آورد و گفت که این دختر است فرمودند در خانه در آئی و این را
به هیچ وجه بین که چه میشود چون بموجب فرموده عمل کرد همان لحظه آن دختر لیسر شد نقل است
از شیخ ابوالحسن که حضرت غوث صدانی میفرمودند که آفتاب و ماهتاب بر من آیند تا بر من
سلام نکنند و سال و ماه و هفته و روز بر من آمده سلام میگویند و آنچه از خیر و شر در ایشان
مقدر شده خیر میدهند و شیخ سعید الدین عبد الوهاب دلد غوث اعظم فرموده اند که هیچ باری
از ماه بان بودی مگر که پیش از آن که نوشیدی بیامدی پیشی و الدمن اگر نیا بچند در آن ماه بدی
و سختی مقدر شده بودی در صورت تا خوش آمدی و اگر نعمت و خیر مقدر شده بودی بصورت
نیکی بیامدی آخر روز جمعه سلخ جادوی الاخری سال یا نقد و شصت جمعی از مشایخ در صحبت
آنحضرت نشستند بودند که جوانی خود بر دوش در آمد و گفت السلام علیک یا ولی اللہ
من ماه رجبیم آمده ام تا ترا تمنیت گویم و در من هیچ بدی و سختی مقدر نه شده است
در آن ماه رجب هیچ ندیدند مردم مگر خیر و نیکی چون یکشنبه سلخ رجب بود شخصی که میخواست
و گفت السلام علیک یا ولی اللہ من شهر شعبانم آمده ام که ترا تمنیت گویم مقدر شده است
در من موت و فناء خلق و رفیقا و دیگرانی در حجاز و قتل و کشمش در خراسان چون ماه
شعبان آمد هر چه مبر جا گفته بود واقع شد و آنحضرت در ماه رمضان چند روز بیمار شدند

مست تیز
ه والاحاب
ت یاروی
بدان بر خست
ب یکلف
من گفته است
و در خواب
من برداشته
ت حضرت شیخ
شنیده باشد
را با برکت
را مبارک
سلام کردم
ب دیدم که
در اسلام
عبد القادر
پس شیخ عبد
کنند و بر
یایه وقت
ت درین ط
در صحابه
س بردست
شیخ عبد

روز دوشنبه سبت و نهم رمضان جمعی از مشایخ پیش آنحضرت حاضر بودند چون شیخ علی هبیبی و شیخ نجیب الدین سهروردی و غیره شخصی باها و دو قار تمام در آمد و گفت السلام علیک یا ولی الله من ماه رمضان آمده ام که اعتذار کنم از آنچه بر تو مقدر شده بود و من دعا کنم ترا که این خراج جماع نیست با تو پس بازگشت و آنحضرت در ربیع الآخر سال نهم بر حجت حق پیوستند در رمضان و یکروز نیاقتند وفات آنحضرت بعد از نماز غنما شب شنبه ششم یا نهم ماه ربیع الآخر سال بانصد و شصت یک هجری روی داده و بعضی یازدهم ربیع الآخر گفته اند و بقول سیزدهم و بقول بیستم ماه مذکور بوده اصح قول نهم ماه است و مدت عمر شریف آنحضرت بقول اول سال و ولادت نو و سال هفت ماه و نه روز است و بقول ثانی هشتاد و نه سال و هفت ماه و نه روز بوده و عرض آنحضرت در هندوستان یازدهم و بعضی بیستم میکنند اما در بغداد هفدهم است و این فقیر عرض را شب نهم میکنند که صحیح ترین اقوال قول نهم است آورده اند روز وفات آنحضرت اکثر از مشایخ حاضر بودند شیخ عبدالوهاب ولد آنحضرت طلب وصیت نمودند فرمودند که علیک بتقوی الله و طاعت یعنی لازم گیر پیغمبر گاری را که خالص از برای خدا می تعالی باشد و لازم گیر طاقت او را و لا تخف احد اذ لا ترج یعنی بیم و امید بغیر از حق تعالی از هیچکس مدار و کل الخواج الی الله و لا یطلب حاجت را بحق تعالی و لطلب حاجت را از اولاد و لا تقرب با حد سوی الله و اعتماد کن بر هیچکس مگر بخداست خدا التوحید التوحید التوحید اجمع الکل یعنی لازم گیر توحید را و مگر برای تا کید است که بر توحید اجتماع کل است و جمیع مشایخ و سادات این قوم را بر توحید اتفاق است و بعد از ان با اولاد امجاد خود که در گرد آنحضرت نشسته بودند میفرمودند بر خیز و جاسه دهید و ادب الشیان بجا آرید که اینجا رحمت عظیم در شمار است و جامی تنگ مدارید بر الشیان و می فرمودند علیک علیه السلام و رحمة الله و یک شبانه روز این کلمات بسیار می فرمودند انا لا ابالی بشئی و لا ملک الموت یعنی من از هیچ چیز باک ندارم و از ملک الموت هم باک ندارم قبر آنحضرت در مدرسه باب المازخ واقع شده که در شهر بغداد است و شیخ ابوسعید مخزومی در حیات خود با آنحضرت داده بودند نیزار و تمبر ک حق سبحانه و تعالی چنانچه آنحضرت را در ایام حیات بر تمام عالم تصرف داده بود و بعد از وفات در قبر نیز همان تصرف

تقیب اولیا ام و این را شناسم ندانی شنیدم که امی ابو العباس تو نقیب اولیا هستی لیکن
 کسانیکه ایشان مرادوست میدارند و این ازان طائفه است که من ایشان را دوست میدارم
 آن مرادوستی بمن کرد و گفت امی ابو العباس شنیدی گفتقم آرمی مرادو عاکن گفت از تو دعوا
 میخواهم گفتقم چاره نیست گفت و فرک الله نصیبک منه گفتقم زیاده کن در حال از نظر من
 غائب شد و بیج ولی ممکن نبود که از نظر من غائب شود و از اینجا پیش رفتم بر توده ریگی که
 بغایت بلند بود بالای آن نورس دیدم که چشم را خیره میکرد دیدم آنجا عورتی عجمی نو
 پیچیده خفته است بمشابه کلیم آن مرادوستم که بیای میدار سازم ندان شنیدم که باد ب
 باش با آن کسانیکه ما ایشان را دوست میداریم پس ساعتی نشستم تا بیدار شد گفت
 الحمد لله الذی احیانی بعد ما امانتی و الیه النشور و الحمد لله الذی آنستی و اوحشنی عن خلقه بعد از آن
 بمن گفت ابو العباس اگر پیش از من باد ب می بودی بهتر می بودی گفتقم بالله علیک
 تو زوجه آن مرادوستی گفت بلی در اینجا عورتی از ابدال نقل کرده بود حق تعالی بحجت غسل
 و تکفین او مرا اینجا آورده چون ازان فارغ شدم او را برداشتم و بسوی آسمان بردند
 گفتقم مرادو عاکن گفت امی ابو العباس دعوا از دست گفتقم چاره نیست گفت و فرک الله
 نصیبک منه گفتقم زیادت کن گفت ملامت نکنی اگر از نظر تو غائب شوم در حال نگاه کردم
 او را ندیدم راوی گوید از خضر علیه السلام پرسیدم مثل این طائفه احباب را سر قومی یا شد
 که رجوع ایشان بدو بود گفت آرمی گفتقم در عهد ما کیست گفت شیخ عبدالقادر رضی الله
 عنه واد از افراد است درین باب این نعتی گفته بیت عاشق یار خویش حلقه جهان
 امی خوش آنکس که یار عاشق اوست و صاحب فتوحات میگوید که مفرودان جماعتی اند
 که از دایره قطب خارج اند و خضر علیه السلام از ایشان است و رسول ماصلم
 پیش از بعثت از ایشان بودند و این احوال و کرامات حضرت غوث اعظم که مرقوم گشته
 از سبب ارکیه و از بسیار اند کیست که حضرت مولانا عبدالرحمن جامی از تاریخ امام عبدالله
 یافعی در نفحات الالسن نوشته اند که کرامات شیخ عبدالقادر رضی الله عنه بیرون
 از حد و نهایت است و خیر کرده اند مراد بزرگان ائمه که کرامات حضرت ایشان بتو افزا

خفت از
 شنیدم کلام امی با
 نورس چشمش بلند بود
 مفرودان
 شرف الدین و لایق
 ناب و نقیب که در چاه بود
 زود از سر صبح تا شام
 فرست کند تا وقت نوبت
 یک غائب شود تا به
 زودان را نوشته بود
 نام غائب شد یک
 اندر از خفت شرف الدین
 امی کرد آنم غائب
 شد حضرت زینود که او
 اندر نیست او را از پیش
 گفته است از موقوف
 باطن بخواهد و دستار
 باشد بدید و در این خواب
 قطب الدین بنیاز و با
 خواهد شد نقیب

نزدیک تو اتر رسیده و بالتفاق ثابت شده که گراما ته که از ایشان بطهور رسیده از دیگر
 مشایخ ظاهر نشده و اگر آنچه از آنحضرت در ایام حیات بطهور رسیده و آنچه الحال نیز مشاهده
 نموده میشود جمع کنسم کتاب کفانی میشود ازین جهت بهمین قدر اختصار نمود و خوارقی که از آنحضرت
 ظاهر گردیده و میگردد در حقیقت معجزه رسول است صلعم چنانچه حضرت ملا عبدالرحمن جامی قدس سره
 فرمودند بیت از ولای خارق که مسموع است و معجزه آن بنی تبوع است و اول شبی که
 این کمترین میدان شروع در نوشتن ذکر حضرت پیر و تسکین غوث اعظم نموده در واقع خود را
 بنجد او یافت و رگنبد مبارک آنحضرت و بطوان حضرت امام موسی کاظم و حضرت غوث اعظم
 رضی الله عنهما مشغول و از سعادت مندی خود باین شرف غنمی مشرف گشت و یقین این
 فقیر شد که تحریر این کتاب مقبول گشت الحمد لله علی ذلک هـ

حضرت غوث الثقلین را ده پسر است اول شیخ سیف الدین
 عبدالوهاب قدس الله سره

ایشان بزرگترین فرزندان حضرت غوث اند و علوم ظاهری و باطنی از والد بزرگوار
 خود کسب نموده اند و از جمیع علوم بهره تمام داشتند و بعد از غوث اعظم در مدرسه
 آنحضرت و غنم میفرمودند و از فیض صحبت ایشان خلق بهره مند میگشتند نقل است از
 شیخ عبدالوهاب که می گفتند وقتی در بلاد عجم مسافر شدم و از انواع علوم و فنون حکم حاصل
 کرده بجداد آدم و از والد بزرگوار اذن خواستم که در حضور ایشان و غنم گویم خصت آوند
 بالای منبر بر آمده انواع علوم و مواظب بیان کردم و بکلیس را در اول اثر نکرد و آب از دیده
 نیامد اهل مجلس از والد در خواست کردند که غنم فرمایند من فرود آدم و حضرت ایشان
 بر منبر بر آمده فرمودند که شجاعت صبر کیساعت است بجز در استماع این کلمه از اهل مجلس فریاد و فغان
 بر خاست من از بیعتی پرسیدم فرمودند تو مسلک هستی بخود من تسلک هستم بغیر ولادت
 ایشان در ماه شعبان سال پانصد و دو از ده بود و وفات شب بست و نهم ماه شوال
 سال ششصد و سه هجری بوده و قبور ایشان در بغداد است و ایشان را دو وسیع بوده
 شیخ ابوالمنصور عبدالسلام و شیخ ابوالفتح سلیمان عالم و عامل کابل بوده اند رحما الله هـ

حضرت شیخ شرف الدین طوسی رحمه الله

کنیت ایشان ابو عبد الرحمن است فرزند حضرت غوث اعظم اند و جمیع علوم را در خدمت و التماس خود کسب نموده بعد از آن حضرت درس حدیث و تفسیر و مدح و معجزات میفرمودند و کتاب جوهر الاسرار در علم صوفیه که مشتمل بر حقائق و معارف است تصنیف ایشان است و حضرت غوث صدانی کتاب فتوح الغیب را بحجت ایشان تصنیف کرده اند و وفات ایشان در رمضان یا نصد و نه قمار و ستمه هجری بود

شیخ شمس الدین عبد الغفر زرحمه الله

کنیت ایشان ابو بکر است فرزند حضرت غوث اعظم اند و ایشان نیز کسب علوم ظاهری و باطنی از والد بزرگوار خود نموده اند و بسیاری از بزرگواران صحبت ایشان فیض حاصل کرده اند و ایشان جانب سنجا غریمیت نموده بهما بنجامت وطن گشته اند

حضرت شیخ تاج الدین ابو بکر عبد الرزاق قدس سره

کنیت ایشان عبد الرحمن و ابو لفرح است فرزند حضرت غوث اعظم اند و ایشان نیز تحصیل علوم از خدمت والد شریف خود نموده اند و مفتی عواقب بوده اند و ایشان را در علوم قدرت تمام بوده و رساله جلاء الخاطر که ملفوظ والد بزرگوار ایشان است بخط ایشان این مدید با اطلاق دارد و در آن نوشته اند که حضرت غوث اعظم میفرمودند که طالع خالی است

چون حروف طبع قبده ایشان در بغداد است

حضرت شیخ ابواسحق ابراهیم قدس الله سره

فرزند حضرت اعظم اند قدوه اولیاء و اکمل القیاء بوده اند علوم ظاهری و باطنی را آنحضرت بر وجه کمال کسب نموده و خلق بسیاری از فیض و صحبت ایشان بدرجه کمال رسیده اند تفکر و سکوت بر ایشان غالب بوده و زهد و ورع را بر مرتبه کمال داشتند و از حیا و پروردگار خود نسی سال سر بالانه کردند و ولادت ایشان در سال پانصد و بیست و هشت هجری وفات در ششم ماه شوال سال ششصد و بیست و سه بود و قبر ایشان نزدیک قبر والد بزرگوار است و از ایشان منقول است که روزی که والدین بر اسی نماز جمعه بیرون آمدند و من با او برادر در خدمت ایشان بودم ناگاه دیدم که سه بار خمر بر اسی

سلطان می برند و از ایشان بوسیله می آید و سرسنگان همراه اند حضرت غوث اعظم فرمودند که بایستید آنها ایستادند و دو اب را به نجیل می رانند آنحضرت فرمودند که بایستید در حال همه فریاد بر آورند و بر جاسه نمانند هر چند آن سرسنگان میزدند و دو اب از جای حرکت نمی کردند در حال سرسنگان را قویج گرفت و بر زمین افتادند و می پلیدند پس همه سر ریاد بر آوردند که ما توبه کردیم فی الحال قویج بر طرف شد و خمر سب که مبدل گشت آنحضرت بسجده رفتند و این خبر به سلطان رسید و بخدمت آنحضرت آمده از جمیع محرمات توبه کرد و گویند که روزی شیخ عبدالرزاق مروان غیب را در مجلس والد ماجد خود در به او دیده تبر سیدند حضرت غوث اعظم فرمودند مروان غیب اند ترس که تو نیز ازین جماعه ایشانرا بیخ سپردی بوده شیخ ابوصالح نصر شیخ ابوالقاسم عبدالرحیم شیخ ابو محمد اسمعیل شیخ ابوالحسن فضل الله و شیخ جمال الله که ایشان در صورت با غوث صدانی بسیار مشابه بودند و همگی در خدمت عم بزرگوار خود شیخ عبدالوهاب کسب علوم صوری و معنوی نموده هر یک کامل و کمل گشته اند

حضرت شیخ ابوالفضل محمد قدس سره

ولد حضرت غوث اعظم اند و علوم ظاهر و باطن را در خدمت والد بزرگوار خود کسب نمودند و کامل گشته اند و وفات ایشان در بغداد است و پنجم ذیقعد سال ششصد هجری بوده

حضرت شیخ ابو عبد الرحمن عبد الله

فرزند حضرت غوث الثقلین اند و اکتساب علوم صوری و معنوی از خدمت والد بزرگوار خود کرده اند و محدث و فقیه گشته اند و وفات ایشان سبت و هفتم ماه صفر سال پانصد و هشتاد و هفت هجری بوده و قبر در بغداد است ایشان را دو پسر بود شیخ ابو محمد عبد الرحمن و شیخ ابو محمد عبد القادر که کنیت و نام ایشان موافق جد بزرگوار است جمیع علوم را از والد ماجد و عم خود شیخ عبدالرزاق کسب نموده عالم و کامل گشته بودند

حضرت شیخ ابو کبریا یحیی رحمه الله

ولد حضرت قطب ربانی اند و اکتساب علوم فقه و حدیث از والد بزرگوار خود نموده اند

وفاصل و کامل گشته اند ولادت ایشان در ششم ربيع الاول سال پانصد و پنجاه هجری بوده
 و وفات در شب برات سال ششصد هجری است و قبر ایشان در بغداد متصل قبر برادر ایشان
 شیخ عبد الوهاب است

حضرت شیخ ابو نصر موسی قدس ستمه

آخرین فرزند حضرت غوث اعظم ایشانند و تحصیل علوم در خدمت والد شریف خود نموده فقیه
 محدث و عارف و کامل گشته بودند ولادت ایشان در سلج ربيع الاول سال پانصد و سی و نهم
 بوده و به دمشق رفته و متوطن شده و در هجرت شب غزه جمادی الاخری سال ششصد و هشتاد
 هجری بوده و وفات نموده اند و قبر ایشان نیز در دمشق است و ذکر مریدان بی واسطه و با واسطه
 غوث اعظم اگر چه مریدان آنحضرت زیاده از آنند که در شمار آئینده خصوصاً در ولایت هندوستان
 که مسلمانان اکثر مریدان این سلسله علیه اند و کافران نیز معتقد خیا نچه متعارف شده که مسلمانان
 و کافران شب هجرتند آنحضرت بفقرا بخش می کنند

حضرت شیخ علی بن هبیتی

از کبار مشایخ بطایع اند و مرید شیخ تاج العارفین ابو الوفا و ایشان مرید شیخ ابو محمد شبنکی و
 ایشان مرید شیخ ابوبکر بن مراد ایشان اویسی صدیق اکبر رهنی اللہ عنه پیوسته در خدمت
 حضرت غوث اعظم می بودند و فائده های بسیار یافتند و فقیه آنحضرت فرمودند قد می نده علی ز قتل
 ولی اللہ اول کسی که بالاسه منبر رفت و قدم آنحضرت را بر گردن خویش نهاد و نیز زمین مبارک
 در آمده باین سعادت مشرف شد ایشان بودند گویند روزی غوث اعظم و عظیم فرمودند و شیخ
 علی هبیتی در برابر آنحضرت نشستند بودند شیخ را خواب گرفت غوث اعظم اهل مجلس گفتند
 تا مویش با شیدا از منبر فرو آمده در پیش شیخ بادب ایستادند و جانب وی می نگرستند
 چون شیخ علی بیدار شد آنحضرت گفتند که رسول صلعم را در خواب دیدی گفت آری
 غوث اعظم فرمودند من برای او بادب ایستاده بودم بچه چیز وصیت کردند ترا گفت بجایزت
 بعد از آن از شیخ علی پرسیدند که معنی آنچه غوث اعظم فرمودند که من از برای آن بادب
 ایستاده بودم شیخ گفت آنچه خواب میدیدم آنحضرت به بیداری میدید و حضرت غوث ثقلین

ایشان را بسیار تالیش میکردند و می فرمودند که هر کس از اولیا ای الهی از عالم غیب شهادت
 داخل بغداد میشود او همان نیست و من همان شیخ علی بن سبتی و چون شیخ از زیر آن
 که محل اقامت ایشان بود بگذشت حضرت غوث اعظم میفرمودند که بمردی آن خود می گفتند که
 غسل بکنید و خود نیز غسل میکرد و با آنها میگفتند که خبردار باشید و خاطرهای خود را نگذارید
 که پیش سلطان میسر و میم و چون بخدمت حضرت غوث اعظم می رسیدند آنحضرت میفرمودند
 برای چه ملاحظه میکنید شما از اکابر عراق ای شیخ میگفتند که با و شاه عراق توفی از تو ملاحظه میکنیم
 و هرگاه امان و بی ایمن میشود حضرت غوث اعظم میفرمودند لا خوف علیکم منقول است
 که روزی شیخ به نهر ملک می رفتند دیدند که میان اهل دودیه بر سر مروءه نزاع است ایشان
 بر سر آن ایستاده گفتند ای بنده خدا ای آن مرد برخواست و چشم کشاده بشیخ گفت
 چنانچه حاضران شنیدند که فلان بن فلان مرا کشته و بنیقا دو بمرد و از کرامات شیخ
 علی سبتی نقل کرده اند که اگر شیر رو بروی شخصی بیاید او نام ایشان را بگیرد او
 برگردد و وفات ایشان در سال یا نقد و شصت هجری بوده و مدت عمر صد و سبست سال
 و قبر در زیر آن است

حضرت شیخ ابو عمر و صیرفی قدس سره

نام ایشان عثمان است و مرید حضرت غوث الثقلین است گفته اند که بدایت کار من آن بود
 که شبی در صرغین روئے در آسمان کرده به پشت افتاده بودم دیدم که در هوا پنج کبوتر
 میگذرد یکی میگفت سبحان من عنده خزائن کل شیئی ما نزله الا لایقدر معلوم و دیگری
 میگفت سبحان من عظمی کل شیئی خلقه ثم هدی و دیگری میگفت سبحان من بعث الانبیاء
 حجة علی خلقه و فضل علیهم محمد اصلی اللہ علیہ وسلم و دیگری میگفت کل مافی الدنیا باطل الا
 ما کان اللہ و رسوله و دیگری میگفت یا اهل الغفلة عن مولاکم تو موالی ربکم رب کریم بعلی
 الجزیل و بغیر الذنب العظیم چون آنرا شنیدم بجزو شدیم و قتی که بخود آمدیم دوستی دنیا و آخرت
 دنیا است از دل من رفته بود چون با ما شد با فدای تعالی نمودم که خود را تسلیم شخصی بکنم که
 مرا بخدای تعالی رهنمائی کند روان شدم و منی دانستم که کجا میروم ناگاه پیری نیکو دیدار با بیست

ووقار پیش آمد و گفت السلام علیک یا عثمان جواب سلام گفتم و سوگند بوی دادم که تو گویی که نام مرا
 دانستی گفت من مخمزم پیش شیخ عبدالقادر بودم گفت یا ابوالعباس خوش مردی بودی و در لطفین جذب
 رسیده و قبولی یافته و از بالای هفت آسمان ویران آمده که مریدانک عبدی با خدای خود عهد کرده است
 که خود را تسلیم شخصی کند بر و در پیش من آر پس مرا گفت یا عثمان عبدالقادر سید العارفین و قلب
 الواصفین درین وقت است پس لازم بگیر ملازمت و خدمت و تعظیم و احترام او را من خود حاضر نشدم
 مگر خود را در بغداد دیدم و خضر علیہ السلام غائب شد پیش شیخ عبدالقادر در آمدم گفتم مرحبا
 ای عثمان زود باشد که خدای تعالی ترا مریدی دهد نام وی عبدالعزیز بن ثقفی که مرتبه وی بلندتر
 باشد از اولیای بسیار و خدای تعالی بوی مفاخرت کند بر ملائکه عبدان طاقیه بر سر من نهاد
 خوشی و خنکی آن بدماغ من رسید و از دماغ بدل و ملکوت بر من کشت گشت شنیدم که عالم
 و آنچه در عالم است تشبیح حق سبحانه و تعالی میگویند با اختلاف لغات نزدیک بود که عقل من اهل گردد
 و در دست حضرت شیخ پاره پنبه بود بر من زد و عقل برقرار ماند بعد از آن چند ماه در خلوت
 نشانده و الله که مرا هیچ امر ظاهری و باطنی واقع نشد پیش از آنکه من بگویم با من گفتم در ازا
 چیز با خبر داد که بعد از سی سال واقع شد و میان خرقة پوشیدن من از وی در قصر
 پوشیدن ابن ثقفی از من بست و پنج سال شد و ابن ثقفی چنان بود که شیخ فرموده بودند

حضرت شیخ ابوسعید قیلومی قدس سره

از سادات حسنی و کبار مشایخ عواق بودند که امارت و مقامات عالیہ داشتند و خرقة ارادت
 از حضرت غوث الثقلین شاه عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه پوشیده اند و می فرمودند که
 شیخ عبدالقادر نزدیکیترین اهل زمین است بحق تعالی درین عصر روزی بحجت طهارت میفتند
 و ابریقی پر از آب بدست یکی از مریدان النیسان بود ابریق بقیاد و بشکست شیخ دست خود
 را بر آن ابریق کشید ندنی الحال چنانکه بود در دست شد و پر آب شد و از آن آب طهارت کردند
 وفات النیسان در سال پانصد و پنجاه و هفت هجری بوده و قبر النیسان در قیلوبه است

حضرت شیخ قصب البان موصلی

کنیت النیسان ابو عبد الله است از مریدان کامل حضرت غوث الثقلین اند و خوارق و کرامات عجیب

از ایشان بسیار ظاهر شده قاضی موصل را نسبت با ایشان انکار تمام بود روزی دید که در یکی
 از کوچه های موصل از مقابل وی می آیند با خود گفت این را می باید گرفت و بجایم سپرد
 تا بیاست برساند ناگاه دید که بصورت گردی برآمدند چون مقداری پیش آمد بصورت
 اعرابی برآمدند چون نزدیکتر شد بصورت یکی از آنها ظاهر شد چون بقاضی رسیدند گفتند
 ای قاضی کدام قسیب البان را بجایم می بری و سیاست میکنی قاضی انکار خود توبه کرد و مرید شد
 پیش حضرت غوث اعظم گفتند که قسیب البان نماز نمی گزار و فرمودند بگوئید که همیشه
 سر او بر در خانه کعبه در سجود است و قات ایشان در سال پانصد و هفتاد و هجری بوده و
 قبر در موصل است

حضرت شیخ احمد بن مبارک رحمه الله

صاحب کشف و کرامات بود و خادم حضرت قطب ربانی غوث صدانی سید محی الدین شاه
 عبدالقادر گیلانی رضی الله عنه دلیل بزرگی ایشان همین است که سعادت خدمت آنحضرت را
 دریافته اند گویند چون حضرت غوث اعظم بجهت و عظم بر کرسی جلوس می فرمودند ایشان مرقع
 خود را بر آنحضرت بر آن کرسی فرس میکردند و وفات ایشان در سال پانصد و
 هفتاد و هجری بوده است

حضرت شیخ صدوق بغدادی قدس سره

کنیت ایشان ابو الفرج و نام پدر ایشان حسین است مقیم بغداد بودند همیشه در مجلس
 غوث اعظم حاضر میشدند و استفاده می نمودند روزی شیخ صدوقه برابر حضرت غوث اعظم
 درآمدند و آنحضرت بالای منبر رفتند و بیچ سخن نگفتند قاری را هم نه فرمودند که چیزی
 بگویند اما مردم را وجدی عظیم و حالتی قوی فرو گرفت شیخ صدوقه با خود گفتند که غوث اعظم
 چیزی نگفتند و قاری بیچ خوانده این وجد از چیست حضرت غوث اعظم روی
 بشیخ صدوقه کرده فرمودند یا بنده ایکی از میدان من از بیت المقدس با پنج بیک گام آمده است
 و بر دست من توبه کرده امروز حاضران در همانی اویند شیخ صدوقه با خود گفتند کیسکه
 از بیت المقدس بیک گام بعباد آید ویر از چه توبه باید کرد و بشیخ چه حاجت دارو

آنحضرت روی بایشان کرده فرمودند یا بندهاوی تو به میکنی از آنکه دیگر در هوا نرود و حاجت او بمن آنست که او را بحجت حق سبحانه و تعالی راه نمایم و فوات ایشان در سال پانصد و هفتاد و سه هجری بوده

حضرت شیخ بقای بن بطور رحمہ اللہ

صاحب کرامات و مقامات عالیہ و در زهد و ورع کامل بوده اند و مرید شیخ تاج العارفین ابو الفاضل و دائم در مجلس حضرت غوث الثقلین حاضر می بودند و فیض می ربودند و ایشان گفتند که روزی در مجلس غوث اعظم حضرت شیخ عبدالقادر حاضر بودم در اثنای آنکه در پای اول منبر و عظمی فرود ناگاه قطع سخن کردند ساعتی خاموش بوده بزین فرود آمدند و بعد از آن بمنبر بالا رفتند و بر پایه دوم نشستند پس من مشاهده کردم که پایه اول کشاده شد چند آنکه چشم کار میکرد و در پیش از سندان اشخرا انداختند و رسول صلعم باصحاب بر آنجا نشستند و حضرت حق سبحانه و تعالی بر دل شیخ عبدالقادر تجلی کرد چنانچه شیخ سیل کردند که بقتند رسول صلعم ایشان را بگرفتند و نگاهداشتند بعد از این خورد و لا غرض شدند چون گنجشک بعد از آن بیالینند و بزرگ شدند بر صورتی باکل سهلین بعد از آن همه از من پوشیده شد حافظان از شیخ بقا کیفیت رویت آنحضرت رسول صلعم و اصحاب را پرسیدند گفتند حذای ایشان را تایید کرده است بقوتی که ارواح مطهره ایشان شکل میشود بصور اجساد و صفات اعیان و می بیند ایشان را کسایکه حذای تعالی آنها را قوت رویت آن ارواح در صور اجساد و صفات اعیان داده است و بعد از آن از سبب سیل کردن و خرد شدن و بزرگ شدن حضرت شیخ پرسید گفتند تجلی اول بصفه بود که بشر اقوت آن نیست مگر بتایید نبوی دهند نزدیک بود که شیخ بقتند اگر رسول صلعم ایشان را نمی گرفتند و تجلی ثانی بصفه جلال بود ازین جهت بود ازین جهت بود که شیخ بگذاختند و خرد شدند و تجلی ثالث بصفه جمال بود ازین جهت بود که شیخ بیالینند و بزرگ شدند ذلک فضل اللہ یؤتیه من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم و فوات ایشان قریب بسال پانصد و پنجاه و سه هجری بوده و قبر در باب نوس که از رویه باهنر لک است واقع شده

شیخ محمد الاوانی المعروف بابن القائد قدس سره

از اکل مریدان قطب ربانی محبوب سبحانی حضرت شاه عبدالقادر جیلانی اند که امانت و مقامات عالیه و از بزرگان صوفیه بوده اند در فتوحات کئی مذکور است که غوث اعظم رضی الله عنه ایشان را معرّباً حضرت می گفتند و میفرمودند که محمد بن قائم از صفراست ابن قائم فرموده اند که همه چیز را با زلس کند است تمام ورودی حضرت آوردم ناگاه پیش روی خود نشان پاسبی خود دیدم مرا غیرت گرفت گفتم این نشان قدم کيست زیرا که اعتقاد داشتم که هیچکس بر من سابق نیست گفتند این نشان قدم نبی است صلعم خاطر من تسکین یافت

حضرت شیخ ابوالسعود بن اسبیل قدس سره

از کبار مشایخ و مقتدای زمان و صاحب کرامات جلیه و مقامات عالیه بوده اند و مرید حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی اند رضی الله عنه در فصوص مذکور است که شیخ ابوالسعود با مریدان خود گفت که پانزده سال است که خدای تعالی مرا در ملک تصرف داده است اما من تصرف نکردم این قائم روزی از وی پرسیدند که چرا تصرف نمیکنی گفت من تصرف را بحضرت حق سجا ندانسته ام چنانکه خواهد تصرف کند

حضرت شیخ ابو عمر دقشقی قدس سره

نام ایشان عثمان بن مرزوق بن حمید بن سلامه است جبلی المذهب بوده اند مرید و شاگرد حضرت غوث صداتی محبوب ربانی سید عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه و از کبار مشایخ مصر و صاحب خوارق و جامع علوم ظاهر و باطن بودند سالی رود نیل طعنان نمود اهل مصر بخدمت ایشان رفتند کمی آناس کردند شیخ برکنار رود نیل آمده از آب آن طهارت نمودند فی الحال آب کم شد و در سال دیگر کمی کرده باز بخدمت ایشان آمده خواش زیارتی آب نمودند شیخ آنجا رفته بآب ابرقی که همراه داشتند وضو ساختند در حال آب زیاده شد و ببرکت ایشان زراعتها بدعالت و فوات شیخ در سال پانصد و شصت و چهار هجری بوده و مدت عمر زیاده بر نود و سال و قبر در مصر است نزدیک قبر امام شافعی رحمه الله

حضرت شیخ موفق الدین المقدسی رحمه الله

امام ایشان عبدالعزیز بن محمد بن احمد بن قداغه الحنبلی است صاحب لقانین و مقامات ارجمند

وجایع علوم ظاهر و باطن مرید و شاگرد بادشاه مشایخ حضرت غوث اعظم صمدانی سید عبدالقادر
جلالی اندر ضعی الله عنه وفات ایشان در سال ششصد و نوبت صد بوده

حضرت شیخ محمد بن احمد الجوهی قدس سره

مرید شیخ عبداللہ لجاکی اند و شیخ عبداللہ مرید حضرت غوث الثقلین اند در بخت اول سال
نوشته که ایشان بغایت خوش روی و خوش خوی بودند نسبت روی خوش خوئے نکو
چون دوست سید اردخداے با حرم کسی کو را بود خوی خوش و روی نکو و وفات ایشان
در سال ششصد و پنجاه و هشت هجری بوده است

حضرت شیخ ابومدین مغربلی قدس سره

نام ایشان شعیب بن سین یا حسن است مرید شیخ ابوالغیر ای مغربی و پیر شیخ محی الدین
ابن العزنی اند و از بزرگان مشایخ زمین مغرب و صاحب کشف و خوارق بوده اند روزی
شیخ ابومدین در بعضی از دیار مغرب گردن خود را پست کردند و گفتند اللهم انی اشدک
و اشد ملائکتک انی سمعت و اطعت اصحاب ایشان بر سیدند که سبب این چه بود و مذمومند
حضرت شیخ عبدالقادر در بغداد گفت قدمی نهد علی رقبه کل ولی الله بعد از ان بعضی از اصحاب
اعظم در بغداد آمدند و خبر دادند که حضرت غوث الثقلین همان وقت آنرا فرموده بودند و وفات
ایشان در سال پانصد و نود هجری بود

حضرت شیخ محی الدین عربی قدس سره

نام ایشان محمد و هو این علی بن عربی است و نسبت حرقه ایشان بیک واسطه حضرت
غوث الثقلین میرسد و این نسبت از شیخ ابو محمد یونس القصار الهاشمی است و بعضی گفته اند
که بی واسطه مرید حضرت غوث اعظم اند اما قول اول اصح است و نسبت دیگر ایشان در حرقه
حضرت خضر علیہ السلام میرسد بیک واسطه و نسبت دیگر حضرت خضر میرسد بیا واسطه
و در اصطلاحات کاشی نوشته اند که شیخ محی الدین عربی در کتاب الملا بس خود ذکر کرده اند
که حرقه تصوف را از دست ابوالحسن علی بن عبد الله بن جامع پوشیدم و او از خضر علیہ السلام
و فضیلت الانس مذکور است که تصانیف شیخ از پانصد زیاده است گفته اند که شیخ محی الدین

با حضرت شیخ شهاب الدین مهروردی قدس الله روحهما اتفاق ملاقات و اجتماع افتاده هر یک از ایشان در دیگری نظر کرده بے آنکه در میان کلامی واقع شود از یکدیگر مفارقت نمودند ایشان را از حال شیخ شهاب الدین مهروردی پرسیدند فرمودند که وی در یامی حقائق است و ولادت ایشان در مرسیه از بلاد اندلس قسب دو شبانه هفدهم رمضان سال پانصد و شصت هجری وفات در شب جمعه است و دوم ربیع الآخر سال ششصد و سی و هشت در دمشق بوده و قبر ایشان در جبل فاسون است که الحال لصابحه شهرت دارد

حضرت شیخ صدر الدین محمد بن ابیحق قونیومی رحمه الله

کنیت ایشان ابو المعالی است و بهترین مریدان شیخ محی الدین عزمی اند مولانا قطب الدین علامه در حدیث شاگرد ایشان است و مرتبه تصوف و تشریح هر دو بدرجه کمال داشتند و میان مولانا جلال الدین رومی و ایشان اختصاص و صحبت و محبت بسیار بوده و مولانا جلال الدین پیشتر از ایشان وفات نموده اند و صحبت نماز خود با ایشان کرده اند

حضرت امام عبد الله بن سعد یافعی قدس الله سره

کنیت ایشان ابو السعادت است و لقب غنیف الدین اصل ایشان از مین است و همیشه در مین شریفین بوده اند شافعی مذہب و صاحب خوارق و تصانیف و جامع علوم ظاہر و باطن و از کبار شایخ وقت بوده اند نسبت ارادت ایشان بچند واسطه حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه میرسد در اکثر تصانیف خود مثل تاریخ یافعی و تکریم روضه الریاضین و نشر المحاسن احوال و خوارق حضرت غوث الثقلین را نوشته اند و کمال اخلاص و اعتقاد و ارادت بخدمت آنحضرت داشته اند وفات ایشان در شب کیشنبه است و یکم جمادی الاخری سال ششصد و شصت هجری بوده و قبر ایشان در مزار معلی بکه سعظمه در جوار قبر حضرت فضیل عیاض واقع است

حضرت مخدوم شیخ عبدالقادر قدس سره

ایشان را شیخ عبدالقادر ثانی می گفتند نسبت ایشان بهفت واسطه حضرت غوث آفاق سید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه میرسد باین طریق که والد بزرگوار ایشان

که شیخ محمد بن سید شاه میر بن سید علی بن سید مسعود بن سید احمد بن سید صفی الدین بن سید سیف الدین
 عبد الوهاب بن سید السادات سید عبد القادر جیلانی رضی الله عنه باشند صاحب کرامات و
 خوارق عیسیه و جامع علوم معقول و منقول بوده اند و از بغداد و خراسان و از آنجا بجه ملتان
 شریف آورده متوطن گشتند و سیاحت گشته معموره عالم را بقدم تجرید پیچیده بود و قبر
 ایشان در اجه است و شیخ عبد القادر ثانی از اکل مشایخ هند وستان بوده اند و جمع
 کثیری از کفار و عصات بردست ایشان بشرف اسلام و توبه مشرف شدند شیخ عبد الحق
 دهلوی قادری در اخبار الاخیار نوشته اند که شیخ عبد القادر در ولایت وارث حقیقی حضرت
 غوث ثقلین بودند و فات ایشان هجدهم ربیع الاول سال نهم صد و چهل و چهارم هجری بوده
 و مدت عمر نیشتر هفتاد و هشت سال و ایشان را دو پسر بود یکی شیخ زمان شیخ
 عبد الرزاق که عارف و کامل بوده اند و فات ایشان در پنجم جمادی الآخر سال
 نهم صد و چهل و دو هجری بوده و دوم سید زین العابدین که در حضور والد ماجد خود از عالم
 رفتند و از سید زین العابدین سپهری ماند سید محمد نام که اولاد ایشان تا حال است
 و شیخ عبد الرزاق را سپهری بود شیخ حامد نام که جانشین پدر بزرگوار خود بودند و ایشان
 را سپهری بود شیخ جمال الدین ابو الحسن که باذن والد ماجد خود در حیات ایشان
 بر سجاده نشستند و فات شیخ جمال الدین سبت و نهم ذیقعد سال نهم صد و هفتاد و
 هشت هجری روی داده

حضرت شیخ عبد الله تهرانی قدس سره

نام پدر ایشان سید عمر بن سید حسن جلی است و به دوازده واسط نسبت ایشان بحضرت
 غوث ثقلین سید محی الدین عبد القادر جیلانی رضی الله عنه میرسد و خرقة را دست بست
 از پدران خود پوشیده اند پانزده ساله بودند که بطالب الهی از بغداد بر آمده به بند وستان
 آمدند و اکثر مشایخ کبار این دیار را در یافتند و در علوم فقهی و باطنی بحال رسیده اند
 و در موضع تنه که از توابع دہلی است سکونت ورزیده اند و جمع کثیری ایشان گشته گویند
 که همیشه با وضو و تسنن قری مراقبه می بودند کرامات و خوارق بسیار از ایشان نظیر رسیده چنانچه گویند

هر گاه دزدی میخواست در خانه ایشان در آید اورا بیرون آن موضع نابینا و مرده می یافتند بلکه در آن
 و می بیند که ایشان سکونت داشتند دزد را قدرت نبود که آنجا در آید و وفات ایشان روز جمعه
 دهم بیج اول سال می و هفت هجری بوده و مدت عمر از صد سال زیاد بود و قبر در موضع تهنه است

حضرت شیخ محمد المشهور بمیان میر قدس ستره

نام والد حضرت ایشان قاضی سائیدنه است از اولاد حضرت امیر المومنین عمر فاروق اند
 رضی الله عنه و حضرت میان میر پیشواک اهل زمان قطب جهان مشرف خواطر مقتدا می
 طریقت و اقیق اسرار تحقیق تارک کامل عارف و اصل و یگانه در علم ظاهر و باطن بوده اند
 و فضیلت ظاهری و باطنی بمرتبه داشتند که هیچ کیس از فضلا را قدرت آن نبود که در حضور
 ایشان سخن تواند کرد و ولادت ایشان بقول برادر زاده ایشان که از خویشان حضرت
 شیخ نویسانیده آورده بود در شهر سوسان سال نهمصد و پنجاه و هفت هجری واقع شده
 و والدین و همیشه ایشان نیز صاحب حال و کشف و کرامات بودند چنانچه از والده ماجده
 خود نقل میفرمودند که چون برادر کلان من تولد شده والده از کشف در یافته که این پسر
 عارف نخواهد شد مناجات کردند که الهی پسر میخواستیم که عارف کامل و تارک
 و در یاد تو همیشه متغرق باشد باقی آواز داد که پسر می و دستبری حق تعالی موصوف
 باین صفات عطا خواهد فرمود بعد از آن ایشان متولد شدند و خواهر ایشان نیز که درین
 ایام در قید حیات اند و صاحب حال و استغراق عظیم تولد نموده اند حضرت ایشان زیاد
 از شصت سال در بلده فخره لاهور اقامت در زیند و خواص و عوام روی ارادت
 بایشان داشتند در سلسله علییه قادریه بودند مرید شیخ حضرتند که در تفرید و تجرید و ترک
 یگانه و باصل از سوسان بوده اند کشف عالم ملکوت را پیش والده ماجده مظهر خود
 حاصل کرده بودند و ادبسی نیز بودند از روحانیت حضرت غوث الثقلین پیر دنگیر شاه
 محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه گویند هرگز نام شریف غوث اعظم را بے وضو
 بر زبان نیاورند و در ترک و تجرید و فقر و فنا توکل و قناعت بر همه اهل زمان خود
 داشته و در شب متغرق می بودند و می فرمودند صوفی آن بود که نبود کی از روز انجاست

ایشان عرض کرد که اگر حضرت شیخ زاهدی خوش شود مراد در دل یاد آورند و دعا کنند فرمودند خان
بر آنوقت که غیر او در دل نگذرد همیشه طریق ایشان مطابق سنت و شرع بوده و در خلا و ملائکه نیز ایشان
سنتی که منافی ظاهر شرع باشد واقع نشد و در طریقت جنید وقت خود بودند و مریدکم میگرفتند و هر
را مرید کردند مگر او رسانیدند و خلق بمرتبه داشتند که هرگز لفظ مرید از زبان ایشان بر نیامده
می فرمودند یاران ما را بطلبید و فتوح از انبیا سے ملوک قبول نمی کردند سخنان ایشان همه
نصیحت و وعظ بود اشعار مناسب بسیار میخواندند و عاشق ترک بودند و می فرمودند
تارک آنست که بیخ مرادی نداشت باشد چنانچه اگر کمیوی جنب تر نشد باشد جانب بایست
چنین اگر حفظه از حضرات در دل مانده باشد همان حال دارد و این بیت میخواندند بیت
شرط اول در طریق عاشقی دانی که چسبید بد ترک کردن هر دو عالم را او پشت پا زد و ن
و این طریقیه خاصه ایشان است که از نماز نرسد با مریدان خود از شهر هر روز بجانب صحرا و با
می رفتند و در زیر درخت احدی جدا می نشستند و چون وقت نماز میرسد همه یکجا شده نماز جماعت
میگزارند و باز متفرق میشدند و شب بچرخه خود آمده در راهی بستند گاهی دو سه از مریدان میمانند
و آنکه تنها تمام شب مشغول می بودند بعضی از اصحاب ایشان گفتند که روزی حضرت
ایشان با ملاخواجه کلان که از اکل یاران حضرت ایشان بودند بجانب قبرستان رفتند
و مشغول گشتند ملاخواجه کلان را کشف قبور بود گفت حضرت شیخ میشنوند که صاحب این قبر میگویی
فرمودند چه میگوید گفت می گویند در آدان جوانی از دنیا رفته ام و بسبب علمای بد بغداد گرفتار
اس سال شام عزیزان بر سر قبر من آمدید عجب که من معذب باشم فرمودند که پرس از صاحب قبر
که عذاب تو از چه رفع شود ملاخواجه توجه نموده گفت که میگویند که اگر نهادن هزار بار کلمه طیبه
لا اله الا الله خوانده تو اب آز من بخشید عذاب رفع شود حضرت ایشان بهر که ام
از اصحاب گفتند که بخوانید و خود نیز خوانند چون با تمام رسید ملاخواجه گفت که صاحب قبر
میگوید برکت کلمه طیبه و انفاس شمار عذاب از من برداشتنند که امانات و خوارق عادات
از ایشان و از مریدان ایشان بخندان واقع شده که آنرا در تحریر توان آورد و خادم آنحضرت
نقل کرد که حضرت شیخ در هوا بای گرفتار بهشت با م حیره خود می گذرانیده اند شای مرا فرمودند

که کوزه آب و مرو و پیش من بنهاده جنب راوی گوید که مرو را بخدمت ایشان نهادم
 کوزه آب مرا فراموش شد نیم شب بیاوم آمد که کوزه نگذاشته ام بر خاستم و کوزه را
 بالا بردم دیدم که جانه خواب خالی است در شخص و تجسس شدم که میاید بجزه رفته باشد چرخ
 روشن نمودم بجزه فرستم آنجا نیز نیافتم متحیر و متفکر نشستم چون وقت نماز فجر شد حضرت ایشان
 از بالا آواز دادند که آب طهارت بیار فی الحال کوزه آب بخدمت ایشان بر دم و گفتم
 که حضرت اشب کجا بودند اول فرمودند که خواب دیدم گفتم اگر حضرت نفرمایند تا زنده
 این خطره از خاطر من بیرون نخواهد رفت فرمودند سیویم اما این سر را بیچکس نکونی اگر گفتی ترا
 زبانی رساند فرمودند اشب تا حال در غار حرا بودم پرسیدم غار حرا کجاست فرمودند
 غار است که پیغمبر صلعم پیش از بعثت در آن غار خداست عزوجل را عبادت میکردند
 عجب دارم از حج کنندگان که حج گذارند و ساعتی در آن غار بسر بنهند که اگر کسی را حاجتی
 در دو اوزه سال کشاکش نه شده باشد یک شب نشستن در ان غار فتوحات روی دهد
 این فقیر دو بار بلازمت ایشان رسیده بود و حضرت ایشان کمال مهربانی و عنایت
 خاص بمن داشتند چنانچه در سن بیست سالگی مرا بیماری رویداد که اطبا از معالجه او درمانند
 چون بادشاه بخانه ایشان دست مرا گرفته گفتند که این پسر کلان باست و اطبا از علاج
 این مانده اند توجه فرمایند که حق تعالی این را به بخشد ایشان گاسه آب را طلب داشته و دعا
 بران خوانده میدند و بفقیر دادند چون آنرا آشامیدم و ران هفت صحت کامل یافت
 و بالکل آن آزار رفع شد چون پیش ازین رساله اسمی بسکینه الاولیا در احوال و اوضاع آنحضرت
 پیروم دیدان ایشان مفصل نوشته بود درین کتاب همین قدر اکتفا نموده شد و فاست
 ایشان روز شنبه بعد از نماز ظهر هفتم ماه ربیع الاول سال یک هزار و چهل و پنج هجری
 بمبوره لاهور در محله خانی پوره واقع شده و جمع کثیری بر جاززه ایشان نماز گذارده اند
 عمر شریف هشتاد و هشت سال و قبر ایشان در موضع با ششم بود که متصل شهر لاهور است
 واقع شده هزار و تبرک و از مردمان ایشان که از عارفان کامل و اول مشهور بودند و بر
 حق پیوستند حضرت حاجی نعمت الله سرمندی است و شیخ نحقا و شیخ اسمعیل و ملا خواجگان

و میان حامد و حضرت ملا عبد الغفور و دانشمند و حاجی صالح و جماعه دیگر در قید حیات اند و از اهل
 مریدان ایشان اند حضرت ملا شاه است و حضرت ملا خواجه بهاری و شیخ احمد ستامی و
 شیخ احمد دهلوی ختم نمود احوال مشایخ کبار سلسله اعظمه مبتکره که قادر را به بهترین مشایخ تا ختمین
 قدس الله اسرارهم و این فقیر بحکس مثل ایشان ندیده در همه جزیره و الحال نیز در واقع بلازمست
 ایشان مشرف میشود و ملت تا ابد این سلسله نگست باد و اگر در ایام بدین نیت باد

سلسله شریفه خواجه‌های بزرگوار قدس اسرارهم حضرت شیخ ابو یزید بسطامی

لقب ایشان سلطان العارفين و نام طیفور بن عیسی بن آدم بن سروشان است و جلال ایشان
 کبر بوده بسعادت اسلام مشرف شده و اصل ایشان از بسطام است صاحب شجاعت نوشته
 که ایشان اولی حضرت امام جعفر صادق اند رضی الله عنه و صاحب تذکره الاولیا گوید که
 صد و سیزده پیر را خدمت کرده بودند یکی از آنجمله امام جعفر صادق بوده اند و ابو حفص و
 یحیی معاذ و یحیی بن رانیز دیده بودند و از ماورای ایشان نقل کند که چون لقمه در دهان
 می انداختم که در آن شبه بودی بایزید در شکم من طپیدی تا آن لقمه فرو می سید الطائفه
 حضرت جنید فرمودند که بایزید در میان ما چون جبرئیل است در ملائکه و از سخنان بلند
 که از ایشان نقل میکنند شیخ الاسلام در آن باب میفرماید که بایزید فرزاوان دروغمان
 است اند و از حضرت شیخ بایزید پرسیدند که سنت کدام است و فرض کدام فرموده
 سنت ترک دنیا و فرض صحبت مولا گویند روزی بدجله رسیدند و جلوه هر دو کنار هم آورده
 فرمودند بدین عزه نشوم که مرا به نیم دانگ بگذرانند و من سی سال عمر خویش به نیکانگ
 بریان نیارم مرا کرم بایزید که امت فرمودند عاروت زیج چیز شاد نشود جز به وصال فرمودند
 صحبت نیکان به از کار نیک و صحبت بدان بدتر از کار بد نقل است که ایشان از ائمه از فوت
 سخواب دیدند پرسیدند حال تو چو نیست فرمودند مرا گفتند ای پیر چه آوردی گفتند در دیشی که بدرگاه
 ملک شود از دونه پرسند که چه آوردی گویند چه خواهی و طریقه طیفوریه منسوب بایشان است
 و بنای این طریقه بر سکر و غلبه است و فوات ایشان پانزدهم شعبان سال دو صد و شصت
 و یک هجری و بقولی دو صد و سی و چهار بوده و این دو قول تاریخ وفات از اکثر کتب معتبره

که در زمان قدیم نوشته اند نقل کرده شد و آنچه حضرت مولانا عبدالرحمن جامی در صدوسی چهارم نوشته اند احتمال دارد از طبقه تیکه این تاریخ را نقل کرده اند خالی از ستم نباشد و قبر ایشان

در بطام است

حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی قدس ستره

نام ایشان علی بن جعفر است و خرقان موضعی است نزدیک بقرودین که ایشان از آنجا آمدند عیونش روزگار خود بوده اند انساب ایشان در تصوف شیخ بایزید لبطامی است و تریب ایشان نیز در سلوک از روحانیت شیخ بایزید لبطامی است اما ولادت ایشان بعد از وفات شیخ بایزید بدنی است و وفات ایشان شب ربه ثبته عاشوره سال چهارصد و سبست پنج هجری بوده فرموده اند که هرگز با کسی صحبت مدارید که شاگو سید خدا و او گوید چیزی دیگر شیخ نبلی قدس ستره فرموده اند که آن خواهیم که نخواهم ایشان گفتند اینهم خواستی است روزی با صاحب خود گفتند که چه چیز بهتر بود گفتند شیخا هم تو بگو که فرمودند ولی که در روی همه یاد او بود

حضرت شیخ ابوعلی زودباری قدس ستره

نام پدر ایشان محمد بن قاسم بن منصور است و از ابنا ی لموک بوده اند نسبت ایشان کلبسری می رسد و حال ابو عبدالله زودباری اند و مرید میو اسط سید الطائفة حضرت شیخ جنید بغدادی اند و وفات ایشان در سال سه صد و سبست دو و هجری بوده و قبر ایشان در مصر

حضرت شیخ ابوعلی کاتب

اصل ایشان از مصر است و با اکثری از مشایخ صحبت داشتند و مرید شیخ ابوعلی زودباری اند ایشان فرموده اند که هرگاه مرا مشکلی پیشد منبر صلعم را بخواب سید یدیم و آنرا می پرسیدم و وفات ایشان در سال سه صد و هجده و پنجاه و شش و بقولی سه صد و پنجاه و شش هجری بوده و قبر ایشان در مصر است

حضرت شیخ ابو عثمان مغزنی قدس ستره

نام ایشان سعید بن سلام است و اصل ایشان از مغرب شاگرد ابوالحسن صالح دینوری مرید شیخ علی کاتب بوده اند و با یعقوب نهرجوری و حبیب مغزنی و ابو عمر و زجاج صحبت

داشته اند و سالها محاوره نمکینه بوده اند شیخ الاسلام گویند که وی سه سال در مکه معظمه بود و در
حرم بول نکرده صحبت حرمت حرم و فوات ایشان در نیشاپور واقع شده است در سال چهارصد
و هفتاد و سه هجری و قبر ایشان نیز در نیشاپور است بهلولی ابو عثمان جبری و ابو عثمان نصیبی

حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمه الله

نام ایشان علی است و ایشانرا نسبت ارادت باطن از دو جانب است یکی از شیخ عثمان بن عیون
بدو واسطه سید الطائفه شیخ جنید بغدادی میرسد و نسبت دیگر از شیخ حسن خسر قانی
بیواسطه شیخ بایزید بسطامی می پیوندد و صاحب کشف المحجوب در ادایل بصحبت ایشان
رسیده و ایشان را قطب و مدار علییه وقت نوشته اند با شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سره
صحبت داشته اند و فوات ایشان در سال چهارصد و پنجاه

شیخ ابوالعلی فارندی قدس سره

نام ایشان فضیل بن محمد است و فارند قریه است از مضافات طوس شیخ الشیوخ
خراسان بوده اند و شاگرد استاد امام قشیری و مرید شیخ ابوالقاسم گرگانی اند و با شیخ
ابوسعید ابوالخیر ملاقات نموده اند و فوات ایشان در سال چهارصد و هفتاد و سه هجری بود
و قبر در طوس است

حضرت خواجه یوسف بن ایوب همدانی رحمه الله

کنیت ایشان ابو یعقوب و اصل ایشان از همدان است و مرید شیخ ابوالعلی فارندی اند
و از شیخ ابواسحاق شیرازی گرد نیز استفاده نموده اند و شیخ عبداللہ جوینی و شیخ نص
سنانی صحبت داشته اند و چون ببغداد رفتند حضرت غوث الثقلین را هم دریافتند
و در مجلس حضرت غوث اعظم اکثر حاضر میشدند حنفی مذہب و سلسله خواجہای بزرگوار
بوده اند و ولادت ایشان در سال چهارصد و چهل هجری بوده و فوات در راه مرده
پانصد و سی و پنج هجری رو کرده و قبر ایشان در مرده است ایشان را چهار خلیفه
بودند خواجه عبداللہ برقی و خواجه حسن انداتی و خواجه احمد سیوی و خواجه عبداللہ انصاری
عجذ وانی رحمه الله تعالی

حضرت خواجہ حسن اندامی رح

کنیت ایشان ابو محمد است و نام حسن بن حسین و انداق موضع است در نواحی بخارا و ولادت ایشان در سال چهارصد و شصت و چند هجری و وفات در سال پانصد و پنجاه و دو و در قبر ایشان در بخارا برون در وازہ کلابادہ در شاخ ابوبکر

حضرت خواجہ احمد سیوی رح

مولد ایشان سیوی است و آن شهریت مشہور از بلاد ترکستان صاحب آیات و کرامات حلیمہ و مقامات رفیعہ بوده اند در طفلی منظور نظر باب ارسلان شدہ اند کہ از عظمتی مشایخ ترک بگوشیدہ اند و بشارت و بشارت حضرت سید انبیا صلی اللہ علیہ وسلم باب ارسلان ایشان را ترتیب نموده اند و بعضی ترقیات و رخصت باب ارسلان کردہ اند اما کار را در خدمت خواجہ یوسف سہرالی با تمام رسانیدہ اند و از کبار خلفای ایشان گشتند و سر حلقہ مشایخ ترک ایشانند منصور اتا کہ بسیر باب ارسلان و سعید اتا و سلیمان اتا و حکیم اتا از خلفای ایشانند و وفات خواجہ احمد سیوی در سال پانصد و شصت و دو و ہجری و دو و قبر در سیوی است

حضرت خواجہ عبدالمخالف عجمی دالی رح

نام و الد ایشان امام عہد جمیل است و والدہ ایشان از اولاد ملوک روم بودہ و سر حلقہ سلسلہ خواجہای بزرگان بزرگوار ایشانند و انتساب خواجہ بہار الدین لغتشناس قدس سرہ با ایشان است عالم بودہ اند بعلوم ظاہری و باطنی و طریقہ ایشان تمام متابعت شرح شریف و سنت آنسرور سلیم بودہ حضرت ایشان را در جوانی بفرزندگی قبول نمودہ فرمودہ بچوض آب در آئی و غوطہ خورد و بدیل بگولا آله الا اللہ محمد رسول اللہ و ذکر دل را با ایشان آموخت و چون خواجہ یوسف سہرالی بہ بخارا آمدند صحبت ایشان را در یافتند و خرقة از خواجہ یوسف پوشیدند و مرتبہ ولایت ایشان چنان شد کہ یک وقت نماز کعبہ سرفتنند و می خوانند و می آندند و ولادت ایشان در عجمدانست و آن قصبہ ایست در شمش فرنگ بخارا و نشوونائی ایشان و نیز در انجا است و این کلمات از ایشان است ہوش در دم و نظر بر قدم سفر در وطن خلوت در انجمن و وفات ایشان در سال پانصد و ہفتاد و پنج واقع شد و قبر ایشان در عجمدانست

حضرت خواجه عارف ریوگری قدس سره

مرید و خلیفه خواجه عبدالخالق اندموله و مدفن در موضع ریوگر است و آن ده است از توابع بخارا
وفات ایشان در سال هفتصد و پانزده هجری بوده است

حضرت خواجه محمود الخیر فغنوی رحمہ اللہ تعالیٰ

ایشان مرید و خلیفه خواجه عارف ریوگری اند و ولادت ایشان در موضع الخیر فغنوی است و آن
وسی است از مصافات بخارا و وفات ایشان در سال هفتصد و پانزده هجری بوده و قبر ایشان نیز در بخارا

حضرت خواجه علی راستینی قدس سره

لقب ایشان در سلسله خواجه سائے بزگوار قدس است اسرار هم حضرت عزیر است مرید و خلیفه خواجه
محمود الخیر فغنوی اند ایشان را مقامات علیه و کرامات غایب بسیار بوده از ایشان منقول است
که میفرمودند اگر در دے زمین یکی از فرزندان عبدالخالق محمد دانی بودی حسین بن منصور
بزرگ بر سر در زلفی و اینجامراد از فرزندان مرید اند و ولادت ایشان در رامیتین که
تعبیه الیت از بخارا و وفات در سال هفتصد و بیست و یک هجری بوده و مدت عمر یکصد
وسی سال و قبر در خوارزم است

حضرت خواجه محمد بابا ساسی قدس سره

مرید و خلیفه حضرت عزیز اند و حضرت خواجه بهار الدین نقشبند را بفرزندی قبول کرده
و باصحاب می گفتند که این مرد است که بوی این بار سیده بود زود باشد که مقتدای رزق
شود پس روی با سید میر کلّال که مرید و خلیفه ایشان بود کردند و فرمودند که در حق فرزند
بهار الدین شفقت در بیغ نذاری و ترا حبل کنتم اگر تقصیر کنی و امیر بر پای خاستند و دست
بر سینه نهاده گفتند که مرد نباشم اگر تقصیر کنم و ولادت ایشان در قریه ساسی بوده است که
از جمله دیهای رامیتین است و قبر ایشان نیز در اینجا

حضرت سید امیر کلّال قدس سره

ایشان از مریدان و خلفای خواجه محمد بابا ساسی اند و ولادت ایشان در موضع سوخارا
وفات ایشان در وقت نماز باد آورده در پنجشنبه هشتم جمادی الاولی سال هفتصد و هفتاد

و دو هجری بوده و قبر ایشان در موضع سوخار است

حضرت بهار الدین نقشبند قدس سره

نام ایشان محمد بن محمد ابجاری است و وجه تسمیه نقشبند در رساله بهائیه که در مقامات خواججه است می نویسد که حضرت میفرمودند من و پدر بصنعت کعبه بانی و نقشبندی مشغول می بودیم و همین نقل را بخط مولانا عبدالرحمن جامی قدس سره نیز نوشته باقم سر سلسله حضرت خواججه نقشبند اند ایشانرا نظر قبول از فرزند می خواججه محمد بابا ساسی است و مرید سید امیر کلال اند و ادیبی نیز بود و انداز روحانیت خواججه عبدالخالق عجب دانی قدس سره و از خدمت قتم شیخ و خلیل آقا که از مشایخ ترکستان بوده اند فائده ها گرفتند غوث وقت و قبله ادلسای زمان خویش بوده اند و خاص و عام روی بایشان داشته اند طریقه ایشان تمام مطابق تشریح شریف بوده و مذهب امام اعظم رضی الله عنه داشتند و اکثر مشایخ این سلسله حنفی بوده اند از خواججه بزرگ پرسیدند که در طریقه شما بصر و خلوت و سماع میباشد فرمودند که نمی باشد پس گفتند که بنای طریقه شما بر چیست فرمودند که بظاهر باخلق و باطن باحق سبحانه و تعالی معیت از درون شما شناسا و از بیرون برگزیده باشی این چنین زیباروش کم می بود اندر جهان و دائم همه جا و با همه کس در کام سیدار نهفته چشم و دل جانب یار و گویند که حضرت خواججه را هرگز غلام و کنیز نمی بوده است ایشانرا ازین معنی سوال کردند فرمودند که ندگی با خواجگی راست نیاید از ایشان پرسیدند که سلسله شما کجا میرسد فرمودند که از سلسله کسی بجای نمی رسد و پرسیدند که در باب سماع چه می فرمودند فرمودند که انکار نمی کنم و این کار نمی کنم و خواججه بزرگ را خوارق و کرامات از ان بیشتر است که شمه از ان بیان توان نمود و از والده ماجده ایشان منقول است که می فرمودند فرزندم خواججه بهار الدین چهار ساله بود که گفت این گا و ماگو ساله سفید پشانی خواهد آورد و بعد از چند ماه به همان صفت گو ساله بز آید گویند چون حضرت خواججه بکر معظمه رفتند در ان روز که حجاج قربان بیکر دند فرمودند ما هم یک پسر داریم او را در راه خدا قربان کردیم در ویشانی که در ان سفر همراه ایشان بودند آن تاریخ را نوشتند چون به بخارا رسیدند و تحقیق نمودند پسر خواججه همان وقت فوت شده بود و چنانچه ایشانرا در ایام حیات خود تصرف بوده است الحال نیز همان صورت

ولادت ایشان در محرم سال هفتصد و هشتاد و هجری در قصر عارفان بوده و شب دوشنبه سوم ماه ربیع الاول سال هفتصد و نود و یک هجری روی داده و مدت عمر شریف ایشان هفتاد و سه سال بوده و قبر ایشان متصل شهر نجار است در قصر عارفان خواجه بزرگوار علیه الرحمه وصیت کرده بودند که پیش جنازه ما این بیت بخوانند **بیت** نقل کنیم آمده در کتب فی الله از جمال اردکانی حضرت خواجه را اصحاب بسیار اند اهل ناد و رانهر اکثری مرید ایشانند اما شهر و بهتر و بهتر خواجه محمد پارسا و خواجه غلام الدین عطارد و ملا یعقوب چرخنی و خواجه غلام الدین محمد دانی رحمه الله

حضرت خواجه محمد پارسا قدس سره

نام ایشان محمد بن محمد بن محمود الحائمی النجاری است و لقب ایشان پارسا و این لقب را خواجه بزرگ عنایت فرموده اند از کبار اصحاب خواجه بزرگ اند در مرض اخیر خواجه بزرگ و رغبت ایشان با اصحاب و احباب در حق ایشان فرمودند مقصود از ظهور ما وجود است و در ابرود طریق جذب و سلوک تربیت کرده ایم اگر مشغول میشود جهانی از دستور میگردد و چون در محرم سال هفتصد و بیست و دو هجری بطواف بیت الحرام زیارت بنی صلعم سفر کرده و در همه جا سادات و مشایخ و علما با کرام و اعزاز تام پیش می آمدند چون بکه معظمه رسیدند ارکان حج را تمام کردند ایشان را مرضی عارض شد و از آنجا متوجه مدینه شریف شدند و در چهارشنبه بیست و سوم ذی الحجه بکدینه رسیدند و در پنجشنبه بیست و چهارم ماه مذکور بجوار رحمت حق پیوستند و شب جمعه ایشان را دفن نمودند و قبر ایشان در بقیع بجوار رقبه امیر المومنین عباس رضی الله عنه واقع است و سن شریف ایشان هفتاد و سه سال بوده

حضرت خواجه ابوالصبر پارسا رحمه الله

لقب ایشان برهان الدین و حافظ الدین است فرزند خواجه محمد پارسا اند و مرید ایشان فیاض و عارف و کامل بوده اند در تفصیحات آورده اند که پایه علوم شریف در رسوم طریقت با بوالد بزرگوار خود رسانیده بودند و در نفی وجود و بدل موجود کار را از ایشان گذرانیده در سفر حج زیاده خود بودند فرمودند که وقتی که والد سن فوت میشدند بر سر بالین ایشان حاضر نبودم چون حاضر شدم روی مبارک ایشان را کشادم تا نظری کنم چشم کبشاندند

و بسم نمودند اضطراب من زیاده شد روی خود را بر کف پای ایشان نهادم پای خود را
بالا کشیدند و فات خواجه ابونصر پارسا در سال هشت صد و شصت و پنج هجری بوده و قبر ایشان
در خط بلخ است

حضرت خواجه علامه الدین عطار رحمة الله

نام ایشان محمد بن محمد النجاری است و اصل ایشان از خوارزم بوده از کبک مریدان خلفا
خواجه بزرگ اند و در ایام حیات خود ترتیب بسیاری از مریدان حواله بایشان کرده اند
و میفرمودند که علامه الدین خلیگی بر ما سبک کرده است و صبیحه خواجه بزرگ در خانه خواجه حسن عطار
فرزند خلف ایشان بوده چنانچه خدمت مولانا شیخ در جمع خود از حضرت خواجه ابراهیم
ستره نقل کرده اند که خدمت خواجه حسن داماد حضرت خواجه بزرگ بوده اند قدس الله سرهما
وفات ایشان بعد از نماز خفتن شب چهارشنبه بستم رجب سال هشت صد و دو بوده و قبر
ایشان در ده توجانیان است و فات خواجه حسن عطار و شب دوشنبه عید قربان سال
هشت صد و هشت و شش هجری واقع شده و قبر در توجانیان است

مولانا یعقوب چرکی رحمه الله

اصل ایشان از موضع چرخ است و چرخ وی است از تیه لوه که از توابع غزنین واقع شده
تعمیر در آنجا رسیده و قبور اجداد ایشان در آنجا است و ایشان مرید بوی اسطه خواجه بزرگ اند
و اول بار که خدمت شریفین ایشان رسیدند فرمودند که از خود کاری نسکنم امشب بیستیم
اگر ترا قبول کنند ما نیز قبول کنیم مولانا یعقوب چرکی فرمودند که هرگز شبی سخت تر از آن بر من
نگذشت است که آیا چه شود چون با ماد خدمت ایشان رفتم فرمودند قبول کردند ایشان را
خواجه علامه الدین عطار سپردند بعد از وفات خواجه بزرگ در صحبت علامه الدین عطار بمرتبگی
رسیدند و جامع گشتند در علوم فقهی و باطنی و ولادت ایشان در غزنین است و قبر ایشان
در موضع بلخ که یکی از مواضع صحار شادان است واقع شده

حضرت خواجه عمید الله قدس سره

لقب ایشان ناصر الدین احرار است و نام پدر ایشان خواجه محمود بن شهاب الدین است

وجود ایشان بسیار بزرگ بوده اند و حضرت خواجہ بہترین و کمال ترین مریدان مولانا یعقوب
 چرخمی اند و سلسلہ خواجہ احراری اند و مقتدا ای طریقت و رہنمای حقیقت بوده اند و اہل
 اور النہر و خراسان ایشان را بجای بزرگ سیدانستہ اند و اہل اہل و عادات
 بی نہایت از ایشان فہمور رسیدہ حضرت مولانا عبد الرحمن جامی قدس سرہ اخص
 و اعتقاد بسیار داشتہ اند چنانچہ بعضی کتابہا بنام ایشان تصنیف کردہ اند و ایشانرا
 بجای پیر خود سیدانستہ اند حضرت خواجہ را ہم کمال محبت و یگانگی با ایشان بودہ از تہنیت
 حضرت مولانا با ایشان ملاقاتہا کردہ اند چون بار آخر حضرت خواجہ مولانا عبد الرحمن جامی
 را دیدند فرمودند محاسن سفید گردید ایشان در بدہیہ این بیت را گفتند بیت پیرانہ سر
 کشیم سر در رہہ سگانتہ ہاموی سفید کردم جبار دہ آستانہ ہا گویند کہ حضرت خواجہ
 احرار را مال و زراعت بی نہایت بودہ ہمہ را در راہ الہی صرف می نمودند و چون سال
 باخر رسیدہ انبار ہامی رہودہ و این از کرامات حضرت خواجہ است و درین باب حضرت
 مولانا فرمودہ اند ایسا تہران مرزہ در زیر کشت است ہا کہ زاد رفتن راہ بہشت
 است ہا درین مرزہ قشا نہ تخم داشتہ ہا در انعام ہند انبار خانہ ہا ولادت ایشان در باہ
 رمضان سال ہشت صد و شش ہجری در قریہ بلخستان کہ از توابع تاشکندست بودہ
 وفات ایشان شب شنبہ بست و نهم سلخ ربیع الاول سال ہشت صد و نو ہا و پنج
 واقع شدہ ہا درت عمر شریف نو ہا سال است چند ماہ کم و قہر ایشان در تہرستان

حضرت مولانا نظام خاموش رحمہ اللہ

ایشان فاضل تر و کمال ترین مریدان و خلفای مولانا نظام الدین خاموش اند و از علوم
 ظاہری و باطنی بہرہ تمام داشتہ اند و بر جاہ شرع و سنت مستقیم بودہ اند چون نجراسان
 تشہیر یافتہ اند بہ سید قاسم تبریزی و مولانا ابو زید بورانہ و شیخ زید الدین خانی
 و شیخ بہار الدین عمر صحبت داشتہ اند حضرت مولانا عبد الرحمن جامی قدس سرہ الہامی
 در لغت ہا مذکور ساختہ اند کہ روزی میگفتند بعضی از درد ایشان فرق میان خواب
 و بیداری جز آن نمیواند کہ در خود خفتی کہ بعد از خواب می باشد میباید و الا کیفیت

شغولی ایشان در خواب و بیداری بر یک طریقه است بلکه در حالت خواب که بعضی موانع مرتفع
 میشود و مرگمان چنانست که آنچه میگفتند اشارت بحال خود میکردند و وفات ایشان در اثنای
 نماز پیشین روز چهارشنبه هفتم جمادی الاخری سال هشت صد و شصت هجری بوده و قبر ایشان
 در خیابان هرات است

مولانا عبدالرحمن جامی قدس سره

لقب اصلی ایشان عماد الدین است و لقب مشهور نور الدین و تخلص جامی و نام و والد ایشان
 احمد بن محمد دشتی بوده و دشت محله است از محلات صفهان خفی مذہب بوده اند و آنچه در عوام است
 که ایشان مذہب امام شافعی نقل کرده اند خلاف است چنانچه شخصی از خدمت مولانا
 زین الدین قواس ازین معنی پرسید فرمودند که غیر واقع مردم فرا گرفته اند کتاب چهار
 مذہب حضرت شیخ سعید خرقانی را که از که منظم همراه آورده بودند بمسائل احوط عمل
 مینموده اند مثل و نحو ساختن بعد از مس مرآة و مس اندام نهانی و غیرها و حضرت مولانا عالم
 عامل عارف کامل و در فنون علم ظاہری و باطنی جامع و مقبول عالم و مقتدی اهل باطن
 و خراسان و پیشوای زمان بوده اند و سلطان حسین مرزا را کمال عقیدت و نیاز سندی
 جنود ایشان بوده و از کمال و افضل مریدان سعد الدین کاشغری اندر حمہ اللہ تعالیٰ
 چون خدمت مولانا سعد الدین رسیدند فرمودند که شاهبازی بجنگ ما افتاده و بسبب
 بجواجه بزرگ میسرند و خواجہ محمد پارسار در خراسان ایام طفولیت ملازمت کرده بودند
 و حضرت خواجہ پاره بناتی با ایشان عنایت نمودند و خواجہ احمد اقدس السمره ایشان را
 کمال تعظیم و احترام می نمود چنانچه از نهایت محبت در مکاتیب خود لفظ عرضداشت می نوشتند
 و میفرمودند که آفتابی در خراسان است مردم چرب و شانی چراغ باور النهر می آیند با وجود
 این بزرگی حضرت مولانا را حال برین سوال بود که هرگز اظهار دوروشی و کرامات نمی فرمود
 و میگفتند یکشف و کرامات اعتمادی نیست و خود را گاه در لباس عالم ظاہری و گاه در
 شعر و شاعری پنهان داشتند و می فرمودند که ستر حال ستر این طریقه است اما حاشاکه
 اندیشه و خیال ایشان پیشه شعر باشد هرگز در هیچ نفس از شغل باطنی خالی نمی بودند و در فضیلت

بحری بوده اند سواج بجامعیت ایشان کم کسی گذشته نفس قدسی حق تعالی بایشان داده بود اشعار
ایشان که بهترین شعر است تا قلم بر حقائق و معارف و بر حضرت مولانا از ابتدای حال مرتبه
کمال کشش عشق و جذب به محبت غالب بوده چنانچه فرموده اند طبیعت لذت عشق و در فتنه مراد را که
عشق میگویی و جان میدهم از لذت وی به گفته اند غم عشق از دل کس کم ساراد بدلی بی عشق
در عالم ساراد به متاب از عشق روگر خود مجاز است به که آن بهر حقیقت کار ساز است به اگر چه
بظاهر جمال تعلق خاطر می بود اما از طعن این باکی نداشته اند طبیعت کار جامی عشق خوبانست
عالمی به در پی انکار او او همچنان در کار خویش به و این بجهت آن بود که میفرمودند هر چند عارف
کامل واصل بعد از تحقیق بحب ازلی و اتصال محبوب لم یزلی در هر چه نکر و جز یک چیز نبیند و در هر چه
آویز و جز یک چیز بخوبید اما در او اخرا از جمیع تعلقات ترک واجبات نموده میفرمودند که محبت است
که از همه چیز قطع تعلق کند و خواست او خواست محبوب گردد در باغی با عشق تو ام هوانا نماند
و هوس به با آتش هوزنده چپان ماند خس به خواهد زد تو مقصود دل خود همه کس به جامی از تو
ترا همین خواهد و پس به هیچ خواهش و مرادی بغیر از طلب الهی نداشته و میفرمودند طبیعت
است مراد هر کسی چیز دیگر ازین جهان به نیست مراد غیر تو جامی نام او را به و همیشه در وجود ذوق
می بوده اند چنانچه چند نوبت سماع میفرمودند و در او اخر حال که کمال رسید ند می گفتند
در باغی خوشوقت کیسکی درین خمخانه به از خم بسو کشنده از پمانه به صد بار اگر نیست
شود عالم هست به و آفتب نشو که هست عالم یانه به و حضرت مولانا را فهم و طبعی که بود بالا
از ان نباشد و بسیار خوش خلق و تکلم و شگفته بودند و سطا بهای لطیف می فرمودند و
تصانیف ایشان چل و چار است بعد از لفظ جام و همه در عالم مشهور و معروف بحکس
را بر ان سخن نیست و شواهد النبوة و نجات الالسن که سخنان لطیف و نکته های دقیق در ان
سندج است دو چشم از تصانیف ایشان است و در مشوی پوست زینجا و در غزلیات
دیوان اول که بهترین اشعار است مثل ندارد و این فقیر همیشه تصانیف نظم و نثر ایشان را
مطالعه می نماید و از برکت آن کلام حقیقت انتظام فاند با سیر باید و این کتاب را امی نویسد
همه از تتبع و شاگردی ایشان است فصاحت و بلاغت در سوز حال حضرت مولانا

از کلام ایشان است و یکی از علای این زمان در باب حضرت مولانا طعن و انکار می نمودند
 سخنان ناشایسته میگفت فقیر او را منع میکرد بعد از فوت آن مرد یکی از فضلا که عالم و عامل
 شیخ او را خواب دید با اضطراب تمام پرسید سبب اضطراب چیست گفت بدرهشت رفته بودم
 و میخواستم در آیم که مولانا عبد الرحمن جامی آمد و دامن مرا گرفت و نگذاشت و چون نسبت از حال
 فقیر را بخدمت ایشان دانست بود نام فقیر را گرفت که با ایشان بگویند که مولانا عبد الرحمن جامی
 بگویند مرا بگذارند و از تقصیر من در گذرند و ولادت ایشان در حره و جام در بست و دوم
 شعبان سال هشت صد و هفتاد و هجری بوده و مدت عمر شریف هشتاد و یکسال و وفات ایشان
 بعد از حضرت خواجه احرار لایحه سال است و هشت صد و نود و هشت هجری هجرتیم ماه محرم
 روز جمعه در وقت اذان سنت و قبر ایشان در خیابان بهرات است متصل قبر پیر خود
 برداشت جنازه ایشان را سلطان حسین مرزا با جمیع اهالی موالی خراسان نموده است

حضرت مولانا عبد الغفور لاری قدس سره

لقب ایشان رضی الدین است و اصل ایشان از لار و از اعیان آن دیار بوده از اولاد
 سید عماد اند رضی الله عنه که از کبار انصار و از قبیلہ انصار و از قبیلہ خزرج است مرید کامل
 و شاگرد رشید حضرت مولانا عبد الرحمن جامی اند و حضرت مولانا در باب ایشان فرموده
 بیت آنجا که فهم و دانش مرغی بود شکاری با باز است تیز رفتار عبد الغفور لاری با دست
 مولانا مرید کم میگرفته اند و می فرمودند که یک مرید کامل که باشد کافیت و این اشاره بلاء
 عبد الغفور است که کامل بوده اند و ایشان را در علوم ظاهری و باطنی قدرت تمام بوده و
 و حاشیه بر شرح ملا و نفحات الانس نوشته اند و حل مشکلات و لغات آنرا نموده اند و کمال محبت
 و اخلاص بخدمت پیر خود داشته اند و روز وفات حضرت مولانا قدس سره در خدمت بوده اند
 وفات ایشان بعد از طلوع آفتاب روز یکشنبه پنجم شعبان سال نصد و دوازده هجری بوده و قبر
 ایشان متصل قبر حضرت مولانا در خیابان بهرات است سعادت مند مرید که بعد از مردن هم در خدمت پیر خود باشد

حضرت خواجه عبد السمید قدس سره

نام پیر ایشان خواجه کاخواب بن حضرت خواجه عبد الله احرار است و چون متولد شدند والد خواجه

بخدمت حضرت خواجه احرار قدس سره بردند و حضرت خواجه ایشان را در کنار گرفته فرمودند که این
 پسر عارف خواهد شد و بیکت نفس حضرت خواجه بکمالات ظاهری و باطنی و مقامات عالی رسیده اند
 و کرامات و خوارق جللیه بسیار از ایشان بطور پیوسته و منبند و ستان نشانی آورده بودند
 اهل هند کمال اعزاز و احترام بجای آورده اکثری مرید گشتند و طریق ایشان در ساوک بطریق
 حضرت خواجه بزرگ بوده و هر ده سال در هندوستان بوده در سال نهصد و هشتاد و دو هجری
 و فرمودند که وقت رحلت ما نزدیک رسیده ما موریم با کتبی استخوان خود را در کمر قندگو رخانه
 آبابی خود رسانیم و متوجه کمر قند شدیم و بعد از رسیدن کمر قند به دو سه روز رحلت نمودند و قبر

ایشان در جوار حضرت خواجه احرار است

حضرت خواجه باقی رحمه الله

اولی حضرت خواجه بهار الدین نقشبند و بظاهر مرید مولانا خواجی ابینی اندکی از مریدان خواجه
 گفت که وقت رحلت خواجه فرزندان ایشان را حاضر ساخته پرسیدند که در باب این کو دوکان
 چه می فرمایند گفتند صریح فرزند بنده ایت خدا را غمش محو بوفات ایشان در سال هزار
 و دوازده هجری بوده و مدت عمر شریف ایشان چهل سال و قبر در دهلی است

باشم خواجه و صالح خواجه و هبیدی قدس اسرارهم

و هبیدی از مصافات کمر قند است و هر دو برادرند و درین زمان مقتدای ماورالنهر بودند و در
 آنجا رروی ارادت بخدمت ایشان بوده باشم خواجه برادر کلان و پسر خرد صالح
 خواجه بودند و در کمر قندی بوده اند و مرید پدر خود اند و خواجه کلان خواجه و ایشان مرید خواجه
 کلان جو یاری و ایشان مرید خواجه محمد کاشانی و ایشان مرید مولانا محمد قاضی و ایشان
 مرید حضرت خواجه احرار قدس اسرارهم و وفات باشم خواجه روز دوشنبه ربیع الاول
 سال هزار و چهل و شش هجری بوده و قبر در و هبیدی است و صالح خواجه در پنج بوده اند
 کرامات و خوارق از هر دو برادر بسیار ظاهر شده و وفات ایشان در ماه محرم سال هزار و
 چهل و هشت هجری بوده و قبر ایشان در پنج است و مدت عمر فقید و هشت سال تمام شد
 احوال مشایخ سلسله مبرکه نقشبندیه قدس اسرارهم

بیان احوال مشایخ سلسله شریفیه شیخیه قدس اللہ امراریم و سلسله ایشان
از حضرت خواجہ حسن بصری بحضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ میرسد

حضرت خواجہ عبد الواحد زید قدس سرہ

اصل ایشان از بصرہ است مرید حسن بصری است و شاگرد حضرت امام اعظم اندر رضی اللہ عنہما
ارادت از ایشان پوشیده اند چون ذکر حضرت حسن بصری بعد از صحابہ رضی اللہ عنہم مذکور شد
ازین جهت اول درین سلسله نوشته نشده ایشان بس بزرگ بودند خوارق و کرامات بسیار
از ایشان نظیر رسیدہ نقل است کہ روزی جامعہ از درویشان کہ در خدمت ایشان بودند
گرسنگی بر آنها غالب کرد آرزوی حلوا کرد چیزی حاضر نبود خواجہ روی بآسمان کردند و از حق سبحانی
و تعالی بجهت آن جامعہ درخواستند فی الحال دینار بای زر از آسمان بارید خواجہ
فرمود کہ همان مقدار کہ بجاو کفایت کند بردارید مریدان چنان کردند و حلوا آوردند خواجہ
از آن تناول نفرمود سبب تناول نفرمودن این است کہ چو باریدن دینارها از کزوات
ایشان بود نخواستند کہ از کرامات خود خوراک خویش سازند کہ خوراک این جامعہ از کسب
و مشقت ایشان میباشد چنانچہ درویشی در بادیه تشنه شد ویرا از آسمان قدری زر فرو
گذاشتند بر آب مرد رویش گفت بعزت تو بخورم آب مگر از دست اعرابی کہ مرا سیل
زند و شربت آب دهد و گرنه بگر اما تم آب نیاید قادری کہ آب در جوف من پدید آری یعنی
کرامات ظاہری این از کرم بود و وفات ایشان در سال کیسدر و نقتاد و هفت ہجری بودہ

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ

کنیت ایشان ابو علی است و باصل کوفہ و بعضی گفته اند از خراسان از ناحیہ مرو و بعضی
گفته اند تولد ایشان در سمرقند بودہ و نشو و نما در باور و نیر گفته اند کہ بخاری الاصل بودہ اند
و مرید خواجہ عبد الواحد بن زید و شاگرد امام اعظم اندر رضی اللہ عنہ و بابر اہم اہم و بشیر حافی
و سفیان ثوری و داؤد طائی معاصر بودند در حقائق و معارف بگانه عرصہ نقل است کہ روزی
فرزند خرد و خود را در کنار گرفته می بوسیدند چنانچہ عادت پدر آنست کہ کودک گفت ای پدر
مرا دوست میداری گفت بلی گفت خدای را دوست میداری گفت بلی کودک گفت

بیکدل دو دوست توان داشت ایشان دانستند که این سخن از کجاست دست بر سر زدند
 کودک را بیدار خنند و بحق مشغول گشتند و فرموده اند هر کس که از خدا ترسد از همه چیز ترسد و
 نیز فرموده اند که چون حق تعالی بنده را دوست دارد آنده بسیارش در جهان است و در دنیا را
 بروی فراخ گرداند فرموده اند که هر که خود را قیمتی نهد او را از تو واقع نصیبی نیست و فرموده اند اگر تو آینه
 بجای ساکن شوی که کس شمارا نبیند و نه شما کس را که عظیم نگوید و فرموده اند چنانکه عجب بود که در
 گزینید عجب تر از آنکه در دنیا خنند و فرموده در دنیا در آمدن آسان است اما بیرون آمدن
 و خلاص شدن دشوار فرموده اند چون ترا گویند خدا را دوست داری خاموش باش اگر
 گویی نه کافر گردی و اگر گویی دارم فعل تو فعل دوستان نماید وفات ایشان در ماه محرم
 سال یکصد و هشتاد و هجری بوده و قبر ایشان در مکه معظمه در مزارات معلی

حضرت سلطان ابراهیم اوهم رحمه الله

کنیت ایشان ابوالمحاق و نام پدر او هم بن سلیمان بن منصور بلخی است و ایشان از ابناء لوک اند
 و در اوائل حال بادشاه بلخ بوده اند و در جوانی توبه کرده اند گویند شی بر تخت خفته بودند و شب
 سقف خانه جنبید گفتند کیستی گفت آشنا شتر کم کرده ام میجویم گفتند شتر بر بام چگونه بود گفت
 ای غافل تو خدای را در جامه اطلس بر تخت زر می طلبی این از شتر بر بام جستن عجب تر است
 ازین سخن پشیمان در دل سلطان افتاد متفکر و متخیر گشتند روز دیگر بار عام دادند و ارکان دولت
 همه بر جای خود اتانند ناگاه مردی با همیبت از در آمد چنانکه هیچکس مانع او نتوانست شد
 تا پیش تخت سلطان گفتند چه خواهی گفت درین رباط فردمی آیم گفتند رباط نیست سر
 نیست گفت این سرای پیش از تو از که بود گفتند از پدر من گفت پیش از وی از که بود گفتند
 از پدر من گفت از وی از که بود گفتند از فلان همچنین چند کس را شمرده اند او گفت پس این
 رباط نبود که می میرد و دیگری می آید تا پدر شد سلطان تنها با اضطراب تمام از عقب او روان
 شد و گفتند تو کیستی گفت من خضرم در دل ایشان خونی عظیم پیدا شد و در لجه نهادند
 شنیدند که با تفتی میگوید بیدار شو پیش از آنکه بر گت بیدار کنند این چند نوبت با گفت
 ناگاه آهوی دیدند و خود را بد مشغول کردند آهوی سخن آمد و گفت مرا البصید تو فرستاده اند

تو مرا صید توانی کرد حال بر سلطان متغیر گشت و از جامه های که داشتند بیرون آمدند و ترک
سلطنت نموده دست در طریقت زدند و مکمل معطره رفته با امام اعظم و سفیان ثوری و ابویوسف
غسولی صحبت شدند و کسب علوم از حضرت امام اعظم رضی الله عنه نمودند و حضرت امام ایشان را
سید نامی فرمودند سید الطائفة جنید قدس الله سره فرمودند که ابراهیم او هم کلید علمهای این طائفة است
و صحبت از خضر علیه السلام بوده اند و خرقه ارادت از فضیل عیاض پوشیده اند و در همه عمر بجز کسب
خود قوت نموده اند و یگانه زمان و پادشاه بر د جهان و سید اقران بود خوارق و کرامات و بزرگی
حضرت سلطان زیاده از آنست که در تحریر و بیان در آید گویند چون داروی از غیب فرود
آمدی گفتی کجا اند لوک دنیا که ببینید که این چه کار و بار است تا از ملک خودشان تنگ و عار آید
نقلست که وقتی که در کشتی خوانند که پیشیند و سیم نداشته اند و آنها زری میخوانند و در کعبت نماز کردند
و گفتند آئی از من چیزی میخواهند در حال رنگ لب دریا تمام زرشد مثنی برداشته و با ایشان
دادند نقلست که رود که بر لب و جلوه نشتند پاره پاره خرقه سفید و خند سوزن ایشان در جلوه افتادند
بجایه کردند هزاران ماهی سر بر آوردند هر یکی را سوزنی زرین در دهان سلطان فرمودند سوزن خود
خواهم ماهی ضعیفی آن سوزن را در دهان گرفته آورد و پیش حضرت سلطان نهاد فرمودند که من
خیر است که یا نمم بگذارتن ملک بلخ این بود وفات ایشان شانزدهم جمادی الاول در سال
کیصد و شصت و دو یا شصت یک هجری بوده و قبر ایشان در جلوه شام است و برداشته
لفظ او در قول اول اصح است

حضرت خواجه حذیفه مرعشی رحمه الله

مرعش شهرسیت از توابع شام از کبار و مشایخ متقدم و از مریدان سلطان ابراهیم او هم
قدس الله سره فرمودند که اخلاص آنست که افعال او در ظاهر و باطن یکسان باشد
وفات ایشان در چهاردهم ماه شوال بوده است

حضرت خواجه بیره لصری رحمه الله

اصل ایشان از لیره است از اکابر وقت و مرید خواجه حذیفه مرعشی اند و صاحب خوارق
عالی و مقامات ارجمند بودند وفات ایشان هجدهم ماه شوال است

حضرت شیخ علوی دینوری رحمه الله

مردی خاص خواججه بیره لهری از اجله مشایخ وقت و صاحب علوم ظاهری و باطنی بود و در خوارق و کرامات عجیبه از ایشان سرزده چنانچه گویند از روزیکه تولد نموده اند تمام عمر صائم بودند و در ایام طفولیت روز شنبه میخوردند آنچه در تذکره الاصفیاء و بعضی رشحات مشایخ حضرت نوشته اند این است که شیخ علی دینوری و شیخ ممشاد دینوری یکی است و شیخ ممشاد علوی دینوری می نویسند اما از تفحات الالسن و بعضی کتب چنین مفهوم میشود که شیخ علوی دینوری غیر شیخ ممشاد دینوری اند و ذکر شیخ ممشاد دینوری در سلسله سهروردیه نوشته خواهد شد

حضرت شیخ ابواسحاق شامی قدس الله سره

از اقطاب وقت بوده اند و مرید شیخ علوی دینوری اند و رحمة الله و وفات ایشان چهارم شهر ربیع الاخر است و قبر در عکه واقع است که از توابع شام است

حضرت خواججه احمد ایدال حشمتی رحمه الله

سر حلقه سلسله حشمتیانند و پسر سلطان فرسافه اند از شهر فارحشتی است و امیر آن ولایت بوده اند و مرید شیخ ابواسحاق شامی اند گویند چون شیخ ابواسحاق بقصبة حشمت رسیده اند خواججه دست ارادت برداشتن شیخ زود نقلت که روزی خواججه ابو احمد در سن بیست سالگی همراه پدر خود سلطان فرسافه بقصد شکار جانب کوه رفتند در اثنای شکار از پدر و اتباع جدا افتادند بکوهی رسیدند که چهل از رجال الله برنگی ایستاده بودند و شیخ ابواسحاق شامی نیز در میان آن جماعه بود حال بر ایشان گشت از اسپ فرود آمده در پای شیخ ابواسحاق افتادند اسپ و سلاح هر چه داشتند بگذاشتند و شپینه پوشیده با ایشان رود شدند هر چند پدر و مردم طلب کردند ایشان را نیافتند بعد از چند روز خبر آوردند که با شیخ ابواسحاق اند در فلان موضع پدر ایشان جمعی را فرستاد تا بیابند و در هر چند پیدا دادند و بیابند تا باز نتوانستند آورد و سودمند ننفتاد گویند پدر ایشان را همچنان بود روزی فرصت یافت با بخا در آمدند و در ایست چهار انگستن گرفت پدر ایشان را خبر کردند بام آوردند و از غایت غضب سنگی بزرگ برداشتند که از روزنه بالای بام بر ایشان ریزند روزنه فرستادند

و سنگ را گرفت بانگ در پیو اعلق بایشاد چون آن حالت را مشاهده نموده بردست ایشان
تو بگردو اشال این کرامات و خوارق عادات از ایشان نه چند ان ظاهر شده که به تفصیل بیان
توان کرد ولادت ایشان در سال دصد و شصت و شصت هجری بوده وفات در دهم جادی الاخر
سال ۴۰۰ صد و پنجاه و پنج روی داده و قبر ایشان در حشت است

حضرت خواجه محمد حسی قدس سره

ایشان سپرومید خواجه ابو احمد ابدال حسی اند و تحصیل علوم دینی و معارف لغیبی کرده اند و در
زهد و ورع کامل بوده اند گویند در غزوه سومنات همراه محمود سکنگین در سن هفتاد سالگی بدر
نگاری محمود با شارت و بشارت رفته بودند و بیکت اقدام ایشان فتح سومنات شده وفات
ایشان در غزه رجب سال چهار صد و یازده هجری بوده و قبر ایشان در حشت است

حضرت خواجه یوسف بن اسمعان روح

لقب ایشان ناصر الدین است و خواهرزاده و مرید و تربیت یافته خواجه محمد بن خواجه ابو احمد
حسی اند گویند که خواجه محمد همیشه داشتند که سن او بچهل رسیده بود و بجهت خدمت برادر
ارادت تزوج نه داشتند و بطاعت و عبادت خدای تعالی مشغول بودند شبی خواجه محمد
بزرگوار خود خواجه ابو احمد را در خواب دیدند که فرمودند در ولایت شام فلان مردیست
محمد اسمعان نام تحصیل علوم کرده و صالح است خواهر خود را با عقد کن خواجه او را طلب است
همیشه را با عقد کرده خواجه یوسف در حشت از ایشان متولد شدند و بر ایشان در آخر عمر
سکر و حیرت حیات چنان غلبه کرده بود که گاه بودی که خادم آب و ضرورتی در اثنای وضو
از خود غائب می شدند و ساعتی در ان غیبت میماندند و باز حاضر می شدند و وضو را
باتمام میرساندند وفات ایشان در چهارم ربیع الآخر در سال چهار صد و پنجاه و نه روی داده
و مدت عمر هشتاد و چهار سال بوده و در وقت رحلت خواجه قطب الدین مودو و پسر کلان
خود را قائم مقام خود ساختند و قبر ایشان در حشت است

حضرت خواجه مودو حسی رحمه الله

لقب ایشان قطب الدین است و در سن هفت سالگی تمام قرآن را با قرآه آن حفظ کرده

بمحصل علوم مشغول می بودند چون بن بست و شش سالگی رسیدند والد بزرگوار ایشان خواجه یوسف وفات یافتند و بموجب وصیت پدر قائم مقام ایشان گشتند و بحال حمیده و افعال پسندیده موصوف و معروف بودند و مردم آن ولایت همه در مقام ارادت و احترام ایشان اگر چه مرید پدر خود بودند لیکن بعد از وفات پدر وقتی که حضرت شیخ الاسلام احمد جام به هرات رسیدند و قضیه که در میان خواجه بودند و حضرت شیخ جام گذشته در نفحات الانس مذکور است بچون خواجه بودند و التماس تربیت و اخلاص خویش بخدمت ایشان نمودند حضرت شیخ احمد جام است ایشان را گرفتند و بر کنار چارباش خود بنشانند و سه بار فرمودند بشرط علم بشرط علم بود و بخدمت حضرت شیخ جام بودند و فائده حاصل نموده و سلسله بختیه از خواجه بودند و بخدمت شیخ جام نیز میرسد وفات ایشان در عرزه رجب در سال پانصد و هفت و هفت هجری بوده و قبر ایشان نیز در مزار تریکه کجست است

حضرت خواجه امجد بن مودود حجتی رحمه الله

بیار بزرگ و قطب وقت بودند و مرید پدر خویش در علوم ظاهری و باطنی قدرت تمام داشته اند حضرت رسالت پناه صلعم را در واقعه دیدند که فرمودند ای احمد اگر تو مشتاق مانسی ما مشتاق توایم چون بلد ادش شد سه بار موافق اختیار کرده بودی که کسی ایشان را نشناسد بز یارت ازین الشرفین متوجه شدند و چون از مشران طاج فارغ شدند بمینه منوره رسیدند و شش ماه حجاب ارت کردند و گویند که بد است ایشان بر مجاوران آن حرم گران آمد خواستند که ایشان را بر بجانند از دروغه شریفه او آید که مر بجانید این را که یکی از مشتاقان ماست چنانچه همه حاضران شنیدند و بعد از مراجعت ب بغداد آمدند در خانقاه شیخ شهاب الدین سهروردی فرود آمدند و شیخ ایشان را تعظیم و احترام بسیار کردند و ولادت ایشان در سال پانصد و هفت هجری بوده وفات در سال پانصد و هفتاد و هفت رومی داده و قبر ایشان در حشت است

حضرت شاه سبحان رحمه الله

لقب ایشان رکن الدین است و نام محمود و اصل ایشان از دود سبجان خوانده و مرید خواجه مودود حجتی اند و شاه لقبی است که خواجه مودود عنایت فرموده اند گویند در مدتی که بچشت

اقامت در زیند نقص طهارت در آنجا نکرده چون احتیاج میشد از حشمت بیرون رفته طهارت
مینمودند و میفرمودند که اینجا جای ادب است و فوات ایشان در سال این نصد و نود و هفت هجری بود

حضرت خواجہ حاجی شریف زیندی رحمہ اللہ

مرید خواجہ بود و چندی اند و سلسلہ خواجہ معین الدین چشتی از جانب ایشان بخواجہ بود و چشتی میرسد
نقل است کہ شخصی سلطان بنجر را بعد از وفات بخواجہ دید پرسید کہ خدای تعالی با تو چه کرد گفت کہ مر
فرمان شدہ بود کہ فرشتگان عذاب بدوزخ برند و در زمین اثنا فرغان رسید کہ فلان روز در مشرق
سعادت ملازمت حاجی شریف زیندی را در یافتہ بود از برکت آن بایم زینم وفات ایشان

ششم رجب است

حضرت شیخ عثمان ہارونی قدس سرہ

ایشان مرید حاجی شریف زیندی اند و بطلب وقت و بگاہ عصر بودہ اند و صحبت بسیاری از اکابر و
بنندگان رسیدہ اند و از حضرت خواجہ معین الدین چشتی منقول است کہ روزی شیخ عثمان ہارونی
در ایام سیاحت بجای رسیدند کہ مسکن مغان بود و در آنجا آنشکہ بود کہ روزی بستان اراہہ میرسد
در آنجا ای انداختند و آتش آن سہرگز نمی مرد از این معنی پرسیدند کہ پرسیدند این آتش چه فائدہ دارد
چرا خدای را نمی پرستی کہ آتش مخلوق است جواب داد کہ در کیش آتش را بسیار بزرگ داشتند شیخ
فرمودند کہ توانی دست و پای خود را در آتش اندازی جواب داد کہ خاصیت آن سوختن است کہ قدرت
باشد کہ نزدیک آن تو اندر رفت حضرت شیخ طفلی کہ در کنارش بود گرفتند و بسم اللہ الرحمن الرحیم قلنا یا ناری
برو آ و سلام علی ابراہیم گفتہ در آتش در آمدند و چار ساعت در میان ماندہ بر آمدند چنانچہ بخورد
ایشان و جامہ آن طفل آسیبی نرسیدہ بود از مشاہدہ این کرامات جمیع مغان بر قدم شیخ سر نهادند و ہمیشہ
اسلام مشرف شدند و آن پدر و پسر از جمله اولیای گشتند و ہم حضرت خواجہ معین الدین فرمودہ اند
کہ شیخ عثمان ہارونی میفرمودند کہ حق سبحانہ تعالی را دوستانند کہ اگر یک ساعت در دنیا از محبوب ماند
نابود کردند و ہم شیخ فرمودہ اند کہ در سہر کہ این سہ خصلت باشد تحقیق بدانکہ حق تعالی او را دوست
دارد سخاوت چون سخاوت در یا شفقت چون شفقت آفتاب و تواضع چون تواضع بین
وفات ایشان در شانزہم ماہ شوال است و قبر در کہ معطلہ است

حضرت خواجہ معین الدین حقی رحمہ اللہ

مولد و اصل ایشان بجمان است و نشو و نما در دیار خراسان نام پدر بزرگوار ایشان خواجہ
غیاث الدین حسن است که از سادات حسینی بوده اند مرید شیخ عثمان ^{بن} ^{محمد} بوده اند
در ہندوستان سرسلسلہ شریفہ حضرت چشتیہ ایشانند قدس اللہ تعالیٰ و شیخ عثمان ہارون نے
می فرمودند کہ معین الدین ما محبوب خداست و مرا فخرست بر مریدی او و قطب وقت و صاحب
تصرف و نیرانوار معرفت و مشرف القلوب و زبدۂ مشائخ اجل و قدوۂ اولیاء اکمل بود
بودہ اند اہل ہند را روی ارادت بخدمت ایشان بودہ و در جمیع علوم ظاہری و باطنی بکمال
زمان بودہ اند کہ امات و خوارق عادات عجیب و غریب کہ از ایشان بظہور آمدہ زیادہ
از حد و بیان است گویند کہ چون حق تعالیٰ ایشان را توفیق توبہ کرامت فرمود املاک و اسباب
خود را صرف در ویشان نمودہ متوجہ سمرقند و بخارا شدند و در آنجا حفظ قرآن مجید و کتب علوم
نمودہ اند و از آنجا بطرک عراق عرب غریمت کردند چون بقصبہ ہارون کہ از نواحی بلخ پور است
رسیدند حضرت شیخ عثمان ہارونی را ملازمت نمودہ اند و بہت سال در خدمت شیخ بودند و حضرت
خواجہ در سیاحتی اکثری از مشائخ کبار در یافتہ اند چنانچہ بصحبت حضرت غوث اعظمین
رضی اللہ عنہ در جلیان رسیدہ پنج ماہ و بہت روز با ایشان بودہ انواع فوائد بر بودہ اند
و شیخ الدین کبری را در سجار و خواجہ یوسف ہدانی را در ہمدان و شیخ ابو سعید تبریزی را
در تبریز و شیخ حسین زنجانی را در لاہور دیدہ اند و از بلخ بلاہور آمدند و از آنجا بدہلی و از
دہلی با جمیر رفتہ متوطن شدہ اند و جمع کثری از کفار بہرکت قدم ایشان می فرستادند
شدند و جماعہ کہ مسلمان نہ شدہ بودہ و فتوح دینار بجدت ایشان می فرستادند
و ہنوز کفاری کہ دران نواحی اند بزبارت ایشان می آیند و مبلغها بجا دران روز ہنوز
میکنند و لادت حضرت خواجہ در سال پانصد و سی و بہت وفات ایشان روز و شب
ششم ماہ رجب سال شش صد و سی و سہ ہجری بودہ و برداتی سیم ذی الحجہ سال مذکور
و قول اول اصح است و بعد از رحلت بر پیشانی حضرت خواجہ نوشتہ یافتند کہ حبیب اللہ
مات فی حب اللہ و عرس ایشانرا مشائخ ہندوستان در ششم رجب میکنند و در ہمین ماہ

از اطراف و جوانب مسلمان و کافر خواص و عوام از راه های دو جمع و کثری که عدد آن از هزار
 بیش است هر سال بروضة متبرکه ایشان رفته حاضر میشوند مدت عمر شریف کیصد و چهار سال و
 حضرت خواجگوار اسلام اجیر است و این فقیر چندین مرتبه زیارت آن روضه منوره مشرف
 گشته و اجیر شریفیت پرفیض و پر نور و خوش آب و هوا متصل تالابانی عظیم که همچو دریای مویط است
 و نام آن ساگر تال مناره اند واقع شده و ولادت این فقیر در خطه اجیر بلاسک ساگر تال رسیده
 واده در سلخ محض نصف شب روز دوشنبه سال یک هزار و بیست و چهار هجری چون در خانه والد
 ماجد فقیر تمه صبیبه شده بود و سپری شده و سن مبارک آنحضرت به بیست و چهار سالگی رسیده
 بود از روی عقیده و اخلاص که آنحضرت نسبت بحضرت خواجگوار داشتند هزاران مذو و نیاز و رنج
 پس نمودند و ببرکت ایشان حق تعالی این کترین بنده خود را بوجود آورد و امید که توفیق نیکو کاری
 و رضامندی خود و دوستان خود نصیب گرداند آمین یا رب آمین

حضرت شیخ حمید الدین الصوفی السعدی الناکوری رح

کنیت ایشان ابو محمد است و لقب سلطان الناکین است و ناگور شهر سیت از شهرهای
 هندوستان و سلطان الناکین از خلفای حضرت خواجگوار معین الدین چشتی اند در تجرید و تفرید
 و یگانگی عصر و از متقدمان مشایخ هند و جامع میان علوم ظاهری و باطنی و صاحب کرامات
 و مقامات علییه بوده اند ایشان از باب شیخ بهار الدین زکریای ملتانی در باب فقر و غنا مراسلات
 بسیار واقع شده در ناگور و طاب زمین احیای داشتند و آنرا بدست مبارک خود زراعت
 میکردند و قوت عیال میساختند و وفات ایشان در سبت و نهم ربیع الآخر سال شصت و هفتاد
 و سه هجری بوده و قبر در قصبه ناگور است

حضرت خواجگوار قطب الدین اوسنی کاکلی رحمة الله

نام ایشان بختیار بن احمد بن موسی و مولد و اصل ایشان از اوش فرغانه است و آن
 است از توابع اندجان و کاکلی از آن جهت گویند که چون در دهلوی متوطن شده اند
 و فتوح از کس قبول نمی فرمودند و خود همیشه مستغرق می بودند و بر فرزندان ایشان عبرت
 میگذاشتند و آنها از زن تقالی که در همسایه ایشان بود بعد از فاقتها جزو کس فرض نمودند

اوقات گذاری نمودی نمودند روزی زن آن بقال گفت اگر من در همه اکی شمانی بودم کار
 شما بهلاکت میرسد این سخن بطبیعت ایشان گران آمد عمد کردند که از دقرض بگیرند روزی این
 قضیه را بعضی خواجه رسانیدند فرمودند که هرگز من از کسی قرض نمی گیرم و در وقت حاجت
 بطاتی که در حجره است دست انداخته بقدر حاجت نان نخچه بردارند و صرف خود کنند و بهر
 خواهند بپند بعد از آن هرگاه که میخواهند از آن طاق نان بگیرند و این نان را کاک
 بگویند نقل است که حضرت قطب الدین یک نیم ساله بودند که پدر ایشان وفات یافت و خضر
 علیه السلام ایشان را به شیخ ابو جعفر سپردند که تعلیم علوم ظاهری و باطنی نماید چون حضرت خواجه
 معین الدین چشتی باورش رسیدند در آنجا بخدمت خواجه معین الدین مرید شدند و حضرت خواجه
 را کمال شفقت و عنایت در باره ایشان بود و صحبت و از خضر علیه السلام بودند قطب زمان و کمال
 دوران و جامع فضل و فضائل صوری و معنوی و صاحب خوارق و کرامت عالی بود و اند
 گویند که در سن بسج سالگی پیش از آنکه مرید شوند بخدمت خواجه بریافتند و مجاهدات اشتغال
 و سیاحی بسیار کرده اند نقل است که چون به بغداد رسیدند صحبت شیخ شهاب الدین سهروردی
 را در یافتند و چون کمال اشتیاق و اخلاص بخدمت شیخ که پیر ایشان باشند داشتند از آنجا
 معاودت نموده بطرف هند وستان آمدند و چون به ملتان رسیدند با شیخ بهار الدین زکریا
 ملتان قدس سوره ملاقات نمودند و در ملتان حضرت شیخ فرید شکر کج رحمة الله بخدمت
 ایشان رسیده مرید شد و چون بدلی رسیدند عرفیه بخدمت پیر خود که در اجمیر تشریف
 داشتند رسیده مرید شد و چون بلازم برسم خواجه معین الدین در جواب نوشتند
 که اگر چه در ظاهر بعد است اما در باطن قرب است هاجا باید بود و بعد از چند روزی
 در دلی توقف نموده باز با جمیع معاودت کردند چون خواجه قطب الدین سهر راه گشتند که
 با جمیع بر دند مردم دلی از فراق و جدائی ایشان بغیر یاد آمدند چون حضرت خواجه این
 معنی را مشاهده نموده خواجه قطب الدین را فرمودند که شهر را در پناه تو گذارم در دلی
 باش که دل های مردم از جدائی تو آزرده میشوند ایشان بفرموده حضرت خواجه
 بشهر مراجعت نمودند حضرت خواجه قطب الدین اکثر کساع می فرمودند و در سلسله عشقیه

سماع متعارف است و در بعضی ممنوع مثل سلسله سبزه که قادر بر دیدن الطائفه نیز سماع نمی فرمودند
 و بعضی از اکابر گروه چنانچه شیخ الاسلام گفته اند که ذوق النون مصری و شیخ شلی و خزار و لوزنی و ولج
 همه در سماع رخصت متوجه نقل است از سلطان المشایخ که در خانقاه شیخ سبزیانی مجلس سماع بود
 در ویشان صاحب حال و اهل حاضر بودند درین انظار قول این بیت را که از حضرت شیخ
 احمد جام است خواند بیت کشتگان خنجر تسلیم را به هر زمان از غیب جانی دیگر است با خواجه
 قطب الدین را حال متغیر شده از هوش رفتند شایخی که در آن مجلس حاضر بودند از آن جمله قاضی
 حمید الدین ناگوری و شیخ بدر الدین غزنوی ایشان را بجا نماند آوردند و قولان همان بیت را
 تکرار میکردند و حضرت خواجه سماع میفرمودند چنانچه شبانروز هین سال داشتند تا حال برایشان اگر
 گشت روز دوشنبه چهاردهم ربیع الاول سال ششصد و سی و سه رحلت نمود

حضرت شیخ فرید کج شکر قدس سره

نام ایشان مسعود بن عبدالدین محمود است و از اولاد حضرت امیر المومنین عمر خطاب است
 رضی الله عنه از جانب پدر و مادر ایشان دختر مولانا رحید الدین خنجدی است در کمال
 عصمت و عفت و صاحب کرامت است اند و حضرت شیخ صائم الدهر بوده اند و صمت و من
 افطار نمینمودند و مرید و خلیفه حضرت خواجه قطب الدین بختیار اند و کج شکر از ان گویند
 که حضرت شیخ را هفت روز گذشت بود که افطار نکرده بودند و ضعف برایشان غالب شد
 بخدمت پیر خود روانه شدند در انظار راه از ضعف پای ایشان بلغزید چنانچه بر زمین افتادند
 و در دهن مبارک ایشان پاره گل درآمد و تمام شکر شد از آنجا برخاسته بخدمت پیر خود
 رفتند و خواجه فرمودند فرید گلی که بدینت رسید حق تعالی وجود ترا کج شکر گردانیده است
 همواره شیرین خواهی بود چون از خدمت پیر خود بیرون آمدند هر کس که ایشانرا میدید
 کج شکر میگفت ایشان بخدمت حضرت خواجه معین الدین حیشتی تیز رسیده بودند حضرت
 خواجه معین الدین در باب ایشان فرموده اند که بختیار شایه بازی عظیم را بقید آورده است
 که خیر سبزه المنته ایشان نگردد و این سماعی است که اما خانه در ویشان را منور سازد قطب
 و غوث وقت بوده اند و حواری عالی از ایشان بسیار بوده و نظیر رسیده و آنقدر که گراما

از ایشان بطور آرمه که درین سلسله از کسے کم آرمه باشد و حضرت خواجه قطب الدین را
 کمال عنایت و مهر بانی بایشان بود چنانچه گویند وفات حضرت خواجه نزدیک رسید ایشان را
 از آنسی که در نواحی حصار است طلب داشتند و وصیت نمودند که جانشین ایشان باشند
 بعد از وفات پیر خود در قصبه اجودهن که نزدیک دیپال بود روز آربعه امانت
 اقامت ورزیدند و جمع کثری از بزرگترین ایشانیان بنشین رسیدند و حضرت
 شیخ فرید بیعت بسیاری از مشایخ رسیده اندکی از آن جمله شیخ بهار الدین زکریا که لسانی اند
 و مشهور است بعد از اینکه حضرت شیخ ریاضت و مجاهدت را بحال رسانیده اند روزی
 فرموده اند که هر چه خدا کند میشود و ما تنگ آید از داد که هر چه فرید میگویی میشود و فقر و فاقه
 بر ایشان و اهل ایشان را چنان غالب بود که روزی یکی از حرمهای ایشان بخدمت
 آمده گفت که فلان پسر شما بسبب گرسنگی بمعرض هلاکت رسیده است شیخ فرموده
 که بنده مسعود چه کند اگر تقدیر حق در رسیده و از جهان سفر کند رسی در پای او بنده
 و بیرون افکنید و هم شیخ فرمودند که چون فقیر حاربه پوشد چنان پندارد که کفن می پوشد
 ولادت ایشان در قصبه کهو وال که از توابع ملتان است بوده وفات ایشان روز
 شنبه پنجم ماه محرم سال ششصد و شصت و چهار هجری روی داده و مدت عمر
 نود و پنج سال و قبر درین است امین ملتان و لاهور بزار و تبرک

حضرت شیخ نظام الدین اولیا رحمہ اللہ

نام ایشان محمد بن احمد بن دانیال بدآونی است و بدآون قصبه ایست از مضایفات سنبل
 و لقب ایشان سلطان المشایخ از جانب الهی است و مرید و خلیف شیخ فرید الدین
 گنج شکر اند و حضرت سلطانی المشایخ کامل و عامل بوده اند و جمیع علوم را بحال داشتند
 از مشایخ کبار در هند و ستان نامدار و عالی مقدار بوده و سلاطین وقت را با خواص
 و عوام روئے ارادت بخدمت ایشان بوده و همه کس اعزاز و اکرام ایشان را واجب
 و لازم میدانستند و در دار السلطنت در ملی اقامت فرموده به تعلیم مریدان و تربیت
 ایشان اشتغال داشتند و خوارق و کرامات زیاده از شمار خلق از ایشان مشاهده نمودند

گویند و تفتی تجرید و ضو کرده بودند و خاستند که محاسن مبارک را شانه کنند شانه در طاق بود
 کسی نبود که شانه را بدست ایشان رساند شانه از طاق بگفت و خود را بدست ایشان رسانید
 و حضرت سلطان المشائخ همه مجلس و عظم و وجد و سماع می نهادند و قوالان می خوانند و خود
 برخاسته سماع نمودند و اگر کسی را امید بدند که بتقلید هم سماع میکند بگفت ادب سماع
 می ایستادند و تعظیم می نمودند نقل است که شخصی را برات او گم شده بود نزد سلطان
 جیو آمده عرض نمود فرمودند حلوا بروح پاک حضرت گنج شکر فاستح بدو آن شخص
 حلوا پرداز رفته قدری حلوا آورد و در کاغذ پیچید همچون کاغذ کتوده برات او
 بیش بود نقل است که پیش از وصال بچهل روز چتر سے حوزدن ترک کردند
 و باقیال فرمودند آنچه در انبار است همه را ایثار کن که چه ماند ولادت ایشان در قصبه
 بدون است سال سی و شش هجری وفات وقت چاشت روز چهارشنبه بهشت و هم
 ماه ربیع الاخر سال هفتصد و بست و پنج روی داده مدت عمر شریف ایشان نود و چهار سال
 و نماز جنازه ایشان را شیخ رکن الدین ابوالفتح بن صدر الدین عارف گذارده و فرمود
 که از ملتان براسه همین نماز آبد و دوم و قبر ایشان در دہلی نومبوفعی است که در ان سکونت
 داشتند و این فقیر چندین بار زیارت آن روضه منوره رسیده بود و هر روز چهارشنبه خلقی انبوه
 زیارت ایشان جمع میشوند و آثار فیض اذان مکان متبرکه ظاهر است و الحال نذر
 نیاز بسیار بروضه شریف ایشان میرسد و در سال یکبار عرس ایشان میشود و قوالان
 میخوانند صحبت و مجلس عظیم برپاست اکثر سے از مشائخ سلسلہ ایشان جمع میشوند و ایشان
 سماع و وجد میکنند و حضرت سلطان المشائخ را اگر چه مریدان بسیار اند اما چهار مرید
 فاضل و کامل مشهور و معروف اند امیر خیر و شیخ نصیر الدین چراغ دہلی و شیخ برہان الدین
 عزیز و شیخ حسن دہلوی

حضرت امیر خسرو دہلوی رحمہ اللہ

از امر از او باسے ہزار دلاصین اند و ترک بوده اند از ترکان نواحی پنج مولد ایشان
 سومین آباد است کہ مشہور رہے پٹیالے است از توابع سنبل است جامع انواع علوم و فنون

صنایع بوده اند مرید و مشوق و نفس ناطقه و منظور نظر سلطان المشایخ اند گویند که میر از پیر خود آیت
 نمودند که حسن و نام بادشان است و من در ویشم مرانام دیگر باب شیخ فرمودند که امر و از از
 براسه تو نامی التماس خواهم نمود روز دیگر چون میر بخدمت ایشان آمدند فرمودند که ما
 چنین نمودند که روز قیامت ترا محمد کاسه لیس خواهند گفت سلطان المشایخ را کمال عنایت
 و مهر بانی نسبت بهمیر بوده و از جمع مریدان خود زیاده میخواستند و میفرمودند که روز قیامت
 از هر کس خواهند پرسید که چه آوردی از من بپرسند خواهیم گفت که سوز امینه ابن ترک
 الله و میر را سوز سینه بمرتبه بود که پیر این مبارک ایشان نزدیک سینه همیشه سوخته بود
 گویند میر چهل سال صائم الله هر بوده اند و همراه سلطان المشایخ بطریق طی ارض حج
 گذارده بوده و سلطان المشایخ در باب میر فرموده اند بحیثیت این خسرو ماست
 ناصر خسرو نیست؛ زیرا که حداسه نام خسرو ماست؛ گویند که تصانیف میر از نظم و نثر نود و
 است و اشعار میر آنچه مشهور است از پنج لک کم و از چهار لک زیاده است سوائے
 تصانیف هندی و از برکت آب دهن مبارک سلطان المشایخ این قدرت طبیعت
 و شیرین سخنی حق تعالی بایشان داده بود و در شعر چنان قادر بودند که مطلع انوار را که در جوار
 مخزن اسرار است در دست نهفته تمام کرده اند و در اشعار ایشان یک بیتهاست که کم کس
 بان خوبی گفته باشند و این بیت از یک بیتهاست ایشان است بیت زلفت زهره
 جانب خوزیر عاشقان است؛ چیزی نمیتوان گفت ردی تو در میان است و مضمون
 تازه عالی در اشعار میر آفتدراست که اگر همه را جمع کنند از تصانیف بعضی زیاده شود
 و همین طور در اقسام زبان و فنون علم هند بمیشل بوده اند و بحیثیت ایشان کم کس
 گذشته چون پیر ایشان را بسامع و نغمه کمال ذوق بوده و در سن
 قوالی که الحال در هند و سمان مشهور است و پیش ازان نبود اختراع نمودند
 و خود میخواندند و سلطان المشایخ بسامع میفرمودند نقل است که چون شیخ سعیدی
 هندوستان آمدند در دلی میر ملاقات نمودند و یک شب با میر بودند میر کلام بخدمت شیخ
 آوردند گفتند آنچه از مال دنیا داریم این است هر چه فرمایند مهیا سازیم شیخ فرمودند روغن چراغ بخبر

که امشب با تو صحبت دارم گویند که سیر از بخدمت پیر خود اخلاص و محبت بمرتب بود که بالاتر از آن
 نباشد چنانچه نقل است که در ویشی بخدمت سلطان المشائخ بجهت گدائی رفت فرمودند که باز
 چیزی حاضر نداریم امروز آنچه فتوح آید متوجه خواهیم داد چون در آرزوی فتح فتوح نرسید فرمودند نظر
 اینچنین چند روز گذشت فتوح از جانبی نرسید کفش مبارک خود را بان در ویش دادند او نیز
 با اعتقاد تمام گرفته از شهر دلی روان شد در اثنا سه راه حضرت امیر خسرو که با پادشاه عصر بجا
 رفته بودند و از آنجا بدلی می آمدند دو چهار شدند میر از آن در ویش پرسیدند که از سلطان المشائخ
 خبر داری گفت صحبت و عاقبت اند فرمودند که نشانی از ایشان داری گفت کفش مبارک
 خود را بمن داده اند گفتند سفروشی گفت بلی تیغ لک رو چیه در صله قضیه که سلطان محمد با ایشان
 داده بود و هم را بدان در ویش دادند و کفش پیر خود را گرفته بر سر نهاده بخدمت سلطان المشائخ
 رسیدند سلطان فرمودند ای خسرو از آن خبری چون سلطان المشائخ بر محبت حق پیوستند
 میر در دلی حاضر بودند و مردم از ایشان این قصه را پوشیده پیدا شدند چون
 بدلی رسیدند و این قضیه ناگزیر را شنیدند سر خود را تراشیدند و روای خود را براه
 نمودند و مقابل قبر پیر خود آمده ایستادند و گفتند سبحان الله آفتابی در زیر زمین و خسرو
 زین بر روای آن این را گفته سر را بر قبر ایشان زدند بهیوش افتادند تا شش ماه
 بعد از ایشان همیشه در غم و اندوه بودند تا هاجنا روز چهارشنبه بهیوش شوال در سال
 هفت صد و سست و پنج هجری رحلت نمودند و قبر ایشان پایان قبر پیر ایشان است

حضرت شیخ نصیر الدین جبراع دلی رحمه الله

نام ایشان محمود و اصل ایشان از شهر اوده است و از اهل خلفای و مریدان سلطان المشائخ
 نظام الدین اولیا اند و سن بست و پنج سالگی ترک و تجرید اختیار نموده ریاضتی عظیم
 میکشیدند و در چهل سالگی بخدمت سلطان المشائخ رسیدند و حضرت شیخ را کمال محبت و احترام
 با ایشان بوده و انقدر خوارق و کراماتی که از ایشان بظهور رسیده از هیچ یک از مریدان
 سلطان المشائخ ظاهر نشده با وجود آنکه درین سلسله سماع و وجد میکردند اما شیخ نصیر الدین
 سماع نمی فرمودند و می گفتند که خلاف سنت است و حضرت شیخ نظام الدین اولیا را

این سخن بدنی آمد و می فرمودند راست میگوید نقل است که قلندری یازده زخم بوجود مبارک ایشان زد و ایشان در استغراقی که بودند از آن باز نیامدند و خون مبارک ایشان از نوا و برودان شد چون میدان را از نیجال جبر شد آمده قلندر را گرفتند و استند که اندک فرمودند که بچکس میزاحم او نگردد و مبلغ با و الغام دادند که مبادا در وقت کار هزول از ارمی بدو رسیده باشد و بعد از آن این قضیه بیست سال وفات در شهر دهم رمضان وقت چاشت سال هفتصد پنجاه و هفت هجری روی داده و قبر ایشان در بیرون دلی نواست و این فقیر بر آنجا رسیده و گویو در از خلفای ایشان اند

حضرت شیخ برهان الدین غریب رحمه الله

از مریدان سلطان المشایخ اند حضرت شیخ ایشان را بطرف برهان پور دولت آباد بجهت رواج اسلام و ارشاد ساکنان آن حدود فرستادند و شیخ حسن دهلوی را با بعضی از مریدان با ایشان همراه کردند از برکت قدم ایشان اکثری از آن جامه نشین اسلام مشرف گشته و مرید و متفقد گشتند و اخلاص و ادب ایشان به پسر خود بدرجه بود که تا بوقت وفات هرگز پشت بجانب موضع غیث پور که توطن سلطان المشایخ بود نکرده بودند وفات و قبر ایشان در دولت آباد دکن است و این فقیر با آنجا رسیده

حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمه الله

از فرزندان حضرت امام اعظم اند رضی الله تعالی عنہ مرید شیخ محمد بن شیخ عارف بن شیخ احمد عبدالحق و صاحب علم ظاهر و باطن و وجد و سماع بودند و از روحانیت شیخ احمد عبدالحق نیز تربیت یافته اند و شیخ را اولاد بسیار شد همه پسران عالم و عال گشتند خصوصاً شیخ رین که در پیش قدم بر قدم و از خود می نهادند کرامات زیاد از حد و نهایت از ایشان بظهور پیوسته وفات ایشان در سال نه صد و هجده و پنج هجری بوده و قبر در گنگوہ است که از توابع دلی است

حضرت شیخ جلال محقائیری قدس سره

از جانب پدر و مادر فاروقی بوده اند و اصل ایشان از پنج است و نام پدر ایشان قاضی محمود در سن هفت سالگی قرآن را حفظ کرده و در مفسدہ سالگی اکثر علوم را تحصیل نموده در سن بیست و یک

و فتوی می نوشتند و مرید شیخ عبد القدوس گنگوہی اندوایشان مرید شیخ محمد عارف و ایشان مرید
 پدر خود عارف احمد عبد الحق و ایشان مرید پدر خود شیخ احمد عبد الحق و ایشان مرید شیخ جلال پانی پتی
 و ایشان مرید شیخ شمس الدین ترک پانی پتی و ایشان مرید علی صابر و ایشان مرید شیخ فرید الدین گنگوہر
 قدس اللہ ارادہم گویند در اوائل حال روزی شخصی غزلی با او از خوش میخواند چون آواز گوش شیخ
 جلال رسید بهوش شده از بام افتادند و مانند کبوتر نیم بسیل می طلیدند و می غلطیدند بعد از مدتی بحال آمد
 درین طریقہ آمدند ایشان را کرامات و حواری عادات علیہ روی نموده و استغراق ایشان بمرتبه بود که
 چون وقت نماز میرسد میدان اللہ اکبر اللہ اکبر میگفتند تا از استغراق بحال آمده به نماز مشغول میشدند
 اکثر وجد و سماع میفرمودند و در قصه تمانیس متوطن بوده اند و از مشایخ متاخرین در سلسلہ شریفہ از ایشان
 بزرگتر نبوده گویند که یکی از مریدان شیخ جلال چندین سال خدمت ایشان کرد و هیچ واردی برد و ظاہر
 نمی شد روزی شیخ سخن میگفت در خاطر او گذشت که در زمان سابق شیخ نجم الدین کبری چنان بود که
 هر که نظر میکرد بمرتبه ولایت میرسد و امر در این چنین کس نیست شیخ بر سر او مطلع شد و بجانب او تیر دیدند
 فرمودند که امر در ہم چنین مردم هستند که بیک نگاه ایشان مرتبه ولایت حاصل شود درین اشاران مرتبه
 بخود افتاد و بمرتبه اعلی رسید و فعلا اندک مدتی رحلت نمود شیخ فرمودند که هر کسی را تاب برداشت این کار
 نیست و فات شیخ در روز جمعه بست و پنجم ذی الحجہ سال ۸۶۵ هجری بوده و مدت عمر شریف
 نود و شش سال و قبر ایشان در تمانیس است تمام شد ذکر مشایخ سلسلہ شریفہ شریفہ قدس سرہم
 بیان سلسلہ سنیہ کہ کہ رویہ کہ منسوب است بحضرت شیخ نجم الدین کبری قدس اللہ تعالی
 سرہ حضرت شیخ ابوبکر بن عبد اللہ نساج رحمہ اللہ

اصل ایشان از طوس است و مرید عبد القاسم گرگانی اندو ذکر نسبت ارادت شیخ ابو القاسم
 گرگانی در ذکر خواجہای بزرگوار نوشته شده و سلسلہ کبریہ با سلسلہ خواجہای بزرگوار
 یہ شیخ ابو القاسم کجا میشود و شیخ ابوبکر نساج با ابوبکر دینوری صحبت داشته اند و از شیخ ابونساج
 پرسیدند کہ دیدار مطلوب را بچہ توان دید گفتند بدین صدق در آئینہ طلب

حضرت شیخ احمد غزالی رحمہ اللہ تعالی
 اصل ایشان از طوس است و مرید شیخ ابوبکر نساج اندو برادر رحمتہ الاسلام امام محمد غزالی رحمہ اللہ

عالم بوده اند در علم ظاهر و باطن و فیات ایشان در سال پانصد و نه صد هجری واقع شده و قبر

ایشان در قزوین است

حضرت شیخ ابوالنجیب رحمہ اللہ

نام ایشان عبد القاهر است و لقب صیار الدین و نسب ایشان به دو ازوه واسطه حضرت امیرالمؤمنین
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم میرسد و نسبت ارادت ایشان بدو جانب است یکی به شیخ احمد
غزالی چنانچه درین سلسله مذکور شد و دیگر به شیخ وجیه الدین عم ایشان که در سلسله
سهروردیه مذکور خواهد شد ایشان در جمیع علوم کامل بوده اند و تصنیفات بسیار دارند بصحبت
حضرت قطب ربانی محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر گیلانی رضی اللہ عنہ مشرف گشته بودند
نقل است که روزی به بغداد میگذاشتند بدو کان قصابی رسیدند که گوسفندی آویخته بود
ایستادند و گفتند این گوسفند سیگویدین مرده ام نه گشته قصاب بخورد بقیه را و چون بخود باز آمد
بصحبت قول شیخ اقر کرد و تائب شد آنچه بخاطر فقر میرسد این است که اظهار کرد
شیخ را درین محل ضرور بود و در آن دو حکمت است یکی آنکه گوشت غیر حلال جمعی از مسلمانان
نخورند و دیگر اینکه ساعت توفیق تو به قصاب نرسیده بود و فیات ایشان در شب شنبه
دوازدهم ماه جمادی الثانی سال پانصد و شصت و سه هجری بوده و قبر در بغداد است

حضرت شیخ عمار یا سمر قدس سره

مید شیخ ابوالنجیب سهروردی اند و در ترتیب مریدان و کشف و قانع ایشان کمال تمام
داشته اند در وقت خود بزرگ و صاحب کرامات بوده اند

حضرت شیخ نجم الدین کبری قدس سره

نسبت ایشان ابوالنجاب است و این کنیت را سپهر صلعم در واقعه بایشان عنایت فرموده اند
به نام احمد بن عمر الجوتقی و لقب نجم الدین و لقب دیگر کبری است و کبری از ان جهت گویند که
در او اکل جوانی که تحصیل علوم مشغول بودند باهر که مناظره و مباحثه میکردند بر وی غالب آمدند
برین سبب طامه الکبری می گفتند و لفظ طامه بجهت کثرت استعمال حذف شده و ایشان را
شیخ ولی تراش نیز گفته اند بسبب آنکه نظر مبارک ایشان در وجود هر که افتادی

بمرتبہ ولایت میرسیدی چنانچه روزی سوداگری بخانقاه ایشان درآمد و حضرت شیخ حالت قوی
 داشتند نظر مبارک تمام اثر بر وقت افتاد و در حال بمرتبہ ولایت رسید پر سیدند از کدام مملکت گفت از
 فلان مملکت از اراکیت ارشاد نوشتند تا در ولایت خود خلق را بحق ارشاد کند روزی
 بازی در هوا دنبال گنجشکی کرده بود ناگاه نظر کیسیا اثر حضرت شیخ بر آن افتاد و گنجشک گشت
 و باز اگر نته پیش ایشان را فرود آورد و روزی بدر خانقاه ایستاده بودند ناگاه سگ آبخار
 و نظر از حضرت شیخ بروی افتاد و در حال بخشش یافت متحیر و بجزو شد و از شهر گورستان رفت
 و سرزمین می مایید و هر جا که می آمد و میرفت همه سگان شهر گرد او حلقه کرده میگشتند و دست
 بردست نهادند پیش او می ایستادند چون در آن نزدیکی میرود و بفرموده حضرت شیخ او را دفن کردند
 و بر سر قبر او عمارتی ساختند و حضرت مولوی فرموده اند بیت یک نظر فرما که مستغنی شوم ز اینهای جنبش
 سنگ که شد منظور نجم الدین سگاز اسر و راست و حضرت شیخ در فضیلت و طریقت و تقوی
 یگانہ دینی نظیر بوده اند و خوارق و کرامات ایشان در عالم مشهور است و نسبت ارادت ایشان
 به و طریقت است یکی از شیخ عمار یا سر به ترقی که درین کتاب مذکور شد شیخ ابو القاسم گرگانی میرسد
 و طریقت دیگر از شیخ اسمعیل نقری به محمد مانگیل و از ایشان مجربین داود و از ایشان بابو العباس
 اورس و از ایشان بابو القاسم بن رمضان و از ایشان کحضرت ابو یعقوب طبری و از ایشان
 بابو عبد اللہ بن عثمان و از ایشان بابو یعقوب نهرجوری و از ایشان بابو یعقوب سوسی و از
 ایشان بعبد الواحد زید و از ایشان کلگیل بن زیاد و از ایشان کحضرت امیر المؤمنین علی کرم الله
 و جبه باین ترتیب پیغمبر صلعم میرسد و از شیخ روز بهان بهره یافته بودند و فات ایشان دهم
 جمادی الاولی در سال ششصد و شترده واقع شده چون بلا کو بخوارزم رسید و در آنوقت
 عمر ایشان زیاده بر شصت بود شیخ اصحاب خود را مثل شیخ سعد الدین حموی و شیخ رضی الدین
 علی لالا و غیر ایشان را طلب داشتند فرمودند زود بر خیزید و به بلاد خود روید که آتش از مشرق
 بر افروخت تا مغرب خواهد سوخت و مرا اینجا شنید باید شد این بلا نیست مبرم که علاج
 ندارد و نیزه بردست مبارک خود گرفته و سنگ در نعل بر کرده با کفار مقاتله و مجادله نموده
 بدرجه شهادت رسیدند گویند که در وقت شهادت کامل کافری را گرفته بودند بعد از شهادت

ده کس نتوانستند که آنرا از دست شیخ خلاص سازند آخر آنرا بریدند و ببرکت نظر مبارک حضرت شیخ جمیع مردان ایشان کامل و عالم گشته بودند و اکثر معروف و مشهور اند شل شیخ محمد الدین بغدادی و شیخ سعد الدین حموی و بابا کمال بخندی و شیخ رضی الدین علی لالا و شیخ سعید الدین ماخری و شیخ نجم الدین رازی و شیخ جمال الدین کیلی و بعضی گفته اند مولانا مبارک الدین ولد مولانا جلال الدین روی نیز از ایشان است بحم الله

حضرت شیخ محمد الدین بغدادی رحمه الله

کنیت ایشان ابوسعید است و نام شرف بن المودین ابوالفتح و اصل ایشان از بغداد است و از اجله اصحاب و از اکمل مردان حضرت شیخ نجم الدین کبری اند و حضرت شیخ را کمال عنایت و مرحمت با ایشان بوده ببرکت توجه حضرت شیخ بقامات عالیه رسیده بودند اما در اواخر حال کسب تقدیر ازلی از شیخ محمد الدین قدری بی ادبی نسبت به پیر ایشان واقع شد از ایشان کفرت شیخ رسید بر زبان گذشت که سرت برود و در دریا غرق شوی و میری بهمان شیخ حارث شاه مجرم و گناه شیخ محمد الدین را غرق بحرقا ساخته بشهادت رسانید و فات ایشان در سال شش صد و هفت و بر او سیست و شش صد و شانزده هجری واقع شده و قبر در اسفراین است

حضرت شیخ سعد بن حموی رحمه الله

نام ایشان محمد بن سعید ابی بکر بن ابی حسن است و از اهل مردان حضرت شیخ نجم الدین کبری اند فاضل و عالم و کامل بوده اند و ایشان را تصانیف بسیار است و فات ایشان روزه علی الضحی سال شش صد و پنجاه هجری روی داده و مدت عمر ایشان شصت و سه سال و در کربلا در محراب خراسان است

حضرت شیخ سعید الدین ماخری رحمه الله

از کبار مردان شیخ نجم الدین است چون حضرت شیخ در او اهل ایشان را در ربیعین نشانند در ربیعین دوم با نجا رسیده دست مبارک بر در خلوت ایشان زدند فرمودند بر خیز و برون ای بیت منم عاشق مرا غم سازد و راست به تو معشوقی ترا با غم چه کار است و فات ایشان در سال شش صد و پنجاه و هشت هجری رسیده مدت عمر متقارن سال و قبر در نجارت

حضرت شیخ نجم الدین رازی رحمه الله

المشهور به امامه از کبار مریدان شیخ نجم الدین کبری اند و شیخ صدرا الدین قومی و مولانا جلال الدین محمد رومی ملاقات نموده اند تفسیر کفر الحقائق که مکتوب است از در روایات در بیان اشارات و رموز قرآنی است و در از تصانیف ایشان است و بر کمال حضرت شیخ پیغمبر شاد است به ازان نیست و قات ایشان در سال شش صد و پنجاه و چهارم در قبر ایشان در بغداد است

حضرت شیخ رضی الدین علی لالا رحمه الله

لقب ایشان رضی الدین است و نام علی بن سعید بن عبد الجلیل لالا و اصل ایشان از غزنی است و پدر ایشان سپهک سنانی غزنوی است و مرید حضرت شیخ نجم الدین کبری اند و بصحبت شیخ محمد بسوی و خواجه ابو یوسف همدانی رسیده اند و بسیاری از مشایخ را در یافته اند از صدقه و چهار شیخ کامل کمال خرقه داشته اند و در علوم ظاهر و باطن جامع و از بزرگان وقت بوده اند و سفر هندوستان کرده بصحبت ابو الرضا رتن هندی رضی الله عنه که قبر ایشان در بمبده است از توابع حصار فیروزه مشرف گشته امانت رسول معلم را شانه محاسن مبارک باشد از ایشان گرفته اند وفات ایشان در سوم ربیع الاول سال شش صد و چهل و دو هجری بوده و قبر ایشان در غزنی است مابین روضه سلطان محمود و ابن فقیر با بخار رسیده تا عصر در آن روضه معتبر که گذارده و در همان روز اکثر مزارات مشایخ غزنی را طواف نموده مثل ملک بار پرند و خواجه شمس العارفین و شیخ اهل سرزری و حکیم سنانی و امام محمد حدادی محمد اعرابی و خواجه محمد باغبان که در ربیع الاول سال چهار صد و چهل و هفت فوت کرده اند و خواجه علی بن ناز و خواجه احمد کی و شیخ سلول و خواجه ابی کبر بلخاری که میگویند از فرزندان صدیق اکبر اند و پر فیض ترین مزارات غزنین مزار ایشان است و شیخ عثمان ولد پیر علی هجویری و شیخ حاجی لیدی ختم الاولیا و خواجه القابلی و تاج الاولیا شاه سیر فالیربان و غیر هم قدس الله ارواحهم

حضرت شیخ جمال الدین احمد جورقانی رحمه الله

مرید شیخ رضی الدین علی لالا اند بسیار بزرگ و مرتبه عالی داشته شیخ رضی الدین علی فرموده اند هر که با خاوشی از ایشان آنچه از خنید و شلی یافته اند از وی نیز یافته وفات ایشان در سلخ ربیع الاخر سال شش صد و شصت هجری بود

حضرت شیخ نورالدین عبدالرحمن اسفرانی کسرتی رحمه الله
 اصل ایشان از کسرتی است و آن موضعی است از توابع اسفراین مرید شیخ احمد جوهر قانی انداز بزرگان
 و عارفان وقت بوده اند ولادت ایشان در ماه شوال ششصد و هفتاد و هفت و هشتاد و هشت
 یکشنبه چهاردهم جمادی الاولی سال منتهی صحری در کوه و قبر در بغداد

حضرت شیخ رکن الدین علاء الدوله سمنانی

کفایت ایشان ابوالکلام است و نام احمد بن محمد بابا بلخی و اصل ایشان از ملوک سمنان بود
 در سن پانزده سالگی با سلطان وقت می بوده اند و در سال ششصد و هفتاد و هفت و هشتاد
 مرید شیخ نورالدین عبدالرحمن کسرتی شدند صاحب ریاضت و مجاهدت و مقامات علییه
 بوده اند گویند که در مدت عمر با صدوسی اربعین نشسته اند ولادت ایشان در سال ششصد
 و پنجاه و نه و وفات شب جمعه است و در جمادی اول سال منتهی صحری در کوه و قبر در بغداد
 و مدت عمر ایشان هشتاد و هشت سال است و قبر ایشان در مقبره عماد الدین عبدالوهاب است
 درین ایام رساله بنظر آورده که می گفتند تصنیف و خط شیخ علاء الدوله سمنانی است که در عقائد
 خود نوشته و بعضی سخنان در آن رساله خلاص اهل سنت و جماعت بوده و با جهاد خود نوشته
 اگر فی الواقع آن رساله تصنیف و خط شیخ است پس پناه میبرم بخدا که عزوجل از کسی که مخالف
 باشد و اصول و فروع از ائمه اربعه رضی الله عنهم

شیخ نجم الدین محمد الاوکانی رحمه الله

مرید شیخ علاء الدوله سمنانی اند و صاحب کشف و کرامات اند و وفات ایشان در سال منتهی صحری
 هفتاد و هشت و اربع شده و مدت عمر هشتاد سال و قبر ایشان در حصار علی زاعمال اسفراین است

حضرت شیخ محمود موزنه کانی رحمه الله

لقب ایشان مشرف الدین است و نام پدر ایشان عبداللّه و از اکمل مریدان شیخ علاء الدوله سمنانی است

حضرت امیر سید علی سهدانی قدس سره

امیر سید علی سهدانی رحمه الله تعالی نام پدر ایشان شهاب الدین بن محمد است و میر سید علی مرید
 شیخ مشرف الدین محمود موزنه کانی اند و کتب طریقتیه از شیخ تقی الدین دوستی که ایشان نیز سنی

مرید شیخ علاء الدین سمنانی بوده نموده اند و بفرموده پیر خود حضرت شرف الدین محمود سه نوبت
ربع مسکون را امیر کرده اند و صحبت هزار و چهار صد ولی را در یافته و چهار صد ولی را در یک مجلس
و دیده اند و ابتدای اسلام در کشمیر بکرت مقدم شریف ایشانست و امروز خانقاه ایشان در کشمیر موجود است
وفات ایشان در ششم ذی الحج سال هفتصد و هفتاد و هجری روم نموده و قبر در خلکان است

حضرت شیخ بهار الدین ولد

بعضی گفته اند مرید شیخ نجم الدین کبری اند نام ایشان محمد بن حسین بن احمد الخطمی الکبری است
از فرزندان حضرت امیر المؤمنین ابوالمکرم صدیق رضی الله عنه اند و مادر ایشان دختر علاء الدین محمد
بن خوارزم شاه است که با اشاره حضرت رسالت پناه صلعم و دختر خود را کجین بن احمد نکاح
کرده بود و شیخ بهار الدین ولد از ان متولد شدند بسیار بزرگ و صاحب کشف و کرامات
بوده اند و شیخ شهاب الدین سهروردی ملاقات نموده بودند و وفات ایشان در سال
شش صد و بیست و هشت هجری بوده و قبر در تونیز است

حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمه الله

مشهور بمولوی رومی اند نام ایشان محمد بن بهار الدین محمد و اصل ایشان بلخ است
و نشو و نما در روم بوده مرید پدر خود اند بسیار بزرگ و عالم و صاحب حال و وجد بوده اند گویند
که چهار صد طالب علم هر روز به درس ایشان حاضر میشدند و اشعار ایشان سر اسرار معرفت و تقوی
است گویند که در سن شش سالگی بعد از سه چهار روز یکبار افطار نمی کردند و در همین سن روزی
با گاوک چند بر بامهای خانها سیر میکردند یکی از کوکدان گفت بیاتا ازین بران چهیم مولانا
فرمودند این نوع حرکت از گاوک و گریه بی آید حیث باشد که آدمی بانها مشغول نشود اگر در خانه
شما قوتی هست بیاید تا سوی آسمان پریم درین اثنا از نظر کوکدان غائب شدند کوکدان فریاد
بر آوردند بعد از لحظه رنگ دگرگون گشته و چشم متغیر شده باز آمدند گفتند در زمانیکه باشما سخن میکردیم
دیدیم که جماعتی سبز قبا یان مرا از میان شما گرفتند و گرد آسمان با گردانیدند و عجایب ملکوت را
بمن نمودند چون فریاد و فغان شما شنیدند باز آوردند و مولوی فرمودند مرغی که از زمین
پرد اگر چه با آسمان نرسد اما این قدر باشد که از دام دور تر باشد و بر همه چسبند

اگر کسی درویش شود کمال آن نرسد اما اینقدر باشد که از زمره خلق و اهل بازار متاثر گردد و از
رحمتها که دنیا برده و بسیار گردد و ولادت ایشان ششم ربیع الاول سال ششصد و چهارم
وقت غروب آفتاب بمجموعه دی آواخر سال ششصد و هفتاد و دو هجری واقع شده قبر ایشان در قم است

حضرت شیخ حاکم الدین جامی رحمه الله

ایمان حسن بن محمد بن حسن بن انخی ترک است حضرت مولوی رودی را کمال عنایت و التفات
تعلق با ایشان بوده از کبار خلفای مولوی بودند چون مولوی بجا رحمت حق پویستند روز هفتم جمادی
حاکم الدین با جمیع اصحاب پیش سلطان و لدر رفتند و گفتند میخواهیم که بعد ازین بر جاسه پدر
تشیخی و مخلصانرا و مریدانرا ارشاد کنی و شیخ را سینه مایاشی و من در رکاب تو غاشیه بردن
نموده بندگی تو کنم و این بیت بخوانند بلیت بر خاندان دل ای جان آن کیست ایاده پادشاهت
که باشد جز شاه شاهان برده با سلطان و لدر بیار بگرستند و فرمودند که الصوفی اولی بجز قوت
الاسیم اجری بجز قوت جهان که در زمان و اند خلیفه و بزرگوار بودی همچنین خلیفه و بزرگوارانی
وفات ایشان در سال ششصد و هشتاد و سه هجری بوده است

حضرت سلطان و لدر رحمه الله

فرزند خلیف مولانا می جلال الدین رودی اندر مرید و صاحب سجاده ایشان و علوم ظاهر و
طن را از والد بزرگوار خود و از مولانا حاکم الدین جامی و شیخ شمس الدین تبریزی قدس الله
سرار هم کسب نموده اند و حضرت مولوی در شان ایشان گفته اند که عرض از ظهور ما وجود است
مخالفان قول من است و تو فعل منی و گفته اند روزی والد من گفتند که ای سهار الدین اگر خواهی
و اتم در پشت برین باشی با همه کس دوست شو و کین کسی را در دلی مدارد این رباعی را بخوان
یا علی میشی طلبی ز هیچکس پیش مباحش چون مرهم دهم موم باش و چون نیش مباحش به خورای
ز هیچکس بیاید نرسد به بدگوی و بدآموز و بداندیش مباحش به ولادت ایشان در لارنده
سال ششصد و بیست و سه وفات شب شنبه دهم رجب سال مئیدصد و دوازده هجری واقع
شده گویند که در شب رحلت خود این بیت میخوانند بیت امشب شب آنسب که میخمشادی
در ایام از خدای خود آزادی به تمام شد ذکر مشایخ سلسله علیه کبر و قدس الله تعالی اسرار هم

ذکر مشایخ سلسله شریفه سهروردیه که منسوب است بحضرت
شیخ شهاب الدین سهروردی رحمه الله قدس الله احواله

حضرت ممشاد دینوری رحمه الله

دینور شهرت است از شهرهای جبل نزدیک فرسین از بزرگان مشایخ عراق اند و در علم ظاهری
و باطنی و کرامات یگانه آفاق و از اکمل مریدان سید الطایفه حضرت شیخ جنید بغدادی اند و از اقرب
روم و نوری اند محمد الله ایشان فرمودند چهل سال است که هشت را با هر چه در دست برین
عرض میکنند گوشه چشم بجاریت بیان نداده ام وفات ایشان در سال دوهصد و نود و نه

حضرت شیخ احمد اسود دینوری رحمه الله

نام پدر ایشان عطار است از کبار مشایخ و مرید ممشاد دینوری بود وفات ایشان در ماه
ذی حجه سال سیهصد و شصت و هفت هجری بوده

حضرت شیخ محمد عموی رحمه الله تعالی

نام پدر ایشان عبد الله است از اچله مشایخ زمان خویش بوده اند و مرید شیخ احمد اسود دینوری

حضرت شیخ ایشوخ زویم روح

کیفیت ایشان ابو محمد است و ابو بکر و ابو حسین و ابوسفیان نیز گفته اند و نام پدر ایشان احمد بن زید
بن زویم است و اصل ایشان از بغداد بوده عالم و فقیه و بسیار بزرگ و علوم ظاهر و باطن را کسب
نموده بودند و آنرا پوشیده میداشتند مرید کامل و شاگرد رشید سید الطایفه حضرت شیخ جنید اند و خواجه
عبد الله انصاری گفته اند اگر چه زویم خود را شاگرد جنید مینمود اما وی بهتر است از حضرت جنید و
سوی از وی دست تر دارم از صد جنید حضرت شیخ ابو عبد الله خفیف فرموده اند که هرگز ندیده
کس ندیده است بجز زویم که در توحید سخن گفتی که گویند در اواخر عمر در میان دنیا داران خود را
پنهان کردند اما بان مثل محبوب نمی گشتند سید الطایفه فرموده اند که ما فارغ مشغولیم در زویم مشغول
فارغ وفات ایشان در سال سیهصد و سه هجری روی داده و قبر در شونیز به بغداد است

حضرت شیخ ابو عبد الله بن حمیف رحمه الله

نام ایشان محمد است و اصل از شیراز و از انبای ملوک بوده اند قطب وقت و مقتدر است

اہل طریقت و در ریاضت و مجاہدت مشہل بوده اند مدبر و مہم اند و تصور صلاح را در یافتہ بودند
 و بابو محسن مالکی و ابو الحسین فرزند و ابو الحسین در اج صحبت داشته اند در علوم ظاہر و باطن
 کامل و شافعی مذہب بوده اند در صوت ایشان را تصانیف بسیار است و طریقت خفیہ منسوب است
 بایشان و طراز مذہب شیخ حضور و عنایت است نقل است کہ شیخ ابو عبد اللہ خفیف فرمودہ اند
 در ابتدا خواستم کہ بیج روم بمبادیہ رسیدم رسی و دوی داشتم تشنگی بر من غلبہ کرد چاہی دیدم آب
 از ان آب میخورد چون بسر چاہہ بشدم آب بقعر چاہہ فرود شد گفتم خداوند را عبد اللہ را قدر کم ازین آب
 آوازی شنیدم کہ این آبورسن بذاشت اعتماد بر ما داشت و تو بودورسن داری و قسم
 خوش گشت و بودورسن را بنیداشتم باز آوازی شنیدم کہ ما ترا تجربہ کردیم اکنون باز گرد و آب خود
 باز گشتم آب بسر چاہہ آمدہ بود خوردم و طهارت کردم و نیز فرمودہ اند کہ دفعۃً مرا نشان دادند
 کہ در مصر جوآنے دپیری ہمیشہ مراقب می باشد آنجا رفتم دیدم بہر دو قبلہ نشسته اند سہ بار
 بر ایشان سلام گفتم جواب ندادند گفتم بخدا سوگند کہ سلام مرا جواب دہید آن جوان سر
 بر آورد و گفت یا ابن خفیف دنیا اندک است و ازین اندک اندکی مانده ازین اندک
 نصیب بسیار تان یا ابن خفیف مگر فارغی کہ سلام ما می پردازی این گفت و سر فرود برد
 اگر سہ و تشہ بودم گر سنگ و تشنگی را فراموش کردم و دل مرا اثری عظیم شد توقف کردہ
 بایشان نماز پیشین و نماز عصر گذاردم و گفتم مرا پندے و ہدیت گفتند یا ابن خفیف ما را
 از زبان پند بنود کسے باید کہ اصحاب بصیبت را پند دہند روز آنجا بودم درین مدت خورد
 و خفتن در میان نبود با خود گفتم چه سود کند ہم تا مرا پندی دہند جوان سر بر آورد
 و گفت صحبت کسے طلب کن کہ دیدن او ترا از خدای یاد دہد و ہمیت بر دل تو افتد و ترا
 بزبان فعل پند دہند بزبان گفتار وفات ایشان در سال سہ صد و ہفتاد و یک ہجری
 بودہ و قبر ایشان در شیراز مدت عمر بقولے نود و پنج سال و بقولی یکصد و چہارست

حضرت شیخ ابو العباس سہاوندی رحمہ اللہ

نام ایشان احمد بن محمد بن الفضل است و اصل ایشان سہاوند است شاگرد جعفر خلدی
 و مدبر شیخ ابو عبد اللہ خفیف اند شیخ ابو العباس فرمودہ اند آنانکہ خداوند ہمست اند

اگر دست چپ ایشان را از مشغول دارد بدست راست دست چپ خود را بر بند و هم فرموده اند که در ابتدا که مراد و این کار گرفت دوازده سال سر به گریبان خود فرو بردم تا یک گوشه دل مرا بمن نمودند و نیز گفته اند که همه عالم در آرزوی آنند که حق تعالی یک ساعت ایشان را بود و من در آن روز آمدم که حق تعالی یک ساعت مرا بمن دهد تا ببیند ششم که خود چه چیزم و کجا میم و فوات ایشان

در سه صد و هفتاد و هجری بوده است

حضرت شیخ اخی فرخ زنجانی رحمه الله

مرید شیخ ابوالعباس نهاوندی اند و از کبار مشایخ وقت ایشان را کرامات و خوارق بسیار است و فوات ایشان روز چهارشنبه نهمه رجب سال چهارصد و پنجاه و هفت هجری

حضرت شیخ وجهیه الدین رحمه الله

از جمله مشایخ اند و صاحب کشف و کرامات نسبت ارادت ایشان بدو طریقت است و هر دو طریقت بسید الطائفه میرسد یکی از شیخ عموی میباشد و دیگری از اخی فرخ زنجانی بروم و ایشان پیر شیخ ابوالنجیب سهروردی اند و قبر ایشان در بغداد است

حضرت شیخ شهاب الدین سهروردی قدس سره

کنیت ایشان ابو حفص است و لقب شیخ الشیوخ و نام عمر بن محمد البکری سهروردی اند از اولاد ابوبکر صدیق اند رضی الله عنه شیخ الشیوخ و قطب و غوث زمان عالم و عامل و فاضل و کامل و پیشوای وقت بوده اند و مذہب امام شافعی داشتند طریقه ایشان تمام متابع مشرع و سنت پیغمبر صلعم بوده و در بغداد مشهورترین متاخران بوده اند مرید علم خود اند شیخ ابوالنجیب سهروردی که در کتب ابوالنجیب در سلسله کبری و مذکور شده و حضرت قطب ربانی غوث صدیقی شیخ محی الدین عبدالقادر گیلانی رضی الله عنه را در یافتند و از او سیرت ملازمت آنحضرت فوائد عظیم و بهره تمام حاصل نمودند و خواص و عوام بغداد را در او کرامات بجزمت ایشان برون نقل است که شیخ شهاب الدین فرموده اند در جوانی بعلم کلام مشغول بودم و کتاب چند در آن یاد گرفتم و عم من مرا از آن منع میکرد روزی عم من زیارت حضرت شیخ عبدالقادر رضی الله عنه آمد من با وی بودم مرا گفت حاضر باش که بر مردی میردیم که دل می

از خدای تعالی خیر میدهد و منظر باش برکات دیدار و بر اچون ششم شیخ ابو انجیب گفت
 یاسید این برادر زاده من بعلم کلام مشغول است هر چند منع میکنم ازان باز نمی آید غوث این
 فرمودند ای عمر که ام کتاب حفظ کرده گفتسم فلان کتاب و فلان کتاب دست مبارک
 خود را بسینه من فرود آورد و الله که یک لفظ ازان کتب بر حفظ من نمانده بود و خدای تعالی
 همه مسائل آنها بر خاطر من فراموش گردانید و از علم لدنی ملو ساخت و مرا فرمودند که آنچه
 یافته ام از برکت حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی است نقل است از شیخ
 نجم الدین مرید شیخ شهاب الدین که وقتی نزد یک شیخ خود در خلوت نشستم روزی در خواب
 دیدم که حضرت شیخ شهاب الدین بر کوهی بلند نشسته اند و جواهر بسیار پیش ایشان و خلق
 بسیار و در من آن کوه جمع آمده اند شیخ آن جواهر را بر خلق می آندازند و آنها می چینند
 و همین که روی کوه باز زیاده میشود گویا که پیش شیخ چشمه ایست از جواهر چون از خلوت برآمده
 پیش شیخ رفته پیش آنکه ازین واقعه خبر نگم فرمودند آنچه در واقعه دیدی حق است این
 و امثال این از برکت الفاس شیخ عبدالقادر است رضی الله عنه و ولادت شیخ الشیوخ
 در رجب سال پانصد و سی و نه هجری بوده و وفات در عزه محرم سال ششصد و سی و دو
 و ک داده و قبر ایشان درون شهر بغداد است و حضرت شیخ الشیوخ را مریدان بسیار
 بوده اند همه فاضل و کامل و مشهور چون شیخ بهار الدین زکریای ملتانی و شیخ نجیب الدین علی
 برغش و شیخ محمد الدین ناگوری و حضرت شیخ الشیوخ را نیز تصانیف بسیار است

حضرت شیخ محمد الدین ناگوری رحمه الله

نام شیخ محمد بن عطار است و اصل و مولد ایشان بخارا است و از اکل مریدان شیخ الشیوخ اند
 و در فضیلت و طریقت یگانه عصر و سبب ترک ایشان این است که در واقعه دید که حضرت راست
 پناه صلعم ایشان را بسوی خود طلب فرمودند فردای آن ترک تعلقات نموده سفر بغداد اختیار
 کرده بعد از رسیدن آنجا مرید شیخ شهاب الدین سهروردی گشتند و با خواجہ قطب الدین
 بختیار اوشی و گنج شکر صحبت داشتند اند ناگوری ازان جهت گویند که پیش از ترک
 و تجرید قاضی شهر ناگور بودند و وفات ایشان در سال ششصد و چهل و سه هجری بوده

وقبر ایشان بموجب وصیت پایان خواجه قطب الدین بختیار کاکئی در دیلی است و این فیصله

زیارت ایشان رسیده

حضرت شیخ نجیب الدین علی برغش رحمه الله

مولد ایشان شیراز و اصل از شام گویند از ابتدای حال محبت فقر می در زیدند و با ایشان می بودند پدر هر چند لباسها سے فاحشه می ساخت و طعامهای لذیذ میداد بآن التفات نمی کردند و میگفتند من جابه دنیا داران نمی پوشم و طعام نازکان نهنجورم و پشمینه می پوشیدند و میدید شیخ الشیوخ شهاب الدین سهروردی اند و عمارت و کابل و عالم بوده اند ایشان را سخنان لطیف و رسالهای شریف بسیار است و فوات ایشان در سال شش صد و هفتاد و هشت هجری بوده و قبر در شیراز است

حضرت شیخ عبدالرحمن بن علی برغش رحمه الله

قبر ایشان ظهر الدین است مرید و خلیفه رشید پدر خود بودند و صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند چون ایشان مولد شدند شیخ الشیوخ پاره از خرقة مبارک خود فرستادند که آنرا بپوشانند اول خرقة که در دنیا پوشیده اند آن بود و فوات ایشان در سال هفتصد و بیست و نوزده هجری بوده است

حضرت شیخ بهار الدین زکریای ملتانی رح

کنیت ایشان ابو محمد است و ابو البرکات و نام پدر ایشان و جبهه الدین بن کمال الدین علی شاه قریشی و با اصل از طمان در علوم ظاهر و باطن و فقه و حدیث و اصول و فروع عال و کمال و قطب و عوژ و وقت دور عهد شیخ الاسلام و ازلی نظیران روزگار حقی مذهب بوده از اکل میوه و اهل خلفا و جانشین شیخ الشیوخ شیخ شهاب الدین سهروردی اند و صاحب کرامات عظامه و مقامات و خوارق ظاهره بودند گویند که چون از سفر حج مراجعت نموده بنگرند و رسیدند شیخ الشیوخ را در باخته مرید شدند و طریق خرقة پوشیدن ایشان چنین است که بعد از آنکه بخدمت شیخ الشیوخ رسیدند منتظری بودند که کی خرقة بپوشانند روزی در واقع می بینند که سردر کائنات خلاصه موجودات پیغمبر صلعم در خانه نشسته اند و شیخ الشیوخ در پیش ایشان

بر پای ایستاده و در آن خانه طنابی بسته و خرقة چند بر آن طناب آویخته است و آن سرور مراد طلبیه را اند
 و شیخ اشعوب دست مرا گرفته به قدمبوس آنحضرت صلعم مشرف گردانیدند آنسر و بر اشارت بخرقه
 از خرقه های که آویخته بود فرموده گفتند عمر داین خرقة را به بهار الدین بیویشان من شیخ اشعوب آنگنان
 کردند علی الصباح شیخ اشعوب را اندرون طلبیدند چون بخدمت ایشان رسیدیم همان خانه
 همان خرقة بطناب آویخته دیدیم شیخ اشعوب برخاسته خرقة که حضرت رسالت بناه صلعم
 اشارت فرموده بودند مرا پویشانیده گفتند ای بهار الدین این خرقة رسول است صلعم من
 در میان واسطه پیش نیم و کسے را بی اجازت نتوانم داد و به رخصت شیخ اشعوب باینان
 آمده متوطن شده بارشاد طالبان مشغول شدند و خلق بسیاری از برکت قدم ایشان
 رسیدند و اهل آن دیار تمام مرید و متقده ایشان شدند و الحامل نیز در آن دیار مریه برایشان
 و کرامات و خوارق ایشان ظاهر است و ولادت ایشان در سال پانصد و شصت و شش
 و رقلعه کوٹ گردیده نموده و فات روز پنجشنبه بعد از ادای ظهر بوقت ماه صفر سال شش
 و شصت و شش هجری بوده مدت عمر یکصد سال و قبر ایشان در شهر ملتان است و حضرات

حضرت شیخ فخر الدین عراقی رح

از اکل مریدان شیخ بهار الدین زکریا اند و صبیبه حضرت شیخ بهار الدین نیز در خانه ایشان بود
 و اصل ایشان از همدان است در صغر سن حفظ قرآن کردند و در مهنده ساگی تحصیل علوم
 نموده درس می گفتند و دیوان ایشان مشهور است لمعات نیز از تصانیف ایشان است
 صاحب کرامات و خوارق عادات بوده اند و فات ایشان ذی قعدة سال هشت صد
 و هشتاد و هشت هجری بوده و مدت عمر هشتاد و دو سال و قبر ایشان در قفاکے قبر
 شیخ محی الدین ابن العربی است در صالحیه دمشق

حضرت امیر سلیمانی سادات رح

نام ایشان حسین بن عالم بن ابی الحسین است و اصل ایشان از عمور عالم بوده اند در علوم
 ظاهر و باطن و کتاب کنز الروز و زاد المباحثین و نزہة الارواح و سوالات
 و گلشن راز از ایشان است و مرید حضرت شیخ بهار الدین زکریا یا ی ملتانى اند فات ایشان

در دهم شوال سال هفتصد و هفتاد و هجری بوده و قبر در مفرخ سمرات است

حضرات شیخ صدر الدین محمد رحمه الله

کنیت ایشان ابوالمنانم است فرزند رشید و مرید کامل و خلیفه جانشین شیخ بهار الدین زکریا اند و در ملتان نجاسته والد بزرگوار خود هفتاد و سه سال بعد از ایشان بارشاد و تکمیل طالبان و مریدان اشتغال داشتند ایشان را کرامات و خوارق عجیبات است وفات شیخ در روز سه شنبه بست و سوم ذیحجه سال ششصد و هشتاد و چهار هجری بوده و قبر ایشان در ملتان است نزدیک قبر پدر بزرگوار ایشان رحمه الله

حضرت شیخ رکن الدین رحمه الله

کنیت ایشان ابوالفتح است و لقب ایشان فضل الله فرزند خلف و مرید رشید و خلیفه پدر بزرگوار خود شیخ صدر الدین محمد بن شیخ بهار الدین زکریا اند پنجاه و دو سال بر سجاده پدر و جد بزرگوار نشستند بارشاد طالبان قیام داشتند و صاحب علوم ظاهر و باطن و کشف و کرامات و بس عظمت القدر و جلیل الشان بوده اند نقل است که در قبی و والده ایشان بسلام حضرت شیخ بهار الدین آمده بودند در آن ایام که شیخ رکن الدین هفت ماهه در شکم ایشان بودند حضرت شیخ برخاسته تعظیم نمودند والده شیخ رکن الدین را تعجب آمد که سبب تعظیم برای شخصی است که در شکم شماست او چراغ خاندان و شفیع دودمان است وفات ایشان در انجم جمادی الاولی سال هفتصد و سی و پنج هجری روی داده مدت عمر هشتاد و هشت سال و قبر ایشان نیز متصل قبر پدر و جد بزرگوار است

حضرت مخدوم جهانبیان رحمه الله

نام ایشان سید جلال بخاری است موافق نام جد ایشان است اول بار کسی که از بخارا ازین قبیله هندوستان آمد جد ایشان است که سید جلال بخاری شرح میگفتند چون از بخارا آمدند مرید حضرت شیخ بهار الدین زکریا که ملتان می شدند از بزرگان صحیح است جلیل القدر و جامع علوم ظاهر و باطن بوده اند و ایشان را سه فرزند بوده است یکی سید احمد کبیر دوم سید بهار الدین سوم سید محمد و سید احمد کبیر را دو فرزند رشید قابل و سعادت مند بوده یکی قطب و غوث وقت شیخ المشایخ و مشرف اهل زمانه در روزگار گنجینه مغفرت اندر زبان واعیان مخدوم جهانبیان و دوم

سید را جوی قتال ایشان هم از او یاری بوده اند اگر چه مخدوم جهانیان را تربیت ظاهر و باطن
 پدر ایشان نموده اند اما مرید شیخ رکن الدین بن شیخ صدر الدین ابن شیخ زکریای ملتانی
 در هر دو ای از برکت تربیت ایشان کمال رسیده اند بگانه روزگار گشته و مخدوم جهانیان
 از آن جهت گویند که روز عید ی بروم حضرت شیخ بهار الدین و شیخ حسین رسته التماس
 عید می کردند آواز آمد که حق تعالی ترا مخدوم جهانیان گردانید و عیدی تو این است و چون بروی
 شیخ رکن الدین رفتند از آنجا نیز همین آواز آمد چون بیرون آمدند همه کس مخدوم جهانیان میگفتند
 خوارق و کرامات زیاده از حد ایشان بظهور رسیده و در مکه معظمه که رفتند با امام عبداللہ یافعی
 ملاقات کردند و میان این دو عزیز اتحاد و محبت بمرتبه رسیده که بالاتر از آن نباشد و از مکه
 معظمه که باز به هندوستان آمدند در دہلی بحضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلی ملاقات نموده خرقه
 سبزه چشت را از ایشان پوشیدند ولادت ایشان اول شب جمعه برات سال منفقصد و هجده
 بجزی و قات وقت غروب آفتاب روز چهارشنبه عید الفصحی سال منفقصد و نهم واقع شده
 و مدت عمر شریف بمقدار هشت سال و سه ماه بست و شش روز و قمر و راجه ملتان است

برهان الدین قطب عالم رحمه اللہ

نسبت ایشان ابو محمد است و نام عبداللہ بن ناصر الدین محمد بن مخدوم جهانیان درین قبیله
 اکثر کے بزرگ و صاحب حال و در علم ظاهر و باطن بحکمال و مرید آبای کرام خود بوده اند
 و خوارق و کرامات علیہ از ایشان بظهور پیوسته نقل است که شبی بجهت تعجب برخاسته بودند
 چون شب تاریک بود پاسے ایشان کوچی رسیده آزار یافت و ایشان ندانستند که
 آن چیست فرمودند سنگ است یا آهن چوب یا چه چیز است چون صبح شد و مردم آنرا
 دیدند برداشتی که از زبان ایشان بر آمده بود آن چوب پاره بحالت اصلے مانده و ششم ہم
 سنگ و هم آهن و هم چیز دیگر که تشخیص آن نمیتوان کرده شده بود تا امر دز که سال هزار و
 چهل و نه بجزی است نزد فرزندان ایشان در احمد آباد که مسکن ایشان بود موجود است
 ولادت ایشان چهارم رجب سال منفقصد و نوزد فات وقت طلوع آفتاب هشتم
 و یکج سال هشت صد و پنجاه و شش بجزی بوده و مدت عمر شریف و هشت سال و چهار ماه

دست و چهار روز و قبر ایشان در موضع تبوه از مضافات احمد آباد و گجرات واقع است ه ه ه ه

حضرت سراج الدین شاه عالم

کنیت ایشان ابوالبرکات است و نام محمد بن قطب عالم مرید خلیفه رسید پر بر رگوار خود اندوخت
 کرامات بلند و معجزات ارجمند بوده اند بظاهری و باطن سید وقت خود گویند که حلیه ایشان بحلیه
 مبارک پیغمبر صلعم مشابه و موافق بوده و عمر و نام و الدین و دایه ایشان نیز مطابق عمر شریف و نام
 والدین و تفرقه آنحضرت بوده علیه الصلوة والسلام نقل است که ضعیفه مرید ایشان بود و یک
 پسر داشت چهارم پنج ساله بیماری بهم رسانده فوت شد آن ضعیفه جرع و فزع تمام آمده
 دست بدامن ایشان زد و الحاح نمود که تا فرزند مرا بمن باز ندهید دست از دامن سینه
 باز ندارم چون جرع و فزع از حد گذشت تسلی او نموده بدرون رفتند و ایشان را نیز فرزند
 بود و غیر آن طفل را برداشته بدو دست زد و با سمان کردند و گفتند آئی آن طفل نشد این
 طفل فی الحال برست ایشان جان به سپرد و بیرون آمده آن ضعیفه را فرمودند برو که فرزند
 تو زنده است چون آن زن بجا نرفت فرزند خود را زن گرفت و ولادت ایشان
 هجدهم ذیقعد سال هشت صد و هفده و فات شب شنبه بیستم جمادی الاخری سال هشت صد
 و هشتاد و هجری بوده و مدت عمر شریف شصت و سه سال و قبر ایشان در شهر احمد آباد در تبرک
 الحمد القبر که با تمام رسید و با ختام اینجا رسید بمیاسن امداد روح مقدس مطهر حضرت پیر و سنگ
 غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہم ذکر اکابر و اولیای پنج سلسله مشهور و معروف
 که سلسله سلفه قادریه و سلسله تبرک نقشبندیه و سلسله علییه حشیتییه و سلسله شریفیه کبرویه و سلسله کبرویه
 سهروردیه قدس اللہ سرارهم باشد چنانکه مدار استقامت عالم و انتظام امور اخروی بنی آدم
 ازین سلسله های عالییه است و اکثر اهل اسلام از خواص و عوام خارج ازین سلسله های نیستند
 چه اگر نبی و وسیله و دستگیری این بزرگان دین رسیدن بمطلب اصلی و سلامت بدون ایما ازین
 جهان بس دشوار است و نجابت در عقبی بے آنکه کسی درین سلسله های عالییه منتظم باشد باسانی
 مستحور نیست چنانچه در خبر است از حضرت رسالت پناه صلعم که روز قیامت بنده نومید مانده
 باشد از مفلسی کردار خود حق سبحانه و تعالی گوید بنده سن فلان و انشمه را در فلان محل

می شناختی فلان عارف رومی شناختی گوید می شناختم گوید برده که ترا بونی بخشیدم پس وقتیکه
 شناخت نسبت پیوند و بسبب سخات میگردد و بهر دوستان او گرفتن سیرت ایشان
 و پی بردن باحسان با ایشان بهتر و اولی تر لهذا هر کس خود را در یک سلسله شاک میا زد و این
 فقیر خود را در سلسله سبزه که معظمه قادرین تنظیم گردانیده و دست دراز من با سعادت قطب ربانی
 غوث صمدانی پادشاه مشایخ امام ائمه پیر دستگیر شاه محی الدین عبدالقادر جیلانی
 رضی الله عنه زده امیدوار است که از برکت آن سید السادات سخات کونین حاصل نماید و
 حق تعالی این کمینه بنده خود را با ایشان به بخشد بد آنکه اسامی بزرگان که درین سلسله مذکور
 شده اند عدد ایشان منحصر درین نیست بلکه از اکابر و مشایخ این سلسله بسیاری از اکمل و لیا
 و صاحب مقامات علیا بوده اند اما چون تاریخ ولادت و وفات ایشان بهم نرسید و نیز
 برای رعایت ترتیب ارادت و نسبت خرقه دست بدست که از ربط نیفتد این فقیر بزرگترین
 بزرگان عالی شرف و عالیجاه اختصار نمود و ذکر مشایخ متفرقه و اکابر که سوا سلسله
 مذکور اند چه از متقدمین و چه از متاخرین چون ترتیب سلسله ای ظاهر نشد اما تاریخ تولد و
 وفات بهم نرسید ازین جهت احوال ایشان را در فصل علیحده به ترتیب سال وفات نوشت

حضرت مالک دینار رحمه الله

از تبع تابعین و مقتدای وقت و پیشوای زمان خود و در تجرید و توکل یگانه بودند و بحضرت
 شیخ بصری صحبت داشته اند و مالک از ان جهت گویند که وقتی بر کشتی سوار شدند چون بیان
 دریا رسیدند اهل کشتی مزد طلب کردند گفتند بیچ ندارم ایشان را چندان زدند
 که بیوش افتادند چون بیوش باز آمدند بار دیگر مزد طلبیدند بار در جواب گفتند ما
 دیگر بار ایشان را بزدند گفتند بای ترا گرفته در دریای اندازیم چون این را گفتند ایشان
 از دریا برآمدند و در دهن هر یک دیناری ایشان دست را دراز کرده یک دینار گرفتند
 و با آنها دادند چون اهل کشتی این واقعه را مشاهده نمودند در پای ایشان افتادند و عذر گناه
 خواستند مالک دینار از کشتی فرود آمده بالای آب روان گشتند و از نظر اهل کشتی حاضر نشدند
 نقل است که میفرمودند حق تعالی است حضرت سید المرسلین را دو چینی نکرده است

که نه جبرئیل را داده و نه میکائیل را یکی اذکر و فی فا ذکر کم یعنی چون یاد کنید مرا من شمارا یاد کنم دوم آنکه
استجب لکم و از من بطلبید تا من قبول کنم فرموده اند در بعضی کتب آسمانی دیده ام که حق تعالی
میفرماید هر عاقلی که دنیا را دوست دارد و کمترین چیزی که با وی کنم آن بود که حلاوت ذکر
و مناجات خویش را در دل او بر دارم و وفات ایشان در سال یکصد و هفت هجری بوده

حضرت شیخ حبیب عجمی قدس سره

کنیت ایشان ابو محمد است و اصل از فارس و ایشان را حبیب عجمی میگفتند مرید شیخ حسن بصری
اند و بسیاری از ائمه و مشایخ کبار را در یافته اند نقل است که خونی را بر در او کردند و پدران شب
خونی را نجواب دیدند در هشت خزان با اهلها پرسیدند تو قتال بودی این درجه از کجا یافته گفت
در آن ساعت که مرا بردار کردند حبیب عجمی گذشت در حق من دعا کرد این همه از برکت است
وفات ایشان در سال یکصد و پنجاه و شش هجری بوده و قبر ایشان در بصر است

حضرت شیخ سفیان ثوری رحمه الله

کنیت ایشان ابو عبد الله است و نام پدر ایشان سعید کوفی الاصل بوده اند از بزرگان
و مقتدای و پیشوای اهل زمان بوده اند در علم ظاهر و باطن یگانه و از مجتهدان پنجگانه در شافری
حضرت امام اعظم رضی الله عنه بوده و بسیاری از مشایخ را دیده اند و نسبت و سه سال متصل
شب نرفته اند فرمودند هرگز حدیثی نشنیدم از پیغمبر صلوات بر او علی نکرده ام نقل است که ایشان
هرگز از کسی چیزی نمی گویند که اگر در آن جهان در نمی نامم میگیرم و روزی ایشان میارزند
خلیفه طیب ترسانی داشت حاذق پیش ایشان فرستاد چون طیب قاروه بدید گفت که از
خوف آلی جگر این مرد خون شده و پاره پاره گشته از شانه بیرون می آید و در دنیا که چنین مرد بود
آن دین باطل نباشد این گفت و فی الحال اسلام آورد و خلیفه گفت پنداشتم که طیبی بر این بیار
میفرستم خود بیار پیش طیب فرستادم شیخ عبد الله مبارک فرموده اند که از هزار و صد بزرگ
شنیده ام که میگفتند فاضلتری از سفیان ندیده ام گویند جوانی را حج فوت شده بود آبی کشید
ایشان گفتند چهار حج کرده ام همه به تو ادم تو این آه بمن ده گفتا ادم آن شب نجواب دیدند که ایشان را
میگویند که سود کردی اگر همه اهل عرفات قسمت کنی تو نگر شوند نقل است که میفرمودند اگر بده خردست

نه از آن ریاست یکی از بهر خدا اگر از آن یک جزو که از بهر خداست در سالی یک قطره از چشم بیاید
بسیار بود و هم فرموده اند زهد نه پلاس پوشیدن و نه نان جو خوردن است لیکن دل در دنیا
نه بستن است و اول کوتاه کردن است و هم فرموده اند که اگر به نزدیک خدای شوی با نگاه بس
که میان تو و خدا بود آسان تر از آنکه یک نگاه میان تو و بندگش بود و فرموده اند یقین نیست
که مستمندی خدای را در هر چه تو رسید و فوات ایشان به بصره سوم ماه شعبان سال یک صد
و شصت و یک هجری بوده و بقولی شصت و دودست عمر شریف شصت و سه سال چون ایشان را
عسل میدادند در پیشانی ایشان نوشته دیدند سکنیکم الله

حضرت داؤد بن نصر طائی رحمه الله

نسبت ایشان ابوسلیمان است شاگرد مسلمین ابوحنیفه کوفی اندر رضی الله عنه و مرید حبیب راعی
و از قدمای مشایخ و جامع علوم ظاهر و باطن و فقیه الفقها بودند با تفصیل عیاض سلطان انبیا
و هم صحبت داشته اند نقل است که یکی در پیش ایشان نشسته بود و در ایشان می نگرست
فرمودند نه دانی چنانچه بسیار گفتن کراهیت دارد بسیار دیدن نیز کرده است ایشان فرمودند
ای پسر اگر سلاست خواهی دنیا را تو دواع کن و اگر کراهت خواهی بر آخرت تکبیر گوی
که این هر دو محل محابست و فوات ایشان در سال یکصد و شصت و دو بقولی پنج هجری بود
و قبر ایشان در بغداد است

حضرت عتبه بن غلام رحمه الله

نام پدر ایشان ابان بن صممه است از مستقدمان و بزرگان مشایخ و مقتدای این قوم و صاحب
احوال و مقامات عالیه بوده اند و از تبع تابعین و مرید حضرت شیخ حسن بصری اند و صاحب الدهر
می بودند روزی با شیخ حسن بصری بکنار دریا میرفتند ایشان بر آب روان شدند شیخ
تعجب نموده گفتند ای عتبه این مرتبه بچه یافتی فرمودند که تویی سال است که آن می کنی که
میفرمایند و من آن میکنم که او میخواهد و این اشارت به تسلیم و رضا است گویند شبی تار و ز
شفتند همین گفتند اگر عذاب کنی ترا دوست دارم و اگر عفو کنی دوست دارم روزی
شخص پیش ایشان آمد و گفت ای شخص میخواهم که از تو چیزی بپایم گفتند بخواه آنچه می خواهی

گفت خرمای ترمیخواهم وقت خرمای ترمی بود زینلی بدست او دادند که پراز خرمای ترمی بود
وفات ایشان در سال یک صد و شصت و هفت هجری بوده

حضرت امام عبدالعزیز مبارک رح

شاگرد حضرت امام اعظم اندر رضی الله عنه در فنون علوم جامع و صاحب کشف و کرامات و از
معاصران سفیان ثوری و فضیل عیاض بوده اند و مشایخ کبار را در یافته اند نقل است
که روزی در کوفه میگفتند نابیای را گفتند که عبد الله مبارک می آید هر چه می باید
سخاوه نابیا گفت دعا کن تا حق تعالی چشم من باز دهد ایشان دعا کردند همان لحظه حق تعالی
چشم او باز داد صاحب کشف المحجوب نوشته اند که والده امام عبد الله رزی بیاض بمطلب
ایشان رفت و ایشان را خفته یافت و دید که مار بزرگ شاخ ریجان و در دهان گرفته گلس از دهان
ایشان میراند ولادت ایشان در سال یکصد و شصت و هفت در ماه رمضان سال یکصد و شصت و هفت هجری بود

حضرت محمد صبح المشهور بابن سماک رحمه الله

کنیت ایشان ابو العباس است از قدامی و علمای این قوم و صاحب مقامات علیه کرامات
جلیه بوده اند و با سفیان ثوری صحبت داشته اند فرموده اند بهترین تواضع آنست که خود را
بر دیگر کس فضل نهی و فرموده اند طبع رسی است و در گردن و بندست بر پای بردار تا بر سه
وفات ایشان در سال یکصد و شصت و هفت هجری بوده

حضرت شفیق بن ابراهیم مخنی قدس سره

کنیت ایشان ابو علی و اصل ایشان از بلخ است از قدامی مشایخ و صاحب کرامات از جمله
و مقامات بلند و مقتدای زمان خود بوده اند حضرت امام موسی کاظم را در یافته اند و با سلطان
ابراهیم اویم صحبت داشته اند و حنفی مذہب بوده اند روزی از سلطان ابراهیم اویم پرسیدند
که شما در معاش چه می کنید گفتند چون می یابیم شکر میکنیم و چون نمی یابیم صبر میکنیم شیخ شفیق فرمودند
سگان خراسان نیز چنین میکنند سلطان گفت پس شما چون میکنید فرمودند ما چون یابیم
ایشان را کنیم و چون نیابیم شکر کنیم سلطان بوسه بر پیشانی ایشان دادند و گفتند استادتو می رود
تو شخصه بخدمت ایشان آمد و گفت ایها شیخ گناه بسیار دارم و میخواهم که توبه کنم

گفتند که دیر آمدی گفت نه زود آمدم گفتند چه گفت هر که پیش از مرگ آید اگر چه دیر آمده باشد زود آمده است شیخ فرمودند سینه چیز قرین فقرست فراغت دل و سکی حساب و راحت نفس که چیز لازمه تو نگرانت شیخ تن و شغل دل و سختی حساب سعادته ایشان در سال یکصد و نوزده چهارم هجری بوده قبر ایشان در حلمان است

حضرت شیخ یوسف اسباط رحمه الله

صاحب مقامات بلند و کرامات آرزومند جامع در علوم ظاهر و باطن و در تجرید و توکل یگانه بوده اند و شیخ فرید الدین عطار ایشان را از زهاد تا بعین نوشته اند گویند مفقاد هزار درم میراث یافته اند و هیچ از آن صرف خود نموند بفقرا دادند برگ خرمایی یافتند و مزد آنرا قوت خود میکردند وفات ایشان در سال یکصد و نوزده ششم هجری واقع شده است

حضرت ابوسلیمان دارانی

نام ایشان عبدالرحمن که احمد بن عطیه است و از قدما می باشد شیخ شام اند و علمای این قوم در زهد و ورع یگانه بیوای زمانه خود بودند و در ادوی است از دوی های دمشق از ایشان پرسیدند که حقیقت معرفت چیست گفتند آنست که مراد جزیکه بنود در دو جهان وفات ایشان در سال دویصد و پانزده هجری بوده و قبر در موضع دارانی

حضرت شیخ بشر مریخی رحمه الله

نام پدر ایشان عیاش است که مولانا می زندین الخطاب بوده از متقدمان مشایخ اند و اصل ایشان از مریس است و آن قریه ایست از توابع مصر گفته اند که در دلی که دنیا مقام کند بیرون میرود از آن دل آخرت و نیز گفته که از سخنان این طائفه هیچ چیز بدیل من قرار نگرفت تا آنکه دو گواه عدل از کتاب و سنت بران نیافتیم و نیز گفته اند افضل اعمال خلعت خواستن نفس است وفات ایشان در دو و پنجاه سال دویصد و ششده هجری و بقوله نوزده بوده است

حضرت شیخ فتح بن علی موصلی رحمه الله

اصل ایشان از موصل است و از متقدمان مشایخ موصل بوده اند و باسی کس از بزرگان صحبت داشته اند که همه ابدال بودند ایشان فرموده اند که اول بار که عبد الله حقیق را رحمه الله

و بیستم مرا گفت یا خراسانی چهار چیز پیش نیست چشم و زبان و دل و هو و چشم جانی منکر که نشاید و یزید
 سخن نگویی که خدای در دل تو بجلافت آن داند و دل نگاه دار از خیانت و کبر بر مسلمانان و هو
 نگاه دارد و هر هیچ محوی با و اگر این هر چهار بدین صفت نباشد خاکستر بر سر باید کرد که آن در شقاوت
 تو بود و وفات ایشان روز عید الفصحی سال دوهصد و سبت هجری بوده گویند روز عید و یزید که
 مردم قبران میکنند گفتند آئی میدانی که چیزی ندارم که براس تو قبران کنم من این دارم پس
 انگشت بر گلو نهادند و بنیقادند چون مردم گویند بر حمت حق پیوسته بودند و خط سبز
 بر گلویشان ظاهر بود

حضرت شیخ بشیر حافی قدس سمره

کینست ایشان ابو نصر و نام پدر ایشان عارث بن عبد الرحمن بن عطا است بن همام بن عبد
 و اصل ایشان از مرو است از مذامی مشایخ و بزرگان این قوم و صاحب مقامات بلند و کرامات
 از میندیم بغداد و از او تا در عراق بوده اند مرید حال خود اند علی خیرم صحبت داشته اند با
 احمد صنبل رضی الله عنه و فیصل عیاض قدس الله گویند تا ایشان در حیات بودند هیچ چار
 در راه های بغداد روث نکرد و بخت حرمت تعظیم ایشان که همیشه با برهنه می بودند روزی
 مردی راستوری روث انداخت فریاد بر آورد که بشیر از عالم برفت چون تحقیق کردند چنان
 نقل است که پیغمبر را آنجواب دیدند که می فرمایند ای بشیر میدانی که خدای تعالی چرا ترا
 برگزیده از میان اقران بلند گردانید مرتبه ترا گفتند یا رسول الله نه فرمودند از بهر آنکه متابعت
 سنت من کردی و حرمت داشتی صالحان را نصیحت کردی برادران را دوست داشتی
 مراد اصحاب و اهل بیت را اولاد ایشان بقول ابن کثیر شامی در بغداد سال دوهصد
 و پنجاه هجری است وفات ایشان روز چهارشنبه دهم محرم سال دوهصد و سبت و هفت
 هجری بوده و قبر بیرون شهر بغداد است و چون بر حمت حق پیوستند آواز نوحه جنیان
 از خانه ایشان بگوش مردم میرسید و بعد از وفات ایشان را آنجواب دیدند پس رسیدند
 که خدای تعالی با تو چه کرد فرمودند که آمرزید مراد آنها را که بر جنازه من حاضر شدند
 و آنها که مراد دوست دارند تا بقیامت

حضرت شیخ احمد بن الحواری رحمه الله

کنیت ایشان ابو الحسن است و اصل از دمشق مرید ابوسلیمان دارانی اند و والد ایشان نیز از
ستورخان و عارفان بودند همانند ایشان خاندان زهد و ورع بوده و از بزرگان
این قوم مدوح مشایخ اند گویند ایشان را ابوسلیمان دارانی عمده می بود که هرگز گفت
فرمان او نکند روزی سیان در مجلس سخن میگفتند ایشان آمدند و با ابوسلیمان گفتند
آفته شد چه میفرمائی ابوسلیمان جملب ندادند سه بار مکرر گفتند ابوسلیمان را دل به تنگ آمدند
بر و در آنجا نشین ابوسلیمان ساعت مشغول شدند بعد از آن یاد ایشان آمد که با حمد گفته
باز فرمودند احمد را بچویند و رتور خواهد بود چون حینند در تورا یافتند و یک سوی ایشان
سوخه بود و وفات ایشان در سال دصد و سی و دو هجری بوده است

حضرت شیخ حاتم بن عنوان

کنیت ایشان ابو عبد الرحمن و اصل از بلخ حنفی مذہب و مرید شیخ فقیق لمخی و صاحب
علوم ظاہر و باطن بوده اند گویند ایشان اصم نموده اند ضعیفه ایشان سخن میگفت در آنجا
سخن از وی با وی جدا شد کجبت و رخ جانت او گفته آواز بلند تر کن که من نمی شنوم و خود را
چنان فراموشند که گوش ایشان کراست و آنرا نشنیده اند ضعیفه شادمان شده و آن
لقب بر ایشان بانگ گویند به سفر میرفت کی از ایشان وصیت خواست فرمودند اگر بیا روی
خدای بس و اگر همراه خواری کرام کاتبین بس و اگر عبرت خواری دنیا بس و اگر مونس خواری
قرآن بس و اگر کار خواری عبادت خدا بس و اگر وعظ خواری مرگ بس و اگر اینک گفته پذیرد
نیست و در آن تر بس فرموده اند شہوت نه قسم است کی در طعام و دیگر در گفتار و دیگر در نظر
بس نگاه دار خویش را با عطا و خداوند و زبان را بر است گفتن و چشم را بعبرت نگر استین
وفات ایشان در سال دصد و سی و هفت هجری بوده بود مع ما سجد که از نوای بلخ است

حضرت شیخ احمد بن حفص و یه قدس سره

کنیت ایشان ابو حامد است و اصل ایشان از بلخ مرید حاتم اصم از بزرگان مشایخ
خراسان اند سلطان ابوالہیم او هم و حضرت شیخ بابزیر سلطانی و ابوتراب بنی و ابو حفص حلامی

و طریقه ملائیه داشتند و جامیه بروی لشکر بیان داشتند شیخ احمد فرموده اند هر که در ایشان را خدمت کند به چیز کرم شود تو افصح و حسن ادب و سخاوت و گفته اند شیخ خواب گران نیست از خواب غفلت و فات ایشان در سال دو صد و چهل هجری بوده و مدت عمر خود و پنج سال است و قبر در بلخ است

شیخ ابو العباس حمزه بن محمد حارث بن اسد محاسبی رحمه الله

از متقدمان مشایخ نهرات و سنجاب الدعوات بود در فخر و در هر که صحبت او لیا آراسته نزار و بیخ بند آراسته نگردد و فات ایشان در دو صد و چهل و یک هجری بوده

حضرت شیخ ذوالنون مصری رحمه الله

کنیت ابو عبد الله است و اصل از بصره از علمای و قدما می مشایخ در جوع او بیای وقت با ایشان بوده گویند چهل سال روز و شب پشت بدیوار ننشاده اند جز بدوزانو نشستند پرسیدند این محنت چراست فرمودند شرم دارم که در مشاهد الهی بنده دارم نشینم طریقه محاسبه با ایشان است منسوب و سخن ایشان اندر توحید و تجرید بود و مذمب مذاکستن رضا است و از جمله مقامات و فات ایشان در بعد او سال دو صد و چهل هجری ردی داده نیز چنین آوردند که حضرت ذوالنون مصری رحمه الله کنیت ایشان ابو الفیض است و نام تو بان بن ابراهیم و اصل ایشان از اصمیم مصر است شاگرد حضرت امام مالک و مدبر اسرافیل و از بزرگان این قوم و کبار مشایخ و پیشوای اهل ملامت و صاحب ریاضت و کشف و کرامات و در تجرید و توحید یگانگی و سر عارفان زمانه بوده اند تا در حیات بودند خود را چنان پنهان داشتند که بر حقیقت حال ایشان هیچکس واقف نگشت بزرگی و خوارق حضرت شیخ زیاده از آن است که در قید ضبط در آید روزی همراه جماعتی در کشتی نشستند بازرگانان را گوهری گم شده همه اتفاق کردند که ایشان برده اند میر بخانیند و امانت میرسایند چون کار از حد گذشت گفتند خداوند تو میدانی که من نه برده ام نه اران مای سر از دریا بر آوردند و در دهان هر یک گوهری یکی از آنها گرفتند و با ایشان دادند اهل کشتی چون این واقعه را دیدند در پاکی ایشان می افتادند و عذر میخواستند و همین نقل

صاحب کشتن الحبوب از زبان ذوالنون مصری قدس سره نسبت بخوان مرقع داری که اندر یک
کشتی با ایشان بوده می نمایند فرمودند هرگز از نان و آب سیر نخورم تا نه معصیت کردم خدای را
و نه قصد معصیت در من پدید آید گویند چون میخواهند بنام مشغول شوند میگفتند بار خدایا یکدم
قدم آیم بدرگاه تو یکدم زبان گویم از تو یکدم دین نگرم به قبله تو یکدم لغت
گویم نام تو از بی سراپای سختم و بدرگاه تو آدم فرمودند راه راست آنراست
که از خدای ترسان است چون ترس بر خاست از راه انحراف می فرمودند دوستی
با کسی کن که بتغیر تو متغیر نگردد و فرمودند معرفت قرار نیگیر در رستی که از طعام بر باشد و نیز
فرموده اند که توبه عوام از گناهان است و توبه خواص از غفلت فرموده اند علامت
محبت خدای آنست که متابعت حبیب خدا کند در اخلاق و افعال و او امر و سنن
حضرت شیخ را پرسیدند که از مردم پر بهر کار گریست فرمودند آنکس که زبان خود نگاه دارد
پرسیدند علامت توکل چیست فرمودند طمع از خلائق منقطع گردانیدن پرسیدند اندوه
که بیشتر فرمودند بدتر خود ترین مردمان را پرسیدند دنیا چیست فرمودند هر چه ترا از
حق مشغول دارد پرسیدند سفله چیست فرمودند آنکه بجدای راه نداند دنیا موزد شیخ
فرمودند ای مریدان علمای ملاقات کنید بجهل یعنی اسرار خود را از ایشان پوشیده دارید
و زبانتان را بر غیبت که رغبت شما دیده بعضی از عبادت را بشما بیاموزند و اهل معرفت بسکت
یعنی پیش عارف حرف گفتن خوب نیست و فایده ایشان در سبب و ششم مشایخ
سال دو صد و پنج هجری واقع شده نقل است که چون بر حمت حق پیوستند آن شب هفتاد
کس رسول صلعم را بخواب دیدند که آنحضرت میفرمایند دست خداست ذوالنون خواهد
آمد با استقبال او آمده ام چون چنانچه ایشان را می بردند مرغان بسیار بر جنازه پروردگار
بافتند چنانکه همه خلق را بپایه خود پوشیدند و یکس از آن قسم مرغان را ندیده بود
و خلق از آن کاری که نسبت با ایشان داشتند باز آمدند و تا سب گشتند و قبر حضرت
شیخ در مصر است و بر قبر ایشان نوشته یافتند چنانکه بخط آدمیان مانده بود ذوالنون
حبیب اللہ من الشوق قتل اللہ و بعضی از سنگران هرگاه آن نوشته را بر تراشیدند باز نوشته می یافتند

حضرت شیخ ابو تراب بنی قریظی قدس سره

نام ایشان عسکرن الحصین است و بقولی عسکرن محمد بن الحصین از اکل مشایخ خراسان بوده اند و با ابو حاتم عطار بصری و حاتم اصم صحبت داشته اند و بر قدم تجرید مسافت بسیار نموده اند گفته اند توکل آنست که خود را در دریای عبودیت انگنی و دل در خدای سیه داری اگر چه شکر کنی و اگر باز گیرد صبر کنی و گفته اند نیست از عبادت چیزی منفعت تر از اصلاح خواطر و لما فرود غیر خلد کردی دامن تست بی غبار گرز دلها رفته پلستی بی وفات ایشان در سده پنجم جمادی الاول سال دوهصد و چهل و پنج هجری بوده چون در بادی که بصره رحمت حق پیوستند بعد از چندین سال جمعه با بخارا رسیدند و ایشان را دیدند در باده قبله ایستاده و خشک گشته و عصاره دست در کوبه در پیش نهاده و از درنده با پیش صندری نه رسیده

حضرت شیخ ابراهیم بن عیسی رحمة الله

اصل ایشان از اصفهانست با معروف کنخی صحبت داشته اند و از متقدمان مشایخ و صاحب کشف و کرامات بوده اند فرموده اند هر گاه خواهی کسی را از ادبیای حق بشناسی این گوئی هو الاول و الاخر و الظاهر و الباطن و هو کل شیء علیم وفات ایشان در اصفهان سال دوهصد و چهل و هفت هجری واقع شده

حضرت شیخ زکریای بن کحی الهروی

از کبار مشایخ استجاب الدعوات بودند امام احمد صبل رضی الله عنه فرموده اند زکریا که از جمله ابدالست وفات ایشان در بهرات ماه رجب سال دوهصد و پنجاه و پنج هجری بوده

شیخ ابو عبد الله السجری رحمة الله

از بزرگان مشایخ خراسانند و با ابو حفص صحبت داشته اند و بارها بر قدم تجرید سفر کرده اند شخصی ایشانرا گفت یک زیار از سرسرح دارم میخواهم که تو بدی مصلحت چه می بینی گفت اگر بدی ترا بهتر و اگر ندی ترا بهتر فرمودند برو عطفی که تو فکر از مجلس او نه درویش بر خیزد و درویش نه تو فکر او نه و اعطاست وفات ایشان در سال دوهصد و پنجاه

و پنج بوده

شیخ محمد بن علی حکیم الترمذی قدس سره

کینست ایشان ابو عبد الله است طریقه حکیم منسوب است بایشان و سخن ایشان در اثبات ولایت است از مقدمان و محتشان مشایخ اند و صاحب تصانیف بسیار در احادیث اسناد عالی داشتند و از خواص یاران امام اعظم رضی الله عنه صحبت دارن و حضرت بودند علیه السلام و هر روز یکشنبه با حضرت علیه السلام ملاقات می کردند و واقعات از یکدیگر می پرسیدند گویند یک بار تصانیف خود را در آب انداختند حضرت علیه السلام آن همه را پیش ایشان باز آورده و گفت خود را پیش بین مشغول میدار ایشان گفتند صد شیر گرسنه در رسته گو سفند ان چندان تباه میکند که یک ساعت شیطان کند و صد شیطان آن تباهی نکنند که یک ساعت نفس آدمی نفل است که در جوانی صاحب حسن بوده اند زنی صاحب جمال ایشان را بخود دعوت کرد بباد التفات نکردند وقتی آن زن خبر یافت که با غرقت اند خود را بیار است و آنجا رفت از باغ برگرفته وزن در عقب سپید دید با توجه کردند بعد از مدتی که سخن گشتند این سخن بباد ایشان آمد و در خاطر گذشت چه بودی اگر حاجت آن زن رو کردی بعد از ان تا بگفتی چون این در خاطر خطور کرد اندوه ناک مشهوره گفتند ای نفس خبیث در جوانی در خاطر این نبود آنکس بعد از ریاضتهای بسیار در پیری پیشانی چه سوز بگشت این خطره سه روز ماتم داشتند بعد از سه روز پیغمبر صلعم را بخواب دیدند فرمودند ای محمد رنجور مشو نه از ان است که در روزگار تو رحمتی است بلکه آن خاطر از ان بود که از ایام جوانی تا حال چهل سال دیگر بگذشت و مدت ما از دنیا دورتر گشت و دور افتادیم ترا جرمی نیست و در حال تو تصور نکرده و آنچه دیدی از دور از کشیدن مدت مفارقت ما است و ازین باید دانست که درین ایام که سال هزار و چهل و نهم هجری است و از زبان پیغمبر صلعم دورتر گشته و در دلهما و علمها و نیتها خصوصاً در دنیا داران چه قدر تفاوت رفته باشد و فاست ایشان در سال دو صد و پنجاه و پنج هجری واقع شده

حضرت شیخ یحیی بن معاذ رازی قدس سره

کینست ایشان ابو زکریا است و لقب واعظ در باب ایشان بعضی از اکابر گفته اند خدا را

بیجی بودیکه از انبیا و دیگر از اولیا و اول کسی که از شاخ پس از خلفای راشدین بر منبر شد
ایشان بودند بایشان گفتند قومی اند که میگویند ما بجای رسیدیم که ما را نماز نباید کرد گفتند گویند
رسیده اند اما بدو رخ گویند که روزی بابرادر بدی میگذاشتند برادر ایشان گفت خوش رویی
است فرمودند خوش تر ازین دل آنکس است که ازین ده فارغ است و گفته اند با مردمان
سخن کم گویند و با خدا ای بسیار گفته اند یک گناه بعد از توبه زشت تر بود از هفتاد گناه پیش از
توبه گفته اند مصلحت از صفات اولیا است اعتماد بر خدا سر همه چیز و بی نیاز بودن بدو و از
چیز و رجوع کردن با و در همه چیز و گفته اند نهایی عملین صدیقان است پسین نشان محبت
فرمودند آنچه بنیکوی زیاد نشود و بجان نلفسان نه پذیرد و شخصه گفت مراد صیت کینه فرمودند
لبان الله چون نفس من از من قبول نمی کند دیگرے چون قبول کند و گفته اند آئی تو دوست
سیداری که من ترا دوست دارم با آنکه بی نیازی پس من چگونه دوست نه دارم با اینهمه
احتیاج و گفته اند آئی اگر من نتوانم که از گناه باز ماتم تو میتوانی که گناه با مرزب و گفته اند
آئی مرا عمل بهشت نیست و طاقت دوزخ نه دارم اکنون کار بفضل تو افتاده و فوات
ایشان در سال دو صد و پنجاه و هشت هجری روی داده و قبر ایشان در نیشاپور
است در قبرستان هم

حضرت شیخ ابو حفص حداد رحمه الله

نام ایشان عمرو بن سلمه است و اصل ایشان از نیشاپور است از بزرگان زمان و شیخ دور
مرید عبد الله و روی و استاد ابو عثمان جبری اند با سید الطائفه چند ملاقات کرده اند گویند
روزی می گذشتند یکے را متحیر و گریان دید پرسیدند چه حال داری گفت خزی داشتم کم شده
جز آن هیچ نداشتم ایشان توقف کردند و گفتند بعزت تو که گام برندارم تا خرا و باز نرسد
در حال خرا و پدید آمد نفل است که یکے از ایشان طلب وصیت کرد و گفتند یا خنی لازم
یکدرباش تا همه در برابر تو کشاده گردد و لازم یکسید باش تا همه سادات ترا گردن کنند
و گفته اند کرم انداختن دنیا است برای کسی که بان محتاج است نفل است که حضرت
شبلی ایشان را چهار ماهه مانی کردند و هر بار صلوا سے و طعامی دیگر میخواستند و چون

بود اع رفتند و گفتند یا شبلی اگر بنیثا پور آئی میزبانی دجو نمودی بتو آموزم گفتند یا ابو جعفر
 چه کردم فرمودند تکلف کردی و تکلف جو نمودند همان را چنان بایست داشت که خود را
 تا آمدن همان گران نه آیدت و بر رفتن رشادمانی نه چون تکلف کنی آمدن بر تو گران آید و
 رفتن بر دل آسانی شود هر گرا با همان حال این بود جو نمودند و وفات ایشان در سال
 شصت و چهار هجری و بقولی دوصد و شصت و پنج واقع شده

حضرت شیخ علی بن موفی بغدادی رحمه الله

از قدماست مثل شیخ عراقی و بزرگان این قوم بوده اند و حضرت شیخ ذوالنون مصری را دیده
 اند و فرمایند که ده و هفتاد حج گذارده اند و قتی بعد از حج با خود به تاسف میگفتند که هر روز
 دمی آیم نه دل و نه وقت من خود در چه شمارم آن شب حق تعالی را بخواب دیدند که ایشان
 گفت ای پسر موفی تو بنام خویش خوانی کسی را که نخواهی اگر من ترا نخواستمی نخواهد می گویند
 روزی در راه کاغذی یافتند در آستین خود نگاه داشتند چون از آستین بر آوردند دیدند که
 در آن کاغذ نوشته آمد این موفی از فقر می ترسی و حال آنکه پروردگار تو ام و ایشان گفته
 خداوند اگر من ترا از بیم آتش و دوزخ می پرستم در دوزخ فرود آرد اگر بایستد بهشت می پرستم
 هرگز در اینجا جای مده و فرود بسیار اگر بگری پرستم یکدیگر را بنمای و پس از آن هر چه خواهی
 بکن و وفات ایشان در سال دوصد و شصت و پنج هجری بوده و قبر ایشان در سمرات است
 نزدیک بلخ سفید گویند که شیخ الاسلام خواجه عبد الله الفارسی هر وقت سوار بر ابر
 رسیدی فرود آیدی و باد بگذشتی

حضرت شیخ احمد بن وهب رحمه الله

کنیت ایشان ابو جعفر است و اصل ایشان از بصره گفته اند هر که بطلب قوت برخاست
 نام فرزند او برخاست و وفات ایشان در سال دوصد و هفتاد هجری بوده و پنجاه

حضرت شاه شجاع کرمانی قدس سره

کنیت ایشان ابو الفوارس است و از ابنای لولک بوده اند و مرید ابو جعفر صداد اند
 بصحبت بسیاری از مشایخ رسیده اند چون ابو تراب بخشی و ابو ذریع مصری و ابو سعید بصری

گویند شاه تاج چهل سال نخبه وقتی در خواب شد مدعی تعالی را بخواب دیدند پس از آن خواب کردندی چنانچه ایشان را نخته یاد طلب خواب می یافتند شاه گفته اند علامت صبر سه چیز است ترک شکایت و صدق رضا و قبول تضاد بدل خوشی و فوات ایشان بعد از مرگ دو صد و هفتاد و هجری واقع شده

حضرت حمرون قصار قدس سره

کفایت ایشان ابو صالح است و نام پدر ایشان عماره در حقیقه قصار به منسوب با ایشان است و درین طریق اظهار و نشیر بود صاحب کرامات و امام اهل ملامت و در نزد سب سفیان تور بودند و با یوتراب بخشی و علی نصر آبادی و ابو حفص صحبت داشته اند اول مسئله که از ایشان اصحاب بعراق بردند و احوال بگفتند سبیل تستری و سید الطائفة گفتند اگر رو بودی که پس پیغمبر صلعم پیغمبری بودی حمرون بودی ایشان گفته اند هر چه خواهی که پوشیده بود بر کس آشکارا کن و گفته اند من شمار ابد و چیز وصیت کنم صحبت علما و اجتناب از جهال و گفته اند تو کل دست بخدای زدن است و گفته اند اگر توانی که کار خود بخدای باز گذاری بهتر است از آنکه بخیله و تدبیر مشغول شوی و گفته اند من نیک خوئی را ندانم الا در سخاوت و بد خوئی را نشناسم مگر در نخل و گفته اند تو اضع آن بود که کس را بخود محتاج نه بینی در دو جهان و فوات ایشان در سال دو صد و هفتاد و یک هجری بوده و قبر ایشان در بهرات است

شیخ فتح بن شجرف قدس سره

کفایت ایشان ابو نصر است و اصل از مرو از قدما می مشایخ خراسان اند گویند در حالت نزاع با خود چیزی میگفتند مردم گوش داشتند میگفتند آئی اشته شوقی الیک فاجعل قدومی علیک بار خدا یا بسیار شده شوق من بسو تو تعجیل کن رفتن مرا نزد خود چون ایشان را می شنیدند بر ساق پای نوشته دیدند که الفتح شد و فوات ایشان پانزدهم شعبان سال دو صد و هفتاد و سه هجری بوده بر جاززه ایشان سی هزار کس نماز گذاردند

حضرت شیخ ابو عبد الله مختار

نام پدر ایشان محمد بن احمد و اصل ایشان از بهرات است و از متقدمان و بزرگان مشایخ بهرات است

دبیر شیخ ابوعلی بن مختار الملوی اسینی فرموده اند طعام چنان خور که در آخر دهه باشی نه
او ترا اگر تو او را خوردی همه نوز شود و اگر او ترا همه دو در دو فوات ایشان در سال

دو صد و هفتاد و هجری بوده و قبر ذررات است

حضرت شیخ ابو عبد الله مغربی رحمه الله

نام ایشان محمد اسماعیل است استاد ابراهیم خواص و ابراهیم بن شیبان کرمان شاهی و
مرید ابو الحسن علی زرین اند و ایشان مرید خواجہ عبد الواحد زید و ایشان مرید شیخ محسن لصری
اند قدس الله اسرارهم وقتی بر سر کوه سینا سخن میگفتند سخن بجای رسید که گفتند بنده با او
چندان نزدیکی جوید که فروماند فردا سنگ از کوه می خیزد و پاره پاره میشد و بهامون می آمد
و گفته اند چون خوارترین مردم در ویشی بود که با تو تکران مداومت کند و عظیم ترین خلق
را تو اضع کند و فوات ایشان در سال دو صد و هفتاد و هجری بوده و مدت عمر یکصد و شصت

دو سال و قبر ایشان بر سر کوه سینا است

شیخ ابو عبد الله الخاقان الصوفی رحمه الله

از کبار صوفیه بعد از امامان و فوات ایشان در سال دو صد و هفتاد و هجری بوده

حضرت اسماعیل بن عبد الله تستری قدس سره

کینت ایشان ابو محمد است و مخفی ندیدم مرید ذوالنون مصری و از کبار علمای این طایفه
و او تا دعوات اند و جامع بودند میان حقیقت و شریعت طریقه سهیله منسوب بایشان است
و بنامی این طریقه بر اجتهاد و مجاهده نفس است صاحب کشف الحجب نوشته اند سهیل
بن عبد الله تستری آن روز که از مادر زاده و صائم بودند آن روز که از دنیا رفت نیز
صائم از ایشان پرسیدند که نشان بدین معنی چیست گفتند که ترا علم دهد و توفیق عمل ندهد و عمل
دهد و اخلاص ندهد که عمل کنی بیکار کنی و دیدار و صحبت دهد با نیکنان و ترا قبول ندهد
گفته اند که در شان روزی هر که یکبار خورد این خوردن صدیقان است گفته اند هر که
سنگی کشد شیطان گرد آید و بکلمه خدا تعالی گفته اند و سر همه آنها سیر خوردن است
و گفته اند هر وجدی که کتاب و سنت گواه آن نبود باطل باشد و گفته اند هیچ معصیتی عظیم تر

از جهل نیست و گفته اند بزرگترین کرامات آنست که خوی بد خود را بخواهی نیک بدل کنی و گفته اند هیچ معصیتی بزرگتر نیست از فراموشی حق و گفته اند خداوند اهر روزی و شبی و ساعتی عطا است و بزرگترین عطایا آنست که ترا از خود الهام کند و گفته اند هیچ یاری دبی نیست الا خداست و هیچ ویلی نیست الا رسول خدا می صلح و هیچ زاد می نیست الا تقوی و هیچ عملی نیست الا صبر و گفته اند خدا می ما خلق را بیا فرید و فرموده من راز گوید و اگر راز نمی گوید من نگرددید و اگر این نه کنیدی از من باز نخواهید و گفته اند هرگز دل زدن نشود تا نفس نگیرد و گفته اند تصوف اندک خوردن است و با خدا آرام گرفتن و از خلق گریختن و گفته اند توکل له آنست که اگر چیزی بود و اگر چیزی نبود در هر دو حال ساکن باشی و گفته اند عبودیت رضادادن است بفعل خدا و گفته اند نفس از سه صفت خالی نیست کافر است یا منافق یا مرادی و فوات ایشان در ماه محرم سال دوم و هشتاد و سه هجری بوده و این قول اصح است و مدت عمر شریف شریف هشتاد و گویند روزی که جنازه ایشان را برداشتن مردم بسیار جمع بودند و جو و هفتاد ساله که آن مشتله را شنید بیرون آمد چون به جنازه رسید آواز بر آورد که ای مردمان آنچه که من می بینم شناسی بنید گفته چه می بینی گفت فرشته ها از آسمان می آیند و خود را بر جنازه می مالند و مسلمان شد

حضرت شیخ ابوسعید خراسی روح الله

تمام ایشان احمد بن عیسی است و لقب خراسی و اصل ایشان از بغداد و طریقه خراسی ناموس است بایشان و اول کسی که در فنا و بقا عبادت کرد ایشان بودند و از بزرگان و قدماست مشایخ اند اندر علم تو حید و اشارت امام و یگانه مشایخ بودند شیخ الاسلام فرموده اند که در علم تو حید همه پیرومانند و از مشایخ هیچکس از وی نه شناسم و نزدیک است که خراسی پیشگیری بودی از بزرگی و مرید محمد بن منصور طوسی و در او شاد مریدان آیتی بوده اند و باوه النون مصری و سری سقطی و بشر حانی و غیر ایشان از اجله اکابر صحبت داشته اند گویند گفته در عفات بودند حاجیان دعای کردند می زاریدند ایشان گفته مرا آرزو آید که من هم دعا کنم باز گفته چه دعا کنم چیزی نه مانده که با من نه کرده باز قصد دعا کردم با تقی

آورد که پس وجود حق دعا میکند یعنی پس از یافتن از چیزی خواهی ایشان گفتند وقت عزیز خود را بجز بهترین چیزها مشغول کن و گفته اند علم آنست که در عمل آورد ترا اولین آنست که برگردد ترا اوقات ایشان در سال دو صد هشتاد و شش هجری بوده و بقولی دو صد و هشتاد و پنج و یا هفت و قدری که معطر است

حضرت شیخ عباس بن حمزه نیشاپوری رحمه الله

کنیت ایشان ابو الفضل است و باذوالنون مصری صحبت داشته اند و حضرت باقر بسطامی را دین و وفات ایشان در ماه ربیع الاول سال دو صد و هشتاد و هشت هجری

بوده

حضرت شیخ ابو حمزه بغدادی رحمه الله

نام ایشان محمد بن ابراهیم است با بشرحانی و سری سقلی و ابو تراب بختی صحبت داشته اند و مذهب عارفان و از اقران ابو سعید نوری و غیر نساج بودند و قتی در بغداد از قرب آبی چیزی می اندیشیدند از خود غائب گشتند بچنان در رفتن ایستادند چون بانویشتن آمدند خود را در بادیه دیدند زیر سیله

حضرت شیخ ابو حمزه خراسانی رحمه الله

اصل ایشان از نیشاپور است و از اجله مشایخ و در توکل یگانه بود و با ابو تراب بنحیفه و شیخ ابو سعید خراسانی صحبت داشته اند و از معاصران سید الطائفة بوده اند صاحب کشف المحجوب نوشته اند که روزی در بیابانی ایشان در چاهی افتادند چون سه روز بگذشت کرد بانجا رسیدند بان خود گفتند که ایشان را آواز دهم باز گفتند که خوب نباشد که از غیره و نخواهم شکایت کنم که خداوند من در ادراجه انداخته شما بر آید آن گره بر سر چاه آمدند گفتند این چاه در میان راه است مباد اینجبری بیاید و بیند تا بجهت ثواب سر این چاه را پوشم ابو حمزه گفتند نفس من با اضطراب آمد و از جان خود نومید شدم چون آنها سر چاه پوشیده رفتند من با حق ساجات کردم و از غیر او نا امید گشتم چون شب شد از سر چاه آوازی شنیدم چون دیدم سر چاه را کسی بکشد و جانوری عظیم شل از دها

دوم خود را درون پناه انداخت و دستم که سبب نجات من است و دستاوه حق است
 آنرا بگیرم و مرا بیرون کشید باقی آواز داد که نیکو نجات یافتی یا ابو حمزه که تبلیغی از طفلی ترا
 داد و نقل است که روزی سید الطائفه شیخ جنید البلیس را دیدند برهنه برگردن مردم می
 گفتند ای ملعون حرم نداری ازین مردم البلیس گفت که ام مردم اینها مردم نیستند مردم
 آنها اند که در مسجد شونیزیه اند و بگرم سوخته اند چون در مسجد رفتند ابو حمزه خراسانی دایره
 نوری و ابو بکر دقاق را دیدند مراقب نشسته ابو حمزه سر بر آورد و گفت دروغ گفتند
 ملعون اولیای فدای ازان عزیز تر اند که البلیس را بر حال ایشان اطلاع باشد
 ایشان دو سال دو صد و نود و هجری بوده

حضرت شیخ ابو بکر دقاق رحمه الله

نام ایشان محمد بن عبد الله است جامع علوم ظاهری و باطنی بوده اند و با سید الطائفه
 صحبت داشته اند و از اقران ابو الحسین نوری و ابو حمزه خراسانی اند و وفات ایشان
 در سال دو صد و نود و هجری بوده

حضرت شیخ ابراهیم الخواص رحمه الله

کنیت ایشان ابو اسحق و اصل از بغداد است صاحب صحو و در طریق توکل و تجرید یگانه
 و از خاصان درگاه الهی بوده اند و از اقران سید الطائفه جنید نوری و صحبت دار حضرت
 علیه السلام شیخ الاسلام گفته اند که شیخ ابو الحسین خرقانی گفت در میان سخنانی که از
 خواص با من میگفت این بود که اگر با حضرت صحبت یابی توبه و اگر از هر شیئی بگریزی
 ازان توبه کن ممشاد و نوری فرموده اند نیم خواب بودم در مسجد بمن نمودند خواهی
 که دوستی از دوستان باینی بر خیزد بر سر تل توبه شو بیدار شدم برت می بارید آنجا رفتم
 و ابراهیم خواص را دیدم مرید نشسته و گریه می کردی مقداری از سری سبز توی از برت
 و با هم برت که بر سر دی آمده بود در عرق غرق گفتم این منزلت بچه یافتی گفت از خدمت
 فقیر وفات ایشان در سال دو صد و نود و هجری بوده و یوسف بن حسین ایشان را نه
 شسته و دفن کرده بعلت شکم بر حمت حق پیوستند گویند هر بار می که مناسرخ

می گشتند غسل می کردند و آن روز که از دیار بغداد به قزوین آمدند و بار غسل کرده بودند و سر اسعظیم
بود بار آخر در آب برقتند و قبر ایشان در زیر چهار طبرک صفا مان است ۲

حضرت شیخ زکریا می بن دلوویه ۲

کفایت ایشان ابو یحیی است و از اهل نیشاپور بودند و از کسب خود قوت می ساختند
وفات ایشان در نیشاپور سال دویست و نود و چهار هجری بوده

حضرت شیخ ابوالحسن نوری رحمه الله

نام ایشان احمد بن محمد و لقبی محمد بن محمد و مشهور اند باین لغوی و پدر ایشان از بغشور است
که باین هرات و مردود واقع شده مولد و نشاء ایشان بغداد است و نوری از ان
جهت گویند که چون در خانه تاریک سخن میگفتند از نور باطن ایشان مانند روشن می شد و نور
حق اسرار مریدان میداشتند مرید سری سقطی اند و النون مصری را دیده بودند و با
محمد علی قصاب و محمد بن الحواری صحبت داشته اند و از اقران سید الطائفه اند در طریقت
بمحمد و صاحب مذهب بوده اند ایشان را مشایخ وقت امیر القلوب گفته اند و وجود و
حالی عظیم داشتند طریقه ایشان را نوری گویند و معاملات ایشان موافق جنیدیان است
و قاعده مذهب ایشان تقضیل تصوف باشد بر فقر و در صحبت اشیاء میفرمودند که یک
نفس در دنیا نزد یکس من دوست تر از هزار سال آخرت است از بهر آنکه این سرای
خند نیست و آن سرای قربت و قربت بنحمت باشد نقل است که روزی شیخ غسل
میکردند و زدی جامه ایشان را برد و هنوز از آب بیرون نیامده بودند که باز آورد و
عذر خواست و هر دو دست او خشک شده بود گفتند الهی چون این جامه باز آورد
تو دست این را باین باز ده شیخ فرمودند تصوف ترک کردن هیچ حظوظ نفس است
و نیز فرموده اند من لم یعرف الله تعالی فی الدنیا لم یعرفه فی الآخرة هر که نه شناخت
خدا را در دنیا نمی شناسد او را در آخرت از اکل مریدان و اکابر ایشان بود
مشایخ فرموده اند که هیچکس در زمان ابوالحسن نوری چون او نیکو طریقت و عالمی
سخن نبوده شیخ الاسلام گفته اند جوانی نرسائی نزد ابراهیم قصار آمد و گفت میخواهم

فوزی را به بنیم گفت او چند سال نزدیک ما بود و بیخ از دہشت بیرون نیامد یک سال دیگر گردش میگشت و با کس نیامیخت و در سال دیگر در ویرانه خانه گرفت و بیخ بیرون نیامد مگر به نماز و معالی خاموشی گزید و با هیچکس سخن نہ گفت آن جوان گفت میخواهم البته او را بنیم ابراهیم او را بوری دلالت کرد چون به شیخ رسید از او پرسیدند با که صحبت داشته گفت با ابو حمزه خراسانی شیخ گفتند آن مرد که از قرب نشان میدہد و اشارت میکند گفت آری گفتند چون به اوری ویر اسلام کوئی گو کہ اینجا ایم قرب بعد است شیخ ابن عربی فرماید قرب گویند تا مسافت نباشد و تا مسافت بود و کاکی بجای پس قرب بعد بود و نشان ایشان در سال دو صد و نود و پنج هجری بوده و بقولی دو صد و ہشتاد و شش و صح قول اول است چون شیخ ابوالحسن فوزی رحمت حق پیوستند سید الطائفة فرمودند هیچکس در حقیقت صدق سخن نہ گفت تا نوری بر در کہ صدق زمانہ او بود پند

حضرت شیخ ابو عثمان علی الصوفی رحمہ اللہ

گفت ایشان ابو عبد اللہ است مرید سید الطائفة و استاد حسین بن منصور عروج اند و صحبت داشته اند با ابو سعید خراز و عالم بود و اند بہ علوم حقائق چون سخن ایشان باریک است مردم بکلام منسوب داشتند و ہجو ساختند و از کہ مغظم بیرون کردند چون بجدہ رفتند اہل آن دیار ایشان را قاضی آنجا نمودند اصل ایشان ازین است از بزرگان و نشان این قوم اند بزرگان این طائفة گویند ہر چه حسین آمد بسبب دعای عمر بن عثمان است کہ ویر از خود بر بنجایند وفات ایشان در بعد اوسال دو صد و نود و شش ہجری بود و بقولی دو صد و نود و یک و بقولی دو صد و نود و ہفت کہ سال وفات حضرت سید الطائفة است و قول آخر صح است

حضرت شیخ ابو عثمان واعظ رحمہ اللہ

نام ایشان سعید بن اسمعیل بن منصور است و مولد و فشاروی بوده بعد از ان بہ نیشابور انتقال نمودند و ہسم در آنجا رحلت فرمودند وفات ایشان در سال دو صد و نود و ہشت ہجری است

حضرت شیخ سمنون بن محب الکذاب

کنیت ایشان ابو الحسن است و بقولی ابو القاسم خود را کذاب کرده بودند بسبب که در
 تفصیحات الانس مذکور است و تا کذاب نمی گفتند ایشان را باز نمی گریستند در علم محبت یگانگی
 بودند با سر می سقنی و محمد بن علی قصاب و ابو احمد فلا نسی رحمهم الله صحبت داشته اند و از
 اقران حضرت شیخ بنفید و حضرت شیخ ابو الحسین لوزی بوده اند هر شبانه دومی پانصد رکعت
 نماز میکردند حضرت شیخ ابو احمد فلا نسی گفته اند مردی بر فقر او در بغداد هزار درم نفقه
 کرد سمنون گفت یا ابو احمد ما را استطاعت این نفقه نیست بر غیر تا بگوشت رویم و بر
 درمی یک رکعت نماز بگذاردیم پس بدان رفتم و چهل هزار رکعت نماز گذاردیم وفات ایشان
 در سال دویصد و نود و هشت هجری رومی داده شد

حضرت شیخ ابو عثمان حسری قدس سره

نام ایشان سعید بن اسمعیل نیشابوری است و حیره محله ایست از محلات نیشابور اما اصل
 ایشان از ری است مرید شاه شجاع و ابو مخنف حداد و یحیی بن معاذ رازی صاحب
 کشف المحجوب فرمایند که حق سبحانه و تعالی مرا و ابو عثمان را از ستمه پیر ستمه مقام عنایت نمود
 مقام رجا از یحیی معاذ یافت و مقام عزت از صحبت شاه شجاع و مقام شفقت از صحبت
 ابو مخنف و در همین محل صاحب کشف المحجوب می نویسد مرید دارد و باشد که به صحبت شیخ
 پنج یا شش یا بیشتر ازین برسد و از هر پیری و صحبتی دیر اکتف مقامی کرد و با سید
 الطائفه در دیم و یوسف ابن حسین و محمد فضیل بنی صحبت داشته بودند و در ریاضت
 اندر وقت خود یگانگی و در ابتدا سی سال بست سال اندر بیابانها عزت گزیدند چنانکه حسن
 آدمی نه شنیدند و از شفقت پیم ایشان بگذرخت و چشمها مقدار سوراخ جوال دوزی
 مانده و از صورت آدمیان بگشتند پس از بست سال فرمان صحبت آمد گفتند ابتدا
 صحبت با بل خدا می و مجاوران خانه وی گنیم تا مبارک بود و قصد که مغظمه کردند مشایخ
 از آمدن ایشان بدل آگاه بودند با استقبال آمدند و ایشان را بصورت مبدل شده
 و سجالی که بجز رمتی چیزی نمانده بود یافتند و گفتند یا ابو عثمان بست سال برین صفت

زیست که آدم دورتیش در روزگار تو عاجز نه شدند بکوی که چو رفتی او چه دیدی و چه یافتی و
 چرا باز آمدی گفتند بسکه میرقم و آفت سکر دیدم و نو میدی یافتیم و بجز باز آمدم جمله مشایخ گفتند
 یا اباعثمان حرام است که بعد از تو بر معبران که عبارت صحیح و سکر کنند که انصاف جمله بر او
 و آفت سکر باز نمودی و از جمله سخنان ایشان است که گفته اند خلاصت سنت در ظاهر علامت
 ریای باطن بود و گفته اند خوف از عدل اوست در جواز فضل او و گفته اند هر که خدای را
 دوست دارد آرزو مند خدای و بقای خدا بود و گفته اند عاقل آنست که از هر چه میرسد
 بیش از آنکه باورسد کار آن بسازد و وفات ایشان در ماه ربیع الاول سال دوصد و نود
 و هشت هجری بوده

حضرت شیخ احمد بن محمد بن مسروق

کنیت ایشان ابوالعباس و اصل از طوس است از قدماست مشایخ و بزرگان این قوم
 بوده اند و در بغداد سکونت داشتند و استاد شیخ علی رودباری و شاکر دمارت محاسبی
 و بابا شیخ سری سقلی و محمد بن منصور طوسی صحبت داشته اند حضرت سید الطائفة شیخ جنید
 از ایشان حکایات سیکرده اند ایشان فرموده اند هر کس ترک کند از زندگانی نمی کند
 براحت و نیز فرموده اند که بسیار نظر کردن بسوی باطل می برد معرفت حق را از دل
 وفات شیخ در سال دوصد و نه هجری بوده

حضرت شیخ طلح بن محمد صیاح سیلی رحمة الله

از اکل مریدان شیخ ابوعثمان جبری اند و صاحب مقامات عالی وفات ایشان
 در سال سه صد و دو هجری کرده

حضرت شیخ یوسف بن حسین راکر

کنیت ایشان ابویقوب و از قدماست مشایخ کبار و در مدینه ذوالنون مصری و شاکر و
 امام احمد حنبل اند و عمر دراز یافته با بسیاری ازین طائفة صحبت داشته اند فرموده اند
 شنیدم که ذوالنون اسم اعظم میدانند متی خدمت وی کردم و درخواست تعلیم
 آن نمودم تا آنکه روزی طبقه با سر پوش که در سفره پیچیده بود بین داد فرمود بفلان

دوست من برسان طبق را برداشته روانه شدم در راه بخاطر کم گذشت که آیا درین چهارشنبه
خود را نتوانستم ضبط کرد چون و اگر دم در آن موشی بود بیدار رفت گفتم بمن استنزا که در غضبناک
باز گشتم چون مرایدید گفتم هر گاه امانت داری موشی نتوانستی کرد امانت داری امم عظم
را چون توانی نمود وفات ایشان در سال سه صد و سه چهارم هجری بوده

حضرت شیخ ابوالعباس پستی رحمه الله

نام ایشان عبد الله بن محمد بن نافع بن کرم است و باصل از پست است که در نواحی قندهار
است در تاریخ ابن کثیر مسطور است که ابوالعباس پستی هفتاد و سال پهلوی بر زمین نرسانید و
بیواری و ستون تکیه نه کرد و پای برهنه از نیشاپور بحرین المشرقین رفت و مدتها در بیت المقدس
اقامت نمود وفات ایشان در ماه محرم سال سه صد و چهارم هجری بوده

حضرت شیخ ابو عبد الله بن جلاق قدس سره

نام ایشان احمد بن یحیی است و اصل ایشان از بغداد بوده و ساکن گشتند بر بله دمشق
از اجله مشایخ شام اند و مرید ابو تراب نجفی اند باسید الطائفة و نوزده صحت داشته
و قتی ابو الخیر تینانی ایشان را دیدند که در هوا میروند آواز دادند که بشما ختم در جواب
ایشان گفتند تشاخی شیخ الاسلام فرموده اند ابو الخیر تشاخی شخص را
میگفت و ابو عبد الله تشاخی مقام و شرف را وفات ایشان در سال
سه صد و شش هجری بوده

حضرت شیخ حسین بن منصور حلاج قدس سره

کنیت ایشان ابوالغیث و اصل ایشان از بیضای فارس است و صاحب سلو بودند
و علاج ازان جبت گویند که روزی بدوکان حلاجی که دوست ایشان بود رفتند و او را
بکاری فرستادند بجای او باگشت اشارت کردند پنبه کیسو شد و پنبه دانه کیسو در باب
ایشان مشایخ رحمهم الله را اختلاف است بعضی مثل شیخ عمرو بن عثمان سکک که
پیر ایشانند و ابوالیاقوب زجوری و علی بن سهل اصفهانی و غیرهم از مشایخ متقدمین انکار
کرده اند و بهر سافه اند و نسبت بسحر میکنند اما جمعی چون شیخ ابابکر شبلی

و ابو العباس بن عطاء و شیخ عبد اللہ حنیف و شیخ ابو القاسم نصر ابادی و شیخ ابو سعید ابو الخیر
 و شیخ الاسلام خواجہ عبد اللہ الفزاری و شیخ ابو القاسم گرکانی و پیر علی بھویرے صاحب
 کشف الحجوب و غیر ایشان از متاخرین ہمہ معتقد اند و بزرگ داشته اند و گفته اند بھویرے صاحب
 بھویرے اصل نبوی صاحب کشف الحجوب فرموده اند من معتقد ویم اما سخن او اقدار را
 نشانید حضرت خواجہ محمد یار سار سمیہ اللہ در فضل الخطاب آورده اند کہ انچه در بعضی کتب نوشته
 کہ سید الطائفہ شیخ جنید ثوی لقب حسین بن منصور نوشته اند این افترا می محض است سید
 الطائفہ چہ وفات ایشان پیش از تصنیف بن منصور بیازده یاد از دہ سال بودہ چنانچہ
 از تاریخ وفات این دو عزیز ظاہر میشود انچه بر ایشان آمد از غلبہ شوق و جذبہ عشق و
 محفوظ ماندن مراتب بود و جذبہ عشق آنست کہ چون محبت بر تہ اسرار رسد عاشق در آن
 بسوزد و او را از خود تہرماند و در نظرش جز یار در نیاید ہر چہ بیند از یار شناسد در دوز
 در دیدہ ظاہر و باطن او یار باشد و جز یار در دو عالم هیچ نداند و نہ بیند و چون
 عاشق برین منوال گردد یقین کہ ہر چہ در نظرش در آید از کثرت یار پیدا و چنانچہ
 مولانا عبدالرحمن جامی نسبت بہین حال فرماید بیت بسکہ در جان فکار و سینہ زارم توئی
 ہر چہ پیدا میشود از دور پندارم توئی و نیز بعضی از کبار عارفین فرمودہ اند بیت
 چو در خانہ دل بنیر از تو کن نیست بہر شکل آئی تو باشی بدانم بدین حسین بن منصور در خیال
 بودند کہ از تہجری و جذبہ عشق انما الحق گفتند در نظر ایشان ہر چیز جز یار در نیاید و چون صورت
 نشانی ایشان نیز بنظر افتاد آنرا ہم صورت یار دانستند اگر چہ صورت ایشان بود چنانچہ
 مجنون از کمال جذبہ عشق در او اثر لیلی را شناخت و پرسید کہ این کیست گفتند لیلی است
 مقصود تو و محبوب تو گفت لیلی خود منم فرد گر ان لیلی از خیمہ بیرون شود بہ ہم کویہ و صحرا
 چو مجنون شود بہ اگر چہ در حقیقت مجنون لیلی نبود اما در نہایت عشق و فنا و جذبہ خود را
 یار دیدہ و یار را خود و از کمال یگانگی و کبھتی دوی بر خاست و الایمیت چہ نسبت خاک
 با عالم پاک نہ کہ ادراک عاجز است از درک ادراک بہ تصنیف قتل ایشان در باب الطائفہ
 بنداد روز سہ شنبہ بست و پنجم ذی الحجہ سال سہ صد و نہ ہجری واقع شد

حضرت شیخ ابو العباس بن عطاح

نام ایشان محمد بن احمد است بغدادی الاصل و از علمای مشایخ و طرفاء این قوم بوده اند
 شاگرد ابراهیم مازستانی اند و با سید الطائفة و شیخ ابو سعید خزاز صحبت داشته اند ایشان
 تفسیری است پس نیکو بر تمام قرآن مجید بر زبان اشارات و فوات ایشان در راه ذیقعد
 در سال سته صد و نه هجری بوده و بعضی سته صد و یازده نیز گفته اند و الاصح قول اول
 وزیر قاهره بالله خلیفه چون حسین منصور را کشف از ایشان پرسید که چگونگی در حق طالع
 گفتند تو در حق خود پیر از او سیم مردمان بازده و زیر گنت تعریف میکنی و فرمود تا ندانند آنها
 ایشان را ایگان ایگان کنده بر سر مبارک ایشان نشاندند و در همین حالت
 بر حمت حق پیوستند

حضرت شیخ ابو بکر ازی قدس سره

نام ایشان محمد بن زکریا است و از بزرگان این طائفة و زهاد ایشانند گفته اند در سنه
 هجری از ایشان گریان تر نبوده و پیوسته عبادت میکردند و فوات ایشان در سال
 سته صد و ده هجری بوده

حضرت شیخ ابو النخیر حمصی روح الله و ص

بار با دیه کعبه را بر قدم توکل و تخریطی نموده اند و فوات ایشان در سال سته صد و ده هجری

حضرت شیخ ابو محمد حریری رحمة الله

نام ایشان احمد بن محمد بن حسین است و لقبولی حسین بن محمد و لقبولی عبد الله بن یحیی از
 اکمل مریدان سید الطائفة اند چون سید الطائفة وفات نمودند ایشان را بجای سید الطائفة
 بنشانند در فقه و اصول امام بودند و با سید عبد الله نستری صحبت داشته اند گویند یکسال
 بکعبه مظهره مقام کردند و خنجر سخن گفتند و پشت باز نهاده اند و پای دراز نکرده ایشان گفتند
 افلاص شمره یقین است و در یا شمره شک و گفته اند مرصع عارفان بخدا در هدایت بود
 و مرصع عوام بعد از نا امید می وفات ایشان در سال سته صد و یازده و لقبولی
 بهارده هجری بوده در جنگ قرامط از تشنگی بر حمت حق پیوستند

حضرت شیخ بنان محمد الحمال قدس سره

اصل ایشان از واسطه است و در مصر سکونت داشتند صاحب مقامات و کرامات علییه
و باسید الطائفه صحبت داشته اند و ابراهیم خواص را دیده بودند از استادان نوری اند
و ایشان گفته اند که نشسته بودم و نزد یک بن جوانی بود شخصی درمی چند پیش آن جوان
نهاد و گفت مرا باین حاجت نیست آن شخص گفت بر فقیران و سگینان قیمت کن چنان کرد
شب او را دیدم که در وادی برای خود چیزی میجست گفتم کاش برای خود از آن در مها
چیز نگاه میداشتی گفت نمی دانستم که تا این زمان خواهم زیست و فوات ایشان در سال
سه صد و شانزده هجری بوده و قبر در مصر است

حضرت شیخ محمد بن فضیل قدس سره

کنیت ایشان ابو عبد الله است و اصل از بلخ مرید شیخ احمد خضویه اند متصبا بگناه
ایشان از بلخ بیرون کردند روی بشهر کرده اهل شهر را نفرین کردند شیخ الاسلام گفته اند
پس از آن شهر بلخ صوفی برخواست ایشان گفته اند مریدی که در طلب دنیا باشد آن نشان
ادبار و گونساری اوست و گفته اند زهد در دنیا ترکست و اگر نتوانی انبار کنی و اگر نتوانی
خوار داری و فوات ایشان در سال سه صد و نوزده هجری بوده و قبر در سمرقند است

حضرت شیخ ابو الحسین و راقی رحمله شد

نام ایشان محمد بن سداست از کبار شایخ نیشاپور و قدای ایشانند و مرید ابو عثمان حرانی
و عالم بوده اند گفته اند که در عفو آنست که یاد کنی گناه یا خود را پس از آنکه عفو کرده باشی
وفات ایشان در سال سه صد و نوزده هجری است

حضرت شیخ ابو الحسین و راح قدس سره

اصل ایشان از شهر بغداد است خادم ابراهیم خواص اند و در سماع از عالم رفته اند
وفات ایشان در سال سه صد و بیست هجری بوده

حضرت شیخ ابو عمر و شقی قدس سره

از کبار شایخ شام بوده اند و با ابو عبد الله جلا و اصحاب زده النون مصری صحبت داشته اند
گفتند

تصویر آنست که غیر خدا را در نقصان بیند بلکه چشم پلوشد از ماسوای او بسبب مشاهده او که منزله است از شرح نقصان با وفات ایشان در سال سده و بیست و هجری بود

حضرت خیر النساء قدس الله سره

کنیت ایشان ابو الحسین است و نام محمد بن اسمعیل و اصل از سامره و مسکن ایشان بغداد بود سری سقظی و از اقران سید الطائفة شیخ جنید و استاد نوری و این عطا و حریری اند ابراهیم خواص و شبلی هر دو در مجلس ایشان توبه کردند شبلی را نزد سید الطائفة فرستادند و تسبیح نمودند بسبب ساجی ایشان در نقیحات الا انش مذکور است گویند وقت نماز شام بود که ملک الموت سایه انداختند سر از بالین برداشته گفتند عفاک الله توقف کن که توبت کند خدای من بسته خدای ترا گفته اند که جان او بردارد مرا گفته اند چون وقت نماز آید بگذار از آنچه ترا فرموده اند فوت نمیشود و آنچه مرا فرموده اند میشود پس طهارت کردند و نماز کردند و جان سپردند وفات ایشان در سال سده و بیست و دو هجری بوده و مدت عمر یکصد و بیست سال

حضرت شیخ ابو بکر الواسطی قدس سره

نام ایشان محمد است ابن موسی و مشهور اند باین فرغانی از قدما می اصحاب سید الطائفة شیخ جنید و شیخ ابو الحسن نوری و از علمای مشایخ عالم و جامع اند در علم ظاهر و باطن و امام توحید و علم اشارت و صاحب مقامات و کرامت بوده اند شیخ الاسلام فرموده اند که از زبان حکیم در خراسان آن توحید نیامده که از زبان واسطی و هم شیخ الاسلام فرمایند که واسطی گفته آنکه گویند نزد کیم دور است و آنکه دور است درستی او نیست است وفات در مرو بود و بقول صاحب طبقات سلمی بعد از سده و بیست و هجری و بقول صاحب محاسن الاخبار سال سده و بیست است و قول ثانی اصح است و قبر نیز در مرو

حضرت شیخ ابو بکر کمانی قدس سره

نام ایشان محمد بن علی جعفر است و اصل از بنداه از میدان سید الطائفة شیخ جنید اند و سالها مجاور یکدیگر معتمه بودند ایشان را پیران محرم میگفتند و در طواف دیو از ده هزار ختم کرده

سی سال در حرم نشسته بودند و درین سی سال شبانروزی یکبار طهارت تازه میکردند و درین سی سال خواب نکردند و صحبت در آن حضرت علیه السلام بودند و حضرت رسول صلعم را اکثر در خواب میدیدند و خوابها میکردند و خوابهای شنیده در پنجاه یک شب پنجاه و یک مرتبه پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و سلم را بخواب دیدند و پیغمبر خدا صلعم فرمودند که هر روز چهل و یکبار بگوید یا حی القیوم یا لا اله الا انت چون دلها بمیرد دل وی نمیرد ایشان گفته اند انس بخلق عقوبت است و قرب اهل دنیا محصلت و باینان میل کردن مذلت لغت همه خلق است هر که خلق بیشتر و تصوف و گفته بیشتر و گفته محبت اشیاء است برای محبوب و گفته اند به تن در دنیا باش و بدل در آخرت گفته اند شکر کردن در مواضع استغفار گناه است و استغفار در مواضع شکر گناه و وفات ایشان در سال سه صد و بیست و دو هجری بوده و قبر در که مخطئه است

حضرت شیخ ابراهیم بن داؤد رحمه الله

لقبت ایشان ابو اسحاق است و از اجله مشایخ انام اند و النون مصری و سید الطائفه و ابو عبد الله جلار دیده اند و عمر بسیار یافته اند ایشان گفته عابز و ضیف ترین خلق است که عابز بود از دست داشتن شهوات و قوی ترین آن بود که قادر بود بر ترک آن و گفته اند اینجه کفایت تبویر سدی سنج اما مشغول و رنج در زیاده طلبی است و گفته اند کفایت درویشان توکل است و کفایت توکل ان اعتماد بر الماک و اسباب و گفته اند بس است از دنیا ترا و چیز کز صحبت درویشان و دوم حرمت ولی و وفات ایشان در سال سه صد و بیست و شش هجری بوده

حضرت شیخ ابو الحسن بن محمد مزین

نام ایشان علی است و از مشایخ بغداد اند با سید الطائفه و سهیل بن عبد الله تستری صحبت داشته اند و مجاور که مخطئه بودند مزین دو اند یکی مزین صغیر و دیگری کبیر ایشان مزین صغیر اند شیخ الاسلام گفته اند مزین بشیری رسید گفت شتم ائمه فائره شیر بر جای خود بمرد چون بر سر کوه رفت گفت شتم اذاتاء انشره شیر بر پاسه خاست و زنده شد و وفات ایشان در سال سه صد و بیست و هشت هجری و بقولی سه صد و بیست و هفت هجری بوده و قبر در که مخطئه است

حضرت شیخ ابو علی تقی رحمہ اللہ تعالیٰ
نام ایشان محمد بن عبد الوہاب است ابو حفص حداد و حمدون قصار را دیده بودند وفات ایشان در سال ستم و بست و ہشت ہجری بودہ

حضرت شیخ ابو محمد قس قدس سرہ
نام ایشان عبد اللہ بن محمد نیشاپور است متوطن بودہ اند بہذا مدید شیخ ابو حفص حداد و سید الطائفہ را دیده بودند شیخ ابو حفص ایشان را سیاحت فرمودند ہر سال ہزار فرسنگ سفر میکردند پای برہنہ و سر برہنہ و بیج شہری زیادہ از دہ روز توقف نمیکردند گاہ بودے کہ شہ روز می بودند ایشان گفتہ اند ہرگز خویشتن را باطن خاص ندیدم تا خود را بظاہر عام ندیدم شخصی بایشان گفت فلان بردی آب میرود فرمودند تردن شخصی کہ مخالفت نفس کند بزرگتر است از آنکہ در ہوا و بردے آب رود وفات ایشان در سال ستم صد و بست و ہشت ہجری بودہ

حضرت شیخ ابو یعقوب نمرچری رحمہ اللہ
نام ایشان اسحاق است بن محمد از علماء مشائخ بودہ اند با سید الطائفہ و عمرو بن عثمان کے صحبت داشتہ اند و سالہا در مکہ معظمہ مجاورت کردند مدید ابو یعقوب صوفی اند ایشان گفتہ اند دنیا و ریاست و کنارہ آن آخرت است و کشتی آن تقوی و مردم ہمہ مسافر و گفتہ اند زول فتنے را کہ شکہ آن کنی و پانڈار نیست آنرا کہ کفران کنی و گفتہ اند ہر کرا سیری بطعام بود ہمیشہ گرسنہ بود ہر کرا تو نگری ہمال بود ہمیشہ درویش بود ہر کرا پ حاجت خود قصد خلق کند ہمیشہ محروم بود و ہر کرا در کار خود یاری از خدای نخواہد ہمیشہ مخدول بود وفات ایشان در سال ستم صد و سی ہجری بودہ و قبر در مکہ معظمہ است

حضرت شیخ ابو الحسن صالح دینوری
نام ایشان علی بن محمد بن سہیل است از کبار مشائخ دینور اند ساکن بودند بمصر مدید شیخ ابو جعفر صیدلانی و میر شیخ ابو الحسن خرقانی و ابو عثمان مغربی اند وفات ایشان شب شنبہ پانزدہم رجب سال ستم صد و سی و یک ہجری و بقولی ستم صد و سی بودہ و قبر ایشان در مصر است

حضرت شیخ ابوبکر بن طاهر دینوری

نام ایشان عبداللہ بن حارث طائی است و از کبار مشایخ جیل و از اقربان شبلی اند با یونانی
بن حسین صحبت داشته اند وفات ایشان در سال ستم صد و سی و هجری بوده

حضرت عبداللہ تنازل قدس سره

یکانه روزگار و صاحب اسرار بود عالم بعلوم ظاہر و باطن و محدث بوده و مرید حمدون تصا
گفته اند بچکس فریضه از فرائض ضائع نکند الا که مبتلا گردد و یضائع کردن سنتها و هر که تبرک سنت
بتلا گردد زود باشد که در بدعت افتد و گفته اند ما بادیب محتاج تریم که بسیار علم و گفته اند
حیثیت فقر القطع است از دنیا و آخرت و مستغنی شدن بخداوند دنیا و آخرت و گفته اند
آنست که از هیچ چیزش عجب نیاید وفات ایشان در سال ستم صد و سی و یک هجری بوده

حضرت شیخ ابراهیم بن شیبان الکرمانی شاهی

کنیت ایشان ابوالحاق و از مشایخ جیل و از اصحاب ابو عبداللہ مغربی و ابراهیم خواص
بودند و گفته اند هر که حرمت مشایخ نگاه ندارد و بدعوی های دروغ و گزافهای بی فرغ
گفتار شود و آن ضیحت گردد وفات ایشان در سال ستم صد و سی و هفت هجری بوده

حضرت شیخ ابوعلی مستولی قدس سره

نام ایشان حسن بن علی بن موسی است و مستول دبی است برده فزلی مصر است
ابوعلی کاتب و ابویقوب موسی اند وفات ایشان در سال ستم صد و چهل و چهل هجری بوده و
قبر در مشتل است

حضرت شیخ ابوسعید اعرابی قدس سره

اصل ایشان از فارس بوده در نیشابور سکونت داشتند از بزرگان مشایخ و مقدمای
این طائفه بودند شاگرد شیخ ابوبکر شبلی اند و شیخ ایشان را بزرگ میداشتند و
ایشان نیشابور در سال ستم صد و چهل و چهل هجری بوده

حضرت شیخ جنفر الحذاق رحمه اللہ

نام ایشان احمد بن محمد است و اصل ایشان از بصره و ساکن بودند بکے مغظمه در وقت خود

خود شیخ حرم بودند ایشان را القانیت بسیار است و باسید الطائفه صحبت داشته اند و وفات ایشان در سال سده و چهل و یک هجری بوده

حضرت شیخ ابراهیم بن احمد مولد الصوفی

کنیت ایشان ابو محمد است و صحبت داشته اند باسید الطائفه وفات ایشان در سال سده و چهل و یک هجری بوده و قبر در شیراز است

حضرت شیخ ابوالقاسم الحکیم السمرقندی

کنیت ایشان ابواسحاق از کبار شاخ طریقت اند با ابوعبدالله جلا و ابراهیم قناری صحبت داشته اند وفات ایشان در سال سده و چهل و دو هجری بوده

حضرت شیخ ابوالقاسم بن عیسی البخارادی

نام ایشان اسحاق بن محمد بن اسمعیل است و با ابوبکر در ارق صحبت داشته اند ایشان را همی بر بعضی آیه های کلام مجید و فرقان حمید بسی نکات و اشارات مشایخ سلف در آن جمع کرده اند و روزی میان خلق نشسته بودند و حکم میکردند یکی از بزرگان به زیارت آمد و ایشان را در همان کار مشغول دید سجاده بر روی عوض انداخت و نماز کردند چون فارغ گشت مراد را گفتند ای برادر این خود کوه کوه کنند مرد آنست که در میان چندین شغل دل با خداست عزوجل نگاه تو اند داشت وفات ایشان در روز عاشورا سال سده و چهل و دو هجری بوده قبر در موضع جاگرد سمرقند است

حضرت شیخ

نام ایشان فارس است از خلفای حسین بن منصور طنج و معاصر امام ابو منصور اتریدی بوده اند وفات ایشان روز عاشورا سال سده و چهل و دو هجری بوده و قبر در جاگرد سمرقند است

حضرت شیخ ابوالعباس سیاری

دختر زاده احمد بن سیار اند و نام ایشان قاسم بن قاسم بن مهدی است و اصل از مرو در مدینه ابوبکر و سبط اند و طریقه سیاره منسوب بایشان است و بنای این طریقه بر جمع و تفریق است

وصاحب علوم ظاهر و باطن بودند وفات ایشان در سال ستم صد و چهل و دو هجری واقع شد

دقیر در دست

حضرت شیخ ابو الخیر تنیالی الطلع

نام ایشان حماد است و باصل از ده تنیات بوده اند که از توابع مصر است گویند تنیات از مخصه است از ولایت مغرب شیخ زینل می یافتند ایشان را بد دست نیز دیده اند با شیر مو است و صاحب کرامات و مقامات بودند باسید الطائفه شیخ جنید و ابو عبد الله جلا صحبت داشته اند در طریق توکل بگانه بودند روزی یکی را دیدند که بر آب میرود و گفتند آنچه بدعت است در خشکی بیا و راه برو دیگر را دیدند که بر پهنو امیر و گفتند آنچه بدعت است بجا میروی گفت بچ فرمودند فرود آئی راه برو گفت دست بریدن ایشان در نفحات الالهی مذکور است وفات ایشان

در سال ستم صد و چهل و سه هجری بوده

حضرت شیخ ابو بکر مصری قدس سره

نام ایشان محمد بن ابراهیم و استاد ابو بکر دینی و فترانی اند و ساگر ذرفاق کبیر باسید الطائفه و توری صحبت داشته اند وفات ایشان در سال ستم صد و چهل و پنج هجری بوده

حضرت شیخ ابو مرزاقم شیرازی قدس سره

نام ایشان ابراهیم و لقبی بن ابراهیم است و اصل از نیشاپور باسید الطائفه و در کم و ابو عثمان حیری و ابراهیم خواص صحبت داشته اند و چهل سال مجاور که معظمه بودند درین مدت در حرم بول نکرده صحبت تعظیم کعبه و شصت حج گزارده بودند بیوسته میفرمودند که من سی سال غلامی بنید بدست خود پاک کرده ام و باین فرخ چکر دند چون مشایخ وقت حلقه میزدند صد رحمت ایشان بود و گویند در موسم حج عجبی آمد که برات من برده که حج گزارده ام به دوزخ نخواهم رفت یاران تو مرا بتو اشارت داده اند که برات بستانم شیخ سادگی او را دیده دانستند که یاران با او مطایبه کرده اند بجزم که محصل استجاب است اشارت کردند و گفتند آنجا رفته بگوی یارب اعطینی البراه یعنی ای پروردگار من عطا کن مرا نجات از دوزخ ساعی که گذشته بود که بازگشت و بدست او کاغذی بخط سبز بران نوشته بودند

حضرت شیخ ابوبکر بن داؤد دینوری

کنیت ایشان ابو محمد و نام پدر بن عبد الله است اصل ایشان از سی مولد و نشانیها پور بوده
از مشایخ کبار و عالم معلوم ظاهر بودند باسید الطائفه و محمد بن فضیل بنجی در دیکم و سمنون و ابوبکر
جرجانی و محمد حاد و غیره هم صحبت داشته اند و از کبار اصحاب ابو عثمان حیرمی بوده اند
وفات ایشان در سال سه صد و پنجاه و سه هجری رخ داده

حضرت شیخ بندار بن حسین بن محمد بن مهلت سیرازی

کنیت ایشان ابوالحسین است و اصل از شیراز می رسید شیخ شبلی و استاد ابو عبد الله حقیف است
و با جعفر حداد صحبت داشته اند از ایشان پرسیدند که تصوف چیست گفتند و قال بعد شیخ الاسلام
گفته اند و قال بعد آنست که هر چه بر دل گذشت که برای او بکنی آنرا بکنی و فوات ایشان در ارجان
سال سه صد و پنجاه و سه هجری و شیخ ابو ذرعه طبری ایشان را غسل داده

شیخ عبد الملک بن علی بن عبد الله بن عمر الکاظمی و فی رحمته الله

کنیت ایشان ابو عمر و اصل ایشان از کاظمی فارس است مستجاب الدعوات بودند
و از جمله ایدان و صاحب کشف و کرامات و فوات ایشان روز سه شنبه بیست و ششم صفر
سال سه صد و پنجاه و هشت هجری بوده

شیخ علی بن بندار بن حسین الصوفی الصیرفی

کنیت ایشان ابو حسین است و از بزرگان مشایخ نیشاپور اند باسید الطائفه در دیکم و سمنون
و ابن عطا و حریری صحبت داشته اند و بسیاری از مشایخ را در یافته و در حدیث ثقه بودند ایشان
گفتند و در بابش از مشغولی بخلق که امر روز در مشغولی خلق سودی نمانده است روزی با شیخ عبد
حقیف بتنگی بلبی رسیدند شیخ ابو عبد الله ایشان را گفت پیش رو اس ابو الحسن
بچه سبب پیش روم شیخ ابو عبد الله گفتند تو شیخ جنید را دیده و من ندیده ام و این
را از آنجست گفتند که دیدار مشایخ نسبتی است بزرگ این طائفه را و مرتبه ایست بلند
این قوم را که گویند این مردیست فلان پیر را دیده و یا فلان شیخ صحبت داشته و فوات
ایشان در سال سه صد و پنجاه و سه هجری بوده

حضرت شیخ ابو بکر الداتی رحمه الله

نام ایشان محمد بن داود دمشقی است و گفته اند دینوری الاصل اند اما ساکن بودند به شام مرید
دقاق کبیر اند حضرت سید الطائفة را دیده اند و گفته در بادیه بنالیدند و گفته آئی از ان خود که
مرادادی بهره من چیزی بر دل من آشکارا کن تا جان بیاساید چیزی برایشان بکشادند و
رازی برایشان افتاد نزدیک بود که تهاه شوند گفته آئی پیشش که طاقت ندارم آنرا بشنود
وفات ایشان در شام سال سه صد و پنجاه و نه هجری و مدت عمر شریف صد و هشت

سال

حضرت شیخ ابو الحسن بن سالم بصری

استاد ابو طالب کی و مرید سیل بن عبد الله لستری اند و آخر کسی که از مریدان سیل بن عبد الله
بود کردند ایشانند وفات ایشان در سال سه صد و شصت و هجری بود و ندیده

حضرت شیخ ابو بکر مقید قدس سره

نام ایشان محمد بن احمد بن ابراهیم است و اصل از جرجان آباد از بزرگان مشایخ بودند سید
الطائفة و یوسف بن حسین را دیده اند و با عثمان حیرنی صحبت داشته اند وفات ایشان در
سال سه صد و شصت و پنج هجری بوده

حضرت شیخ اسمعیل نیشاپوری قدس سره

نام ایشان اسمعیل بن محمد بن احمد السلمی است جد شیخ عبد الرحمن سلمی اند از جانب مادر از
اصحاب ابو عثمان حیرنی اند و سید الطائفة را دیده بودند و در حدیث گفته اند وفات ایشان
در سال سه صد و شصت و پنج هجری یا شش است

حضرت شیخ ابو عمرو بن بخند

نام ایشان محمد بن احمد المقر است با یوسف بن حسین و عبد الله خراز رازی و مظفر کرمان ساکن
در ویم و حیرنی و ابن عطا صحبت داشته اند گویند پنجاه هزار دینار میراث با ایشان رسید
و همن را بر فقر الفقه کرده بود حدیث و تجرید احرام حج بستند وفات ایشان در سال سه
صد و شصت و شش هجری بوده

حضرت شیخ ابو عبد اللہ مقرئ رحمہ اللہ

حافظ و امام بغداد بودند و در حدیث شاگرد عبد اللہ بن احمد بن حنبل اند رضی اللہ عنہم سید طائفت
شیخ جنید را دیده بودند و وفات ایشان در ذی حجه سال ستم صد و شصت و شصت هجری بوده و قبر
در بغداد است

حضرت شیخ ابو بکر قطیبی رحمہ اللہ

نام پدر ایشان محمد بن عیسیٰ نیشاپوری است جامع بودند میان ظاہری و باطنی حاکم ابو عبد اللہ گفته
است و چند سال با ایشان صحبت داشته ام گمان میبرم که فرشته بر او نازل شده باشد و وفات
ایشان در سال ستم صد و شصت و شصت هجری بوده

حضرت شیخ ابو احمد قدس اللہ تعالیٰ سرہ

نام ایشان احمد بن عطا است از کبار مشایخ شام اند و ساکن بودند در صور ایشان گفته اند که حدیث
نوشتن حمل از مردی برد و در وی شیئی گیرد و وفات ایشان در سال ستم صد و شصت و شصت هجری است
و قبر در صور بود که الحال آن زمین را آب گرفته

شیخ ابو عبد اللہ رودباری رحمہ اللہ

نام ایشان محمد بن سلیمان صعلوکی الفقیرواصل از نیشاپور است در شریعت و طریقت امام وقت
بود و اندیشایی و در تش و ابو علی نقی صحبت داشته اند و صاحب ابن عباد گفته که ابو سہیل مثل خود
نمیدید و این مثل او ندیدیم و ولادت ایشان در سال دو صد و نود و هجری و وفات در سال
ستم صد و شصت و شصت هجری بوده و مدت عمر بمقادیر سال

شیخ ابو سہیل صعلوکی

کنیت ایشان ابو اسحاق است با سید الطائفت صحبت داشته اند شیخ ابو عبد الرحمن سلمی
گفته اند ایشان را گفتم مرا دستی کن گفتند کاری بکن که از ان پشیمان شوی و وفات ایشان
در سال ستم صد و شصت و شصت هجری بوده

حضرت شیخ ابراہیم بن ثابت

نام ایشان محمد بن عمر الحکیم است واصل از ترند آذربایجان می بودند مرید محمد بن علی حکیم ترمذی اند

و یا احمد خردویه صحبت داشته بودند صاحب تصانیف اند و توحید و انجیل و زبور و دیگر کتب
آسمانی خوانده بودند و دیوان اشعار نیز دارند و گفته اند اگر طبع را بپرسانند که پدر تو کیست گویند
در مقدمه و رد اگر گویند پیشینه تو چیست گویند کسب کردن ذل و خواری و اگر گویند نهایت تو
چيست گویند نوینیدی و فات ایشان در سال ستم صد و هفتاد و هجری بوده و قبر در ترمذ است

شیخ ابو بکر فراتر حمسه الشاد

نام ایشان محمد بن حمدون الفراس است از جمله مشایخ نیشاپور بودند و با ابو علی ثقفی و عبد الله منازل
و ابو بکر شبلی و ابو بکر طاهر اهری و مرکش صحبت داشته اند شیخ عموا گفته اند اگر من ابو بکر فراتر را نینمیزم
صوفی نمی بودم و فات ایشان در سال ستم صد و هفتاد و هجری واقع شد

حضرت شیخ ابو اسیمین خمری

نام ایشان علی ابن ابراهیم است و اصل از بصره و ساکن بودند بقره ادرجیلی نند صاحب اند و مرید
شیخ شبلی میفرمودند که هرگز تلمذ بی اذن من طلع نکرده و گفته اند سحر گاهی سناجات کرده ام که
آبی از من راضی هستی که من از تو راضی ام تا آنکه ای کذاب اگر تو از من راضی میبودی
رضای ما طلب نمی کردی و فات ایشان بر وزجه ماه ذی حجه سال ستم صد و هفتاد و هجری
هجری سپید بوده

حضرت شیخ ابو القاسم نصر آبادی

نام ایشان ابراهیم بن محمد بن حمویه است و مولد و مقام نیشاپور مرید شیخ شبلی اند و جامع بود
میان علوم ظاهر و باطن و حدیث و فقه اند و اسطر را دیده بودند و با ابو علی رودباری مرکش
و ابو بکر طاهر اهری صحبت داشته اند و در آخر مجاور که منظم گشتند و فات ایشان در نهایه
ذکوره است بخل مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره که در سال ستم صد و هفتاد و هجری
نوشته اند و بقول امام یاقینی و کتاب محاسن الاخبار و رساله امام قشیری در راه
رویج الاول در سال ستم صد و هفتاد و هجری است و قول اصح این است

حضرت شیخ ابو بکر طرسوسی الحرمی

نام ایشان علی بن احمد بن محمد طرسوسی است چندین سال مجاور که منظم بودند ایشان را

طاووس الحرمین میخوانند شاگرد ابوالحسن مالکی اند و بار ابراهیم شیبان کرمان شاهی صحبت داشته اند
و بایشان نسبت درست میکردند وفات ایشان در سال ستم صد و هفتاد و چهار هجری بوده
و قبر در کوه معطر است

حضرت شیخ عبد الواحد بن علی السیاری

ایشان شاگرد خواهرزاده ابوالعباس سیاری اند روزی صوفیان را دعوت کردند و آنها با
مشغول بودند و یکی از آن میان بهو ابر شد و ناپدید گشت و هرگز پیدا نیامد سرای خود را بر صوفیان
وقف کردند و درین کار درآمد وفات ایشان در سال ستم صد و هفتاد و پنج هجری
واقع شده

حضرت شیخ عبد اللہ برقی

اصل ایشان از برق مضافات خوارزم است و در بخارا متوطن شده اند در فقه و شعر و لغت
و نحو و علم معرفت امام بودند وفات ایشان در سال ستم صد و هفتاد و شش هجری رومی بود

حضرت شیخ ابوالنصر سراجی

نام ایشان عبد اللہ بن علی الطوسی است و لقب طاووس الفقرا و لقا تیف بسیار دارند
از جمله کتاب لغ است در علم تصوف مرید ابو محمد رقیش اند و سر می سقطی و سیل تستری را
دیدند بودند در شب زمستانی آتش میسوخت و در معارف سخن میرفت ایشان را هلتی پدید
آمد در میان آتش فدای را سجده کردند و روی ایشان از آتش آسبیدند رسید از آن سوال
کردند گفتند کسیکه بدگاه او آبروی خود ریخته باشد آتش روی او را نتواند سوخت و وفات
ایشان در سال ستم صد و هفتاد و هشت هجری بوده و قبر ایشان در طوس است گفته اند
هر جازه که از پیش خاک من بگذارد این مغفور بود حکم این بشارت اهل طوس جازه بار از
پیش مرقد ایشان میگذرانند

حضرت شیخ ابوقاسم رازی قدس سره

نام ایشان جعفر بن احمد بن محمد است متوطن نیشابور بودند و با ابن عطاء محمد بن الحواری
و ابوالعلی رودباری صحبت داشته اند مثل سخی گفته اند چهار چیز در ابوقاسم جمع است

که کسی را بنود جمال و مال و زهد و خاوت بحال وفات ایشان در سال سه صد و هفتاد و هشت هجری بوده

حضرت شیخ ابو القاسم المقری

نام ایشان جعفر بن احمد بن محمد المقری است برادر ابو عبد الله مقری انداز مشایخ خراسان بودند و ابن عطا و حریری و ابو بکر بن ابی سعدان و ابو علی رودباری و ابو بکر ممشاد دینوری صحبت داشته اند وفات ایشان بنیشاپور در سال سه صد و هفتاد و هشت هجری واقع شده است

حضرت شیخ ابو بکر کلابادی قدس سره

نام ایشان محمد بن ابراهیم بن یعقوب الکلابادینجاری است کتاب تعرف از تصانیف ایشان و بعضی از بزرگان گفته اند اگر تعرف نبودی تصوف دانسته شدی وفات ایشان در سنجا را روز جمعه نوزدهم جمادی الاولی سال سه صد و هشتاد و یقوی هشاد و چهار هجری روی داده

حضرت شیخ ابو الخیر حبشی قدس سره

نام ایشان اقبال بوده و لقب ایشان طاووس الحرمین گویند هر گاه به روضه مقدسه حضرت رسالت پناه صلعم در آمدی و گفتی السلام علیک یا رسول القلین جواب آمدی و علیک السلام یا طاووس الحرمین و ایشان غلامی بودند حبشی الاصل در وقت بندگی نیز بندگی حق سبحانه و تعالی اشتغال تمام داشتند و همیشه خواجہ ایشان میبخت از من چیزی بخواہ میخواستند و زنی الحاج بسیار کرد گفتند اگر میخواهی بر اے خدام آزاد کن خواجہ گفت که من چندین سال است که ترا آزاد کردم در حقیقت تو خواجہ بودی و من بنده پس خواجہ خود را فدای کرده روی ببنداد آوردند شصت سال مجاور حرمین شریفین بودند و هرگز از حاکم چیزی طلب نکردند هر گاه میخواستند از کسی سوال کنند با تفری آواز میداد که شرم نمی دارے روی که آن پیش ما سجده میکنی از این شمس غیر ما خوار گردانے شیخ عمود شیخ ابو العباس بیدار ایشان فخر می کردند وفات ایشان بکوه معظمه است در سال سه صد و هشتاد و هشت هجری

حضرت شیخ احمد بن ابراهیم المسبوحی قدس سره

کنیت ایشان ابو علی است و از اجله متقدمان مشایخ بغداد بودند با شیخ سمری سقط صحبت

داشته اند گفته اند ایشان با یک پیر من وردای و نعلین بی آنکه ذکوه و کوزه بردارند هیچ میگرد
و در تمام راه بغداد تا که منظمه بوسی سلبه میگذرانیدند وفات ایشان در شعبان در سال صد
و هفتاد و ششش هجری بوده و مدت عمر هشتاد و سه سال

حضرت شیخ ابوالحسن بن سمعون

نام ایشان محمد است و لقب اطلق بالحاکم و مشهور اند باین سمعون از مشایخ بغداد و معاصر شیخ
شبلی بودند این سمعون گفته اند هر معنی که از ذکر خالی است لغز است و هر خاموشی که از فکر
خالی است سبوت و هر نظر که از عبرت خالی است لهوت و شیخ الاسلام گفته اند باین سمعون
نیکی نم چو اگر که هصری استاد مر امیر بخانید و هر که استاد در این زمانه و قیوة از ترجمی سگ به از تو بود
و ولادت ایشان در سال صد هجری بوده و وفات روز جمعه پانزدهم ذیقعد یا ذی حجه در
سال صد و هشتاد و ششش یا هفت هجری است و ایشان را در خانه که می بودند دفن
کردند بعد از سی و نه سال خواستند که گورستان نقل کنند لکن ایشان همچنان تازه بوده

حضرت شیخ ابوطالب کی

نام ایشان محمد بن علی بن عطیة الحارثی است و منشاء مکه منظمه است مرید شیخ ابوالحسن بن
ابی عبدالله احمد بن سالم البصری اند وفات ایشان در جمادی الاخره سال صد و
هشتاد و ششش هجری بوده

حضرت شیخ ابوبکر السوسی قدس سره

نام ایشان محمد بن ابراهیم السوسی است در شام متوطن بوده اند و صاحب خوارق
و کرامات و وفات ایشان بدشوق در ماه ذی حجه سال صد و هشتاد و ششش واقع شده

حضرت شیخ ابوالقاسم دینوری و عطف

نام ایشان عبدالعزیز بن عمرو بن اسحاق است در فقه و حدیث و زهد و درع و مجاهد و نفس
و صدق امام وقت خود بود و وفات ایشان از اجرت کوفتن او و بی عطاران بود وفات
ایشان روز شنبه بیست و چهارم ذی حجه سال صد و نود و هفت هجری واقع شد
و قبر نزدیک قبر امام احمد منیل است قدس سره

حضرت خواجہ محمد بن عمار الشیبانی قدس سرہ

اصل ایشان از مغانست شیخ عبد اللہ خلیفہ را دیده بودند و شیخ الاسلام حضرت خواجہ عبد اللہ انصاری در ایام طفولیت ایشان را دیده اند و خواجہ محمد بن فرموده اند کہ بعد از مامی ما عبد اللہ بن شمسند و محمدان و بدعان را بر آہ آوردیم شیخ الاسلام گفتہ اند کہ رسولم علم را بہرات خواجہ محمدی آورد و وفات ایشان در سال چہار صد و ہجرت بودہ

حضرت شیخ عثمان بن ابونعم و باقلائی

از بزرگان این قوم بودہ اند گویند کہ ہر گاہ از خانہ خود بیرون نیامند مگر برای نماز جمعیہ و در حق چند از فرما در خانہ داشتند کہ قوت ایشان از ان بود و وفات ایشان در رجب سال چہار صد و دو رکہ دادہ شدت عمر ہشتاد و چہار سال

حضرت شیخ ابو علی دقاق

نام ایشان حسن بن محمد بن دقاق است مرید شیخ ابو القاسم نصر آبادی بودند و بسیاری از مشایخ را در یافتہ بودند استاد ابو قاسم شیری دانا و دوشاگرد ایشان بودند روزی پیر سے بہ مجلس ایشان درآمد نیست آنکہ از توکل چیزی پرسید و شیخ دستاری نیکو بر سر داشتند دل آن بہ پیرانہ میل کرد گفت ایہا الاستاد توکل چہ باشد گفت آنکہ طبع از دستار مردم کوتاہ کنی و دستار را با دو داند و وفات ایشان بنیسا پور بودہ در ماہ ذیقعدہ سال چہار صد و پنج و بقولی چہار صد و شش ہجری

حضرت شیخ ابو عبد الرحمن سلمی

نام ایشان محمد بن حسین بن محمد بن موسی سلمی است صاحب تفسیر حقائق و طبقات مشایخ اند تصانیف ایشان بعد رسید و مرید شیخ ابو القاسم نصر آبادی مرید شیخ شبلی و شیخ ابو سعید ابو انیر قدس اللہ سرہ بعد از وفات سبیر ابو الفضل از دست شیخ ابو عبد الرحمن خرتمہ پوشیدہ اند و حضرت مولانا عبد الرحمن جامی کہ در نفحات الانس در ذکر بعضی از مشایخ آورده اند کہ فلان از طبقہ اولی است فلان از طبقہ ثانی از کتاب طبقات ایشان است و وفات ایشان در ماہ شعبان چہار صد و دو از دہ ہجری واقع شدہ

حضرت شیخ ابو سعید مالینی

نام ایشان احمد بن محمد بن اسمعیل بن حفص است و اصل از مالین و آن موضعی است از توابع
هرات از بزرگان این قوم اند و در حدیث ثقه بودند و کثرت عالم را سیر نموده اند و به
بسیاری از مشایخ رسیده اند و وفات ایشان در مهر شوال سال چهار صد و دوازده هجری رو داده است

حضرت شیخ ابو الحسین بن جهم مهدانی

نام ایشان علی است شاگرد کوفی و جعفر خدی اند از مشایخ حرم بودند و ایشان را کتابی است
معتبر بجهت الاسرار نام که در آن خوارق و احوال حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر حلی نوشته اند
وفات ایشان در سال چهار صد و چهار هجری بوده

حضرت شیخ عبداللہ طاقی

نام ایشان محمد بن فضیل بن الطاقی سجستانی الهردی است مرید موسی بن عمران حیرتی و از
استادان و پیران شیخ الاسلام اند و وفات ایشان در غره ماه سال چهار صد و شانزده
هجری است و قبر در هرات واقع است

حضرت شیخ ابو عبد اللہ داستانی

نام ایشان محمد بن علی داستانی و لقب شیخ المشایخ نسبت ارادت ایشان است و واسطه
بشیخ عمر بسطامی که برادر زاده و مرید حضرت سلطان بایزید بسطامی اند میرسد و از اقران
شیخ ابو الحسن خرقانی اند و وفات ایشان در ماه رجب سال چهار صد و هفده هجری است
و مدت عمر پنجاه و نه سال

حضرت شیخ ابو منصور صفهانی قدس سره

از کبار مشایخ زمان و بزرگان صوفیه بودند و وفات ایشان در ماه رمضان سال چهار
صد و هزده هجری بوده

شیخ سالار مسعود غازی قدس سره

شیخ عبدالحق دهلوی نوشته اند که از سرداران و غازیان لشکر سلطان محمود غزنوی اند
در اوائل اسلام در هندوستانی فتوحات بسیار نموده بدریه شهادت رسیده اند

و خوارق و کرامات بسیار بعد از وفات از ایشان ظاهر گشته و میگردد خلق انبوهی معتقد ایشانند
 شهادت ایشان در سال چهارصد و نوزده هجری بوده و قبر در قضیه براج است و حج کشیری هر سال
 در روز عرس زیارت رفته ایشان معلمهای بسیار از اطراف و اکناف هندوستان حج می شوند و
 نذر دنیا بسیار می برند

حضرت شیخ ابوعلی سیاه قدس سره

از کبار مشایخ مرواند و با شیخ ابوالعباس قصاب و احمد نصر معاصر بودند و به استاد ابوعلی تفاق
 صحبت داشته اند در ابتدای دره قانی میگردند سی سال روزه داشتند چنانچه کسی مطلع نمیشد
 شخصه بایشان گفت بحکیم باش که عیب خلق دانگفتند باش گفت پس الله تعالی اسائر العیوب
 نبود شیخ گفت خوش را از من بپوش فی الحال آن مرد اس گردید جانم او پاره شد و برهنه
 گشت لضرع و زاری نمودند تا دعا کردند آن مرد بحال خود باز آمد وفات ایشان بی مرد در شعبان
 سال چهارصد و بیست و چهار هجری بوده

حضرت شیخ ابواسحاق بن شهریار گزرونی

نام ایشان ابراهیم و اصل ایشان از فارس است و انتساب ایشان در تصوف به شیخ ابوعلی حسن
 بن محمد الغیر و ز آبادی الاکار است و ابو حسین جهم را دیده اند و در حدیث گفته بودند معاصر بودند
 با صاحب کشف الحجب لیکن ملاقات واقع نشده یکی از روزها با شیخ ارادت تمام داشت هر چند عهد
 کرد شیخ از چیزی قبول نکردند پیغام شیخ فرستاد که چون چیزی قبول کنی کنی از برای تو چند بنده را
 آزاد کردم و ثواب آنرا بفرستیم شیخ فرمودند که پیغام من رسیده و شکر نیکنوی تو ادا کردم
 لیکن آزاد کردن بندگان مذہب من نیست مذہب من بنده گردانیدن آزاد است بهرانی
 و احسان وفات ایشان در ذیقعد سال چهارصد و بیست و شش هجری بوده

حضرت شیخ ابو منصور محمد الانصاری قدس سره

پدر شیخ الاسلام خواجه عبداللہ انصاری اندومرید شریف حمزه عقیل و فاضل ابوالمظفر ترمذی
 کرده بودند شیخ الاسلام گفته اند که شیخ احمد کوفانی مرا گفت که در همه عالم بگشتی چون پر خور
 ندیدی و هم گفته اند که بنیاد و چند سال علم آموختم و نوشتم و در آنجا در آنجا

از پدر خود آموخته بودم وفات ایشان در ماه شعبان سال چهار صد و سی و هجری بوده و قبر ایشان
در بلخ نزدیک قبر شریف حمزه عقیله است

حضرت شیخ ابوسعید بن ابوالخیر قدس سره

نام ایشان فضل اقتداست و اصل از شهر خراسان سلطان وقت و سرور اهل طریقت و پیشوا
زمره حقیقت بودند و صاحب علوم ظاهر و باطن و مشرف القلوب و همه اهل آن زمان مسخر ایشان بودند
نسبت ارادت ایشان بشیخ ابوالفضل بن حسن مرخسی است و ایشان مرید ابوالنصر سراج
و ایشان مرید ابوجعفر مرعش و ایشان مرید سید الطائفة حضرت شیخ جنید بغدادی و بعد از قوت
پیر ابوالفضل حرقه از شیخ عبدالرحمن سلمی پوشیده اند و بجهت حل بعضی مشکلات یکسال با شیخ
ابوالعباس قصاب آملی بودند گویند شیخ ابوالعباس از صومعه بیرون آمدند چون فهمیدند
بودند بزرگ کشاده شده بود شیخ ابوسعید از آن حال خبردار شدند از زاویه خود پیش شیخ
رفتند و دست ایشان را شسته بپوشیدند و جامه را فرو آورده جامه خود پیش ایشان داشتند
شیخ گرفته پوشیدند و شیخ ابوسعید جامه را شسته و خشک کرده پیش شیخ آوردند شیخ
اشارت کرد که بپوش شیخ ابوسعید پوشیده نزد او رفتند چون با مداد اصحاب حاضر
شدند جامه شیخ ابوالعباس را در بر شیخ ابوسعید و جامه شیخ ابوسعید را در بر شیخ ابوالعباس
دیدند متعجب شدند شیخ ابوالعباس فرمودند ووش تار هارفت و همه نصیب این جوان بنگ
گشت مبارکش باد و حضرت شیخ ابوسعید را اشعار نیکو در تصوف بسیار است و این از آن جمله
است رباعی حسیم همه اشک گشت چشمم بگریست بنام عشق تو بی چشمم همه باید زیست بنام
از من اثری نماند این عشق از چسبیت بنام چون من همه معشوق شدم عاشق کیست بنام در راه گمانی
نه کفر است و نه دین بنام یک گام ز خود برون نه در راه به بین بنام ای جان جهان تو راه اسلام
گزین بنام بار سیه نشین و با خود نه نشین بنام تار دس ترا یدیم اسے شمع طرازی
نی کار کنم نه روزه دارم نه نماز بنام چون با تو بوم مجاز من جمله نماز بنام چون بی تو بوم
نماز من جمله مجاز بنام و این رباعی نیز از حضرت ایشان است بجهت تب مجرب است
که بر کافران شسته به بند در رباعی ای در صفت ذات تو میران که و همه بنام و جمله جهان

خدمت درگاه زوت و بیعت قوتانی و شفا هم تو بهی بنیاری بویه فضل خویش بستان و بده و از حضرت شیخ پرسیدند که تصوف چیست فرمودند آنچه در سرداری بهی و آنچه در کف داری بهی و از آنچه بر تو آید بخشی و با ایشان گفتند که فلان کس بر روی آب میرود و فرمودند سهل است بزغنی و صغوه بر آب با برود گفتند فلان کس در هوا میرود گفتند زغنی و کسی نیز در جوانی پر گفتند فلان در یک لحظه از شهری بشهری میرود گفتند شیطان در یک نفس از مشرق به غرب میرود این چنین چیزها را بس قیمتی نیست مرد آنست که در میان خلق نشیند و او دوست کند و زن نخواهد و با مردم در آمیزد و یک لحظه از خدای خود غافل نباشد و آدات حضرت شیخ روز یکشنبه غره محرم سال سه صد و پنجاه و هفت وفات ایشان در شب جمعه چهارم شعبان سال چهار صد و چهل و هجری و مدت عمر شریف ایشان هزار ماه است حضرت شیخ وصیت کرده بود که این ابیات را پیش جنازه مانجانید ابیات خوب تر اندر جهان از آنچه بود کار به دوست بر دو سه رفت یار یار به آن همه اندوه بود این همه شادی بدو آن همه گفتار بود این همه کردار به و قبر در منته است

حضرت شیخ عموقدس سره

کینت ایشان ابو اسمعیل است و نام احمد بن محمد بن حمزه صوفی شیخ ابو العباس نهادندی لقب ایشان عمود کردند مشایخ بسیاری را خدمت کرده بودند و با شیخ الاسلام صحبت داشتند و کمال یگانگی در میان یکدیگر بوده وفات ایشان در رجب سال چهار صد و چهل و یک هجری است و مدت عمر فرمود و دو سال و قبر در گاه هرات است نزدیک مسجد جامع

حضرت شیخ ابو عبد الله ماکور رحمه الله

نام ایشان علی محمد بن عبد الله است و معروف باین باکویه در جوانی شیخ ابو عبد الله خفیه دیده اند و با استاد ابو القاسم قشیری و شیخ ابوسعید و شیخ ابو العباس نهادندی ملاقات کرده بودند وفات ایشان در شهر از سال چهار صد و چهل و دو هجری است

حضرت شیخ ابو اسن روری رحمه الله

نام ایشان علی بن محمود بن ابراهیم است از کبار مشایخ وقت بودند مرید شیخ ابو الحسن مظهری اند

باشیخ عبدالرحمن سلمی صحبت داشته اند و ایشان فرموده اند که با بنابر شیخ صحبت داشته ام و از هر یک حکایتی یاد دارم رباط روزی با ایشان منسوب است که برای پیرو خود ابو الحسن خضری بنا کرده بودند و وفات ایشان در رمضان سال چهارصد و پنجاه و یک هجری روی داده و بیست و هشتاد و پنج سال است

حضرت شیخ پیر علی سجری قدس سره

کنیت ایشان ابو الحسن است و نام پدر عثمان ابن ابی علی الجلالی الغزنوی و ایشان صاحب بودند چنانچه درین باب میفرمایند که شیخ من جنیدی مذہب بودند و میگفتند که سکر باز نگاه کردی است و صحوفا گاه مردان و منکه علی بن عثمان الجلالی ام بر موافقت شیخ خودم که کمال حال صاحب سکر باشد و کمترین درجه اندر صحواز رویت باز ماند که بشریت بود پس صحوی که آفت نماید بهتر از سگری که مین آن آنست بود و مرید شیخ ابو الفضل بن حسن اشقی اند و ایشان مرید حضرت و ایشان مرید شیخ شبلی اند و شیخ ابو القاسم گرگانی و شیخ ابو سعید ابو الخیر و شیخ ابو القاسم قشیری و بسیاری از مشایخ را دیده اند و حنفی مذہب بود و اصل ایشان از غزنین است و جلابی هجرت در محله است از محلات شهر از غزنین است که انتقال کرده اند از یکی بدگری و قریه اند بزرگوار ایشان در غزنین است و مسجدی که خود ساخته بودند محراب آن نسبت بمسجد دیگران به سمت جنوب است گویند علمای آنوقت بر شیخ درین باب اعتراض کردند و زوی همه راجع نموده خود امام شده در آن مسجد نماز گذاردند و بعد از نماز بیاضران گفتند که نگاه کنید که کعبه بکدام سمت است حجابها از میان برخاست و کعبه مجازی نمود و از گشت و قبر ایشان موافق مسجد ایشان است و قبر والده ماجده نیز در غزنین است متصل تاج الالولیا که خال پیر علی سجری اند و خانوادہ ایشان خانوادہ زهد و تقوی بوده و حضرت پیر علی سجری را تصانیف بسیار است اما کشف الحجب مشهور و معروف است و یکس را بران سخن نیست و مرشدی است کامل در کتب تصوف بخوبی آن در زبان فارسی کتابی تصنیف نشده و خوارق و کرامات زیاده از حد و نهایت و بارها بر قدم تجرید و توکل سفر کرده اند و بعد از سیاحتی بسیار در دار السلطنت لاهور رسیده و اقامت در زیند اهل آن دیار بهم مرید و معتقد او گشتند و لاهور شهر نیست

سعظم و متبرک تفالس ربیع مسکون درین شهر بهم میرسد و امروز مجمع اولیا و صلحا و علما و فضلا است
 و مزارات متبرکه که بسیار دارد و از مردم صحیح القول شنیده شد در یک محله طلا که از محلات این
 شهر است قریب به سی هزار حافظ قرآن مجید از مردوزن و ضعیف و کبیر پیش از وبائی که درین شهر
 شده بوده اند و اکنون نیز در آن محله حافظ بسیار اند و فوات ایشان در سال چهار صد و سیخاه و شش
 و بقولی شخصت و چهار بجزی بوده و قبر در میان شهر لاهور مغربی قلعه واقع شده و خلق انبوه هر
 جمعه به زیارت آن روضه منوره مشرف میگردد و شهور است که هر که پیل شب جمعه یا پیل روز
 تیم طواف روضه شریفه ایشان بکند هر حاجتی که داشته باشد بصمول می انجامد فقیر نیز
 به زیارت روضه منوره ایشان و والدین و خال ایشان مشرف گشته

حضرت شیخ ابو القاسم مشیری قدس سره

نام ایشان عبدالکریم بن هوزن القشیریست از مشایخ خراسان و رساله قشیری و تفسیر طائفت
 الاشارات از تصانیف ایشان است مرید و داماد شیخ ابو علی دقاق و استاد شیخ ابو علی فارابی
 اند و صاحب کشف الحجاب گفته است که امام قشیری را از ابتدا اے حالش پرسیدم گفت
 وقتی مرگت می بایست از بهر روزن خانه هر سنگ که میگردد فتم موم میشد می انداختم و فوات
 ایشان در ربیع الآخر سال چهار صد و شخصت و پنج هجری بوده

شیخ الاسلام حضرت خواجہ عبد اللہ انصاری قدس سره

گفت ایشان ابو اسماعیل است و نام پدر ایشان ابو منصور محمد الانصاری و لقب شیخ الاسلام
 و هر جا که در تفحات الانس و کین کتاب شیخ الاسلام مطلق مذکور شده مراد ایشانند مرید پدر
 خود اند و اصل ایشان از بهرات است و از فرزندان ابو منصور است انصاری ابن ابو
 ایوب انصاری که صاحب رطل رسول صلعم بوده اند دست انصاری در زمان خلافت
 حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہما با حقت ابن قیس بخراسان آمده در بهرات ساکن
 شدند شیخ الاسلام از بزرگان و مجتہدان و صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند در زمانه
 خود یگانه بوده اند فرمودند که اول مراد در بیرستان زنی کردند چون چهار ساله شدم مرا
 در بیرستان بالینی کردند چون نه ساله شدم المانوشتم از قاضی بانصورت و از

چهار روزی و چهار ده ساله بودم مرا به مجلس پيشانند و من در دبستان ادب خرد بودم
 که شعر عربی میگفتم چنانچه دیگران حسدی بر منند و اشعار ایشان از شش هزار بیت عربی
 بیش است و گفته اند یک لک بیت اشعار عربی یاد دارم و گفته اند که من سه صد هزار
 حدیث یاد دارم یا هزار هزار اسناد و گفته اند که بحکس بروزگار من آن کرده که من اگر دست
 بر اندام خود نهادم می گفتند این چیست آن را حدیثی داشتم و گفته اند من از سه صد تن حدیث
 نوشته ام همه سنی بوده اند و صاحب حدیث فرموده اند که قاضی ابراهیم باخزری مرا گفت
 الله تعالی را بخواب دیدم گفتم خداوند اینده کی بتو رسد گفت انگاه که او را پنج
 مانع ماند که او را از من باز دارد ولادت ایشان روز جمعه وقت غروب آفتاب ماه
 شبان در فضل بهار سال سه صد و نود و شش هجری وفات ایشان در نهم ربيع
 سال چهار صد و هشتاد و یک هجری بوده و مدت عمر شریف ایشان هشتاد و پنج سال
 و قبر در گاه هرات است

حضرت شیخ ابوالحسن بخاری رحمه الله

از بزرگان مشایخ بوده اند و در دگری میکردند و در قندهاری بودند بر دوشی که ایشان را
 کسی نمی شناخت وفات ایشان روز جمعه دوم ماه ذی حجه سال چهار صد و هشتاد و یک
 هجری بوده و مدت عمر هشتاد و چهار سال

حضرت شیخ ابوالنضر الرومی النخاسی بادی رحمه الله

نام ایشان محمد بن احمد بن ابی جعفر است و اصل از کرمانست گویند که سه صد پیر اخذت کرده
 و صحبت دارنضر بودند علیه السلام در حرین و بیت المقدس و غیره ریاضتها کشیده اند
 وفات ایشان در سال پانصد هجری بوده و قبر در خانجه باد است و مدت عمر یکصد و بیست چهار سال

حجة الاسلام حضرت امام محمد بن محمد الغزالی الطوسی

کنیت ایشان ابومحمد است و لقب زین الدین اصل ایشان از طوس بوده و انتساب
 ایشان در تصوف بشیخ ابوعلی فارندی است جامع بودند در علوم ظاهری و باطنی و در
 وقت خود علم العلماء مجتهد بودند و در نهب امام شافعی رحمه الله و صاحب تصانیف بسیار

مثل تفسیر یا قوت التویل که جمیل مجلد است و احیاء العلوم و جواهر القرآن و کیمیای سعادت
 و غیر هم و برادر امام احمد غزالی اندگویند چون کتاب منحول تصنیف کرده پیش حضرت امام الحرمین
 که آستاد ایشان بودند بر ذمه امام الحرمین گفتند تو زنده در گور کردی یعنی این کتاب تو
 مصنفات مرابو کشید و ولادت ایشان در سال چهار صد و پنجاه و فوات در چهار صد و هشتاد و هشت
 جمادی الاخری سال پانصد و بیست و پنج هجری و مدت عمر شریف پنجاه و چهار سال و
 قبر در بغداد است

حضرت شیخ ابو العباس خرمی

نام ایشان احمد بن جعفر است با بسیاری از مشایخ صحبت داشته اند و صاحب مقامات بلند
 و کرامات ارجمند بوده اند گویند در سالی که ایشان کج می رفتند نیز ایشان را مردم
 در وفات می دیدند وفات ایشان در سال پانصد و هشت هجری روی داده است

حضرت حکیم سنائی غزنوی رحمه الله

کبیت ایشان و نام ابو احمد محمد و دین آدم است از کبرای شعرای صوفیه و مرید خواجری است
 همدانی اند و با پدر شیخ رضی الدین علی لالا ابنا ی عسم اند چون در صدقه حکیم بعضی ابیات
 نامعقول و الحاقی است و از استماع آن در دل این فقیر انکاری بهم رسیده بود روز یک
 بغزنین داخل میشد بخود قرار داده بود که بزیرت حجج اکابر آجا مشرف گردد الا حکیم همان
 شب پیش از آنکه داخل شود بخواب دید که در زیارت مزارات مشایخ غزنین است و ملاحظه
 میگوید که این قبر حکیم سنائی است چون آبخار سید قبری از سنگ سفید دید که بر آن نوشته اند
 هذا قبر حکیم سنائی و درین شب هم دارد که سنی نیز نوشته بودیانه چون چنین مشاهده شد فهمیده که
 اشارت بانست که حکیم سنی اند چون صباح آن زیارت کرد همان قبر به سنگ سفید برداشتی که در
 خواب دیده بوده مشاهده نمود لکن شد که آن ابیات الحاقی بدهندیان بتدع است
 وفات ایشان در سال بیست و پنج هجری است و همین تاریخ بر قبر ایشان نوشته اند

حضرت شیخ ابو عبد الله جوینی قدس سره

نام ایشان محمد بن حمویه است از جمله مشایخ خراسانند و از اصحاب شیخ ابوالحسن بستی و بلعوم

ظاهر و باطن اگر استمه بودند وفات ایشان در سال پانصد و سی و هجری بوده و مدت عمرش

نود سال

حضرت عین القضاة همدانی قدس سره

نام و کنیت ایشان ابو الفضائل عبداللہ بن محمد المیاچی است و لقب عین القضاة و اصل ایشان از ہمدان است و با شیخ محمد بن حمویہ و امام احمد غزالی صحبت داشته و خوارق و کرامات عجیبہ مثل احیاء و اماتت بسیار از ایشان بظہور رسیدہ و فضائل و کمالات از تصانیف عربی و فارسی ایشان ظاہر است و وفات ایشان در سال پانصد و سی و ستم ہجری بوده

حضرت حجتہ الانام شیخ الاسلام حضرت شیخ احمد جام قدس اللہ سره

کنیت ایشان قدوہ انام ابو نصر است و نام پدر ایشان ابو الحسن و اصل ایشان از قم نامق کہ از توابع جام است قطب و غوث وقت مقتدا می اہل طریقت و راہنمای سالکان حقیقت و یگانہ زمانہ خود بودند و از فرزندان حریر بن عبداللہ النجلی اند کہ ایشان را حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم یوسف این است نام کرده بودند و حضرت شیخ از می بودند و در بست و دو سالگی توفیق یافته بگوہ رفتند و بعد از ہیندہ سال ریاضت در چیل سالگی ایشان را میان خلق فرستادند و ابو اب علم لدنی بر ایشان کشادہ گشت زیادہ از ستمہ صد کاغذ در علم توحید و معرفت و علم سر و حکمت تصنیف کردہ اند کہ بیچ عالم و حکیم بران اعتراض نکرده است و این تصانیف ہمہ آیات و احادیث موید و موافق است و اشعار عالی در تصوف نیز دارند و چیل و دو فرزند حق سبحانہ و تعالی بحضرت شیخ کرامت فرمودہ بود سی و نہ پسر و ستم دختر والدہ اگر بادشاہ کہ جد و الا ماجد این فقیر انداز اولاد حضرت شیخ بودند و بعد از وفات چہار دہ پسر و ستم دختر ماند و این چہار دہ پسر ہمہ عالم و کامل و صاحب تصانیف و کرامات بودہ اند و در شخصت و دو سالگی می فرمودند کہ تا حال صد و ہشتاد ہزار مرد در دست من توبہ کردہ اند و شیخ طبر الہدین علیہ السلام کہ از فرزندان ایشانند در کتاب رموز الحقائق آورده کہ تا آخر عمر بر دست ہر م ستم ہزار کس توبہ کردہ اند و شیخ ابو سعید ابو الخیر فرمودہ استند

که از حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه بایشان رسیده بود و در آن طاعت میکردند و ما مورگشتند
 که آن خرقة را بجنرت شیخ جام رسانند فرزند خود شیخ ابوطاهر را وصیت کردند که بعد از وفات
 بچند سال جوانی نون خط بلند بالایی و از شوق چشم احمد نام بخانقاه خود آید و تو در میان باران
 نشسته باشی البته آن خرقة را با او بده بعد از وفات حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر شیخ ابوطاهر
 بخواب دیدند که والد ایشان با جمعی از پاران به تعبیل می روند و پرسیدند یا شیخ چه تعبیل است
 فرمودند تو نیز برو که قلب او یاری می رسد چون روز دیگر شیخ ابوطاهر در خانقاه خود نشسته بودند
 جوانی به آن صفت که شیخ فرموده بودند درآمد شیخ ابوطاهر در حال دریافتن اعزاز و اکرام
 تام نمودند اما چنانچه مقتضای بشریت است تفکر گشتند که خرقة پدر را چون از دست بدیم
 حضرت شیخ جام گفتن ای خواهر در امانت خیانت روان باشد شیخ ابوطاهر را وقت خوش شد
 برخاسته آن خرقة را بدست خویش بحضرت شیخ جام پوشانیدند گویند که آن خرقة را بسنت دوتن
 از مشایخ پوشید بودند آخر بحضرت شیخ خواله شده بعد از آن کس ندانست که آن
 خرقة چه شد ایشان با شیخ ابوطاهر که صحبت داشته اند خواهر نمود و در حقیقتی نسبت
 ارادت بخدمت حضرت شیخ بوده از حضرت شیخ پرسیدند که مقامات مشایخ شنیده ایم کتب
 ایشان دیده اند بچگونه مثل این حالات که از شما ظاهر میشود و نه شده فرمودند که مادر وقت زیارت
 هر ریاضتی که دانستم که اولیای خدا کرده اند بجا آوردم و بران مزید نیز کردیم حق
 سبحانه و تعالی بفضل و کرم خود هر چه همه ایشان داده بود یکبار به احمد داد و ولادت ایشان
 در سال چهار صد و هفتاد و یک هجری و وفات در سال پانصد و سی و شش هجری بود
 و مدت عمر شریف نود و پنج سال و شرح موضع خبر و جام است

حضرت شیخ ابوالعباس بن عرفین

نام ایشان احمد بن محمد الصناجی اندلسی است جامع بودند میان علوم ظاهری و باطنی چون
 مریدان و مقدمات ایشان بسیار شدند سلطان وقت را هر اسے در دل پدید
 آمد ایشان را بجنور طلب داشت در مراکش رحلت نمودند سال پانصد و سی و شش هجری
 پسر

<p>شیخ عبد السلام بن عبد الرحمن بن ابی الرجال تخمی الشیبلی</p>
<p>گنیت ایشان ابو الحکیم است کسب علوم صوری و مسمومی نموده بودند و کتاب شرح اسلام از یوفات ایشان است وفات ایشان در سال پانصد و سی و شش هجری بوده و قبره در اکش برابر قبر شیخ ابو العباس بن عریف است</p>

<p>حضرت شیخ ابوالیمان بن محفوظ القرشی</p>
<p>معروفند باین انجاری صاحب مقامات و حالات علیه نور علم ظاهر و باطن کامل بودند و مرید بسیار داشتند وفات ایشان در سال پانصد و پنجاه و یک هجری بوده</p>
<p>حضرت شیخ الشیوخ عبد الاول بن شیب السجری الهردی قدس سره</p>
<p>گنیت ایشان ابو الوقت است مقبول خواص و عام و جامع ظاهر و باطن بوده اند و در حدیث شاگرد جمال الاسلام داودی اند و صحبت حضرت شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ القاری رسیده اند و از خراسان به بغداد رفتند و عمر بسیار یافتند ولادت ایشان در ماه ذیقعد سال چهارصد و پنجاه و شصت و فوات در رباط فقیر روز نبداد و ذیقعد سال پانصد و پنجاه و سه هجری بوده و قبر ایشان در شونیزه متصل بغداد متصل قبر شیخ زویم است و حضرت قطب بانی محبوب سبحانی نوح الثقلین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ امامت نماز جنازه ایشان کردند</p>

<p>حضرت تاج العارفین ابوالوقاف قدس سره</p>
<p>نام ایشان کاکیش است از کبار مشائخ و بزرگان این قوم و قدوه اولیا اکمل و مرید شیخ شنبکه اند و در ارشاد طالبان آیتیه بودند شیخ علی بیته و شیخ بقای بن بطو و شیخ عبد الرحمن طفوقنجی و شیخ مطربا البارزانی و شیخ ابجد کردی و شیخ جاکبر و شیخ احمد بن نعلک از مریدان ایشانند نقل است از شیخ علی بیته و شیخ ابجد کردی رحما اللہ کہ روزی شیخ تاج العارفین بالای منبر در وعظ بودند کہ حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ در مجلس ایشان حاضر شدند و در همان ایام به بغداد آمده بودند و آوردن جوانی ایشان بوده شیخ تاج العارفین قطع کلام کردند و گفتند این جوان را از مجلس بیرون بریدیم چنان کردند باز در وعظ شدند شیخ</p>

عبدالقادر یازور آمدند باز تاج العارفین بیرون کردند غوث اعظم امر نمودند باز آنحضرت در آن
 مرتبه سوم تاج العارفین از منبر فرود آمده اند شیخ عبدالقادر را در کنار گرفتند میان دو چشم
 ایشان بوسه دادند و حاضران مجلس را گفتند بر خیزید و تعظیم کنید که این ولی خدای است
 و گفتند ای اهل بغداد امر اخراج او نه از بهر امانت او کردم بلکه از برای آنکه شما در ایشان سید
 بفرستید بجهت آنکه بر سر او نوری می بینیم که شعاع از مشرق و مغرب گذشته است بعد از آن فرمودند
 ای شیخ عبدالقادر امروز وقت ماست و درین نزدیکی وقت تو خواهد شد خردس مهری که با
 کنه و خاموش گردد مگر خردس تو که تا قیامت در بانگ خواهد بود و دوست آنحضرت را گرفته
 گفتند ای شیخ عبدالقادر مرا وقتی خواهد بود چون آن وقت بیاید مرا یا دکنی و سجاده و پیران
 و تسبیح و کاسه عصای خود شیخ عبدالقادر دادند شیخ عمر نیز از گفته تسبیح که شیخ تاج العارفین
 بیفوت انگشترین داده بودند چون آنرا بر زمین می نهادند یگان یگان دانه خود می گشت و آن کاس
 را چون کسی میخواست که بدست گیرد خود می جست و بردست آن شخص می آمد و قاری ایشان
 بعد از پانصد هجری بوده و قبر در موضع طلینا که از مضامات بغداد است واقع شده
 مدت عمر هشتاد سال متبادر است

حضرت شیخ عدی ابن مسافر الشامی النکاری قدس سره

با حضرت غوث الثقلین سید عبدالقادر حیلانی رضی الله عنه و شیخ جواد یاس که پیر حضرت
 غوث الثقلین و با شیخ عقیل مسخی صحبت داشته اند کرامات و خوارق عالیله از ایشان بطور
 آمده و چون در شام خلق بر ایشان حج شدند از آنجا بحبل مکاره که از توابع موصل است
 زادیه بنا کرده عزالت گزیدند و مردم آن دیار همه مرید و معتقد گشتند و حضرت غوث الثقلین
 شیخ عبدالقادر رضی الله عنه فرمودند اول بار که بقدم تجرید از بغداد عزیمت حج کردم
 جوان بودم تنها میرفتم شیخ عدی بن مسافر پیش آمد و نیز جوان بود پرسید
 کجا میردی گفتم بکه گفتم سیل صحبت داری گفتم من بر قدم تجریدم گفتم من
 نیز بر قدم تجریدم با هم روانه شدیم روزی دیدم که جاریه چشمه رهنما اشک پیدا شد
 بر روی بر سر پیش من بایستاده و تیز تیز در روی من نگر است پس گفتم ای جوان از کجائی

گفتم از بچم گفت امروز مراد رنج افکندی گفتم چرا گفت همین لحظه در بلاد چشم بودم
 مرا مشاهده افتاد که خدای تبارک تو تجلی کرد و عطا فرمود ترا آنچه عطا نه فرمود مثل آن غیر
 ترا از آنها که من دانم خواستم که ترا ببینم و بشناسم و گفت امروز در صحبت شما ام و شب با شما افطار
 خواهیم کرد و روان شداد در یک طرف دادی میرفت و مالک طرف و چون شب شد طبقه از هوا
 فرود آمد بر آن شش نان با سر که و پیروی آن جاریه گفت فکر خدای را که اگر ام کرد مرا و همنان
 مرا هر شب دونان فرود می آمد مشب برای هر یک دونان بعد از آن سه ابرق آب فرود آمد
 با شما میدیم در لذت و طلاوت به آبهای زمین مانند نبود پس همان شب آن جاریه از اجدا شد
 و بر رفت چون بکه رسیدیم شیخ خدیو در طواف تجلی واقع شد و بخود بنیاد چنانکه بعضی می گفتند
 که بر مرد ناگاه دیدم که آن جاریه پیش سر او ایستاده است و میگوید زنده گرداناد ترا آنکس که
 میر اینده بعد از آن در طواف مرا تجلی واقع شد و از باطن خود خطابی شنیدم و در آخر
 آن با من گفتند که ای عبد القادر تجرید ظاهر را بگذارد و قزید تو میدرد لازم دارد و بر اس
 نفع مردم بنشین که ما را بند با خدای هستند که میخواهم ایشان را بر تو برد دست تو بشارت
 قرب خود در ساینم ناگاه آن جاریه گفت ای جوان نمی دانم امروز چه نشان است ترا که
 بر سر تو از نور خیمه زده اند و تا آسمانها گرد تو در آمده اند و چشم همه اولیا از مقامهای خود
 در تو خیره مانده است و همه مثل آنچه ترا داده اند میدارند بعد از آن جاریه بر رفت دیگر او را
 ندیدم و فاقه شیخ عدی در سال بانصد و پنجاه دهفت هجری بوده و قبر ایشان در جبل
 بنکاریه است

حضرت شیخ اجد کردی رحمه الله

مزی شیخ تاج العارفين ابو الوفاء صاحب کشف و کرامات بود و مجمع کثره از ایشان بهره
 مند شدند و از معتقدان حضرت غوث الثقلین بودند و زه شیخ بنجد است شیخ اجد
 آمد گفت اراده که معظمه دارم بر قدم تجرید شیخ کوزه خود را با و عطا نموده فرمودند هرگاه
 تشنه شوی آب شیرین و هرگاه که سینه گردی تلقان باشک آمیخته ازین کوزه پدید آید و فاقه
 ایشان در سال بانصد و شصت و یک هجری بوده و قبر در جبل حمرین است

حضرت شیخ سیدی احمد بن ابوالحسن الرفاعی قدس سره

از اولاد اجداد حضرت امام موسی کاظم اند و نسبت خرقه ایشان به پنج واسطه بحضرت شیخ شبلی
 میرسد حضرت غوث الثقلین را دیده اند و در ایام عبیده بطایح سکونت داشتند صاحب
 کشف و کرامات و مقامات علیه بسیار بزرگ و شافعی مذہب بودند ابوالحسن علی که خواهرزاده
 ایشانند گفتند روزی بر در خلوت ایشان نشسته بودم که آواز کسی شنیدم چون نظر کردم
 پیش خال من شخصی نشسته بود که آن را هرگز ندیده بودم ساعتی با هم سخن گفتند پس
 آن شخص از روزی که در دیوار حضرت شیخ بود بیرون آمد و چون برق در هوا بگذشت
 پیش سیدی در آمد و می پرسیدم که این مرد که بود فرمودند او را دیدی گفتیم دیدم
 گفتند او کسی است که خدای تعالی بحر محیط را بوسی محاطت میکند یکی از رجال اربعه
 است سه روز است که بجز رفته است اما خبر ندارد گفتیم یا سیدی اسی سبب بجزری از
 چیست گفتند در یکی از جزایر محیط مقیم است آنجا سه شبان روز متصل باران بارید
 بخاطر او گذشت که کاش این باران در آبادانی می بارید بعد از آن استغفار کرد بسبب
 این اعتراض مجبور شد من گفتم یا سیدی او را بجزری خبردار ساختی گفتند شرم داشتیم
 گفتم اگر زبانی من او را خبر دار کنم گفتند مکنی گفتم آری گفتند سر به گریبان خود فروکش چنان
 کردم آوازی بگو ششم رسید که باطنی سر بر آرد سر بر آوردم خود را در یکی از جزایر بحر محیط دیدم
 حیران شدم بر خاستم و ندانم بر فتم و آن دور او دیدم و برو سلام کردم و آن قصه را
 با گفتم سوگند بمن داد که هر چه ترا بگویم چنان کن قبول کردم و گفت خرقه مراد را در گردن من
 و مرا بروی در زمین میکش و منادی میکند که این ست سزای کسیکه بفرخداست تعالی
 اعتراض کند خرقه در گردن او کردم خواستم که بکشم باقی آواز داد که ای علی گذار که ملاک
 آسمان بر است او بزاری در آمده اند در گریبان شده اند خداست تعالی از خوشنود گذشت
 بعد از شنیدن آن آواز بجزو شدم چون بجزو باز آمدم خود را پیش خال خود دیدم
 داشتند انستم که چون آمدم و چون فرستم روزی در مجلس شیخ احمد رفاعی منا صحبت
 شیخ عبدالقادر رضی الله عنه مذکور می شد شخصی بطریق انکار گفت پس کن سیدی بجانب او

به غضب نگاه کردند فی الحال آن شخص بر رسیدی فرمودند که که قدرت است که مناقب شیخ
 عبد القادر تو اند بیان کرد که بر تبه او تواند رسید او شخصی است که در یک جانب ما و در یای
 شریعت و در یک جانب ما و در یای حقیقت است هر جا که میخورد غوطه میزند و برادران و مریدان
 خود را وصیت میکردند که چون به بغداد رویم پیش از شیخ عبد القادر کسی را نیندیم چه در ایام حیات
 و چه بعد از وفات که او از حق تعالی عهد گرفته است هر که بغداد در آید و مر از یارت نکند
 احوال او سلوب گردد و میفرمود که حسرت بر کسی که حضرت شیخ عبد القادر را ندیده وفات ایشان
 روز پنجشنبه دوازدهم جمادی الاولی سال پانصد و هشتاد و هشت هجری بوده و بعضی گفته اند
 که در سماع از دنیا رفته اند و مدت عمر هشتاد سال متجاوز بود و قبر در قریه ام عبده بطالع
 است

حضرت شیخ حیوة بن قیس الحارانی قدس سره

صاحب اوصاف جمیله و مقامات جلیله و از اجله اکابر و مرجع مشایخ کبار بودند و حضرت عوث
 را در یافته شیخ ابو الحسن قریشی فرموده اند چهار کس میدانم از کبار مشایخ که در قبور خود گرفت
 میکنند چنانچه احیا شیخ معروف کنی و سید محی الدین عبد القادر جیلی و شیخ عقیل تمیمی و شیخ
 حیوة حرانی قدس الله تعالی اسرار هم وفات ایشان در سلخ جمادی الآخر سال
 پانصد و هشتاد و یک هجری بوده و قبر در موضع حران است

حضرت شیخ شهاب الدین سهروردی المقتول رحمه الله

نام ایشان یحیی بن حبیب است در حکمت مشایخان و اشراقیان تخر بودند بعضی از مشایخ ایشان
 را منسوب بعلم سمیاء و بعضی بخلل در عقیده و اعتقاد فلاسفه متهم میداشتند چون به طلب رسیدند
 علماء قتل ایشان فتوی دادند و بعضی گویند در حبس نغمه کردند و بعضی گویند قتل و صلب کردند
 و بعضی گویند خنجر ساختند میان انواع قتل چون بزیارت عادت داشتند اختیار کردند که
 بگوشه بکشند و اهل حلب در شان ایشان مختلف بودند بعضی بالحد و زندقه نسبت
 میکردند و بعضی به کرامات و مقامات میستودند و مولانا عبد الرحمن جامی
 قدس سره فرمودند علم بر عقل غالب بود باید که عقل بر علم غالب باشد

وفات ایشان در سال پانصد و هفتاد و هفت هجری و مدت عمر شریف سی و هفت و یاسی و شش سال بود

حضرت شیخ جاگیر قدس سره

اصل ایشان از کردستان است و متوطن نواحی سامره بودند شیخ تاج العارفین ابو الوفا طایفه خود را بدست شیخ علی بن ابی بخت ایشان فرستاده بودند و تکلیف حضوریه کردند گفتند که من از خدای تعالی درخواستم که جاگیر را از جمله مریدان من گرداند خدای عزوجل او را بمن بخشید حضرت غوث الثقلین را دریافته بودند و صاحب کرامات عالییه بودند وفات ایشان در سال پانصد و نود و هجری و قبر در نواحی سامره است

شیخ عبدالرحیم مغربی قدس سره

کنیت ایشان ابو محمد و اصل از مغرب زمین است از مآدات حسنی و ایمان مشایخ نضر و صاحب کرامات و مقامات عالییه بودند روزی شیخ طهارت میگرددند شخصی بنجد دست ایشان آمده التماس نمود که شیخ به آبی که طهارت بنموده بودند اشارت کردند و از آن آب بخور و حالیکه از بسبب شده بود باز یافت و ایشان میفرمودند که شیخ عبدالقادر از اعیان دنیا و دنیا داران وجود است وفات ایشان در سال پانصد و نود و هجری بوده است مدت عمر هفتاد و دو سال و قبر در موضع قمی واقع شده که از توابع کربلاست

حضرت شیخ ابوعلی بن مسلم قدس سره

از کبار مشایخ عواق اند و صاحب تاریخ یاغنی نوشته که ایشان از جمله ابدالان بودند و در تجرید بجال داشتند همیشه مراقب دیگران می بودند وفات ایشان در سال پانصد و نود و هجری بوده و مدت عمر نود سال

حضرت شیخ نظام کنجوی قدس سره

مولد ایشان کنجه است و عالم بوده اند بعلوم ظاهر و باطن و از مریدان انجی فرخ ریجانی اند و عمر گرانیه از اول تا آخر به قناعت و تقوی و عزلت گذرانیده اند و صاحب کشف و کرامات بوده اند و از ملاقات سلاطین اجتناب داشته اند بلکه سلاطین را بنجد دست ایشان

رجوع بود و حق تعالی شیخ را در سخن قدرت تمام داده بود و اشعار ایشان تمام حقیقت کشف
 و بیان معارف است و این از جمله اشعار شیخ است ابیات چون بعد جوانی از بر تو نبه
 در کس نرفتم از بر تو نبه همه را بر درم فرستادی بدین نمی خواستم تو میدادی بنی چون که بر درگه
 تو گشتم پیر بن از آنچه ترسید نیست دستم گیر به وفات ایشان در سال پانصد و نود و شش
 هجری بوده و قهر در گنج است

حضرت شیخ عبداللہ القرشی الماشمی قدس سرہ

نام ایشان محمد بن ابراهیم است صاحب کرامات و مقامات بلند عالم بعلم ظاہری و باطنی
 بوده اند و در زمان خود تصرف تمام داشتند و صحبت شیخ مباح رسیده بود و وفات ایشان
 در سال پانصد و نود و نوبه هجری روی داده

حضرت شیخ

کنیت ایشان ابو محمد بن ابی نصر است مرید سراج الدین محمود بن خلیفه اندو با شیخ ابو نجیب
 سروردی در سماع صحیح بخاری شریک بودند و تصانیف بسیار دارند از جمله تفسیر عم
 است که در آن بس نکتهای دقیق و اشارتہای لطیف مندرج است و در وجد و ذوق
 و استغراق حالت تامی داشتند و پنجاه سال در جامع عتیق شیراز وعظ گفتند و مجلس نهادند
 گویند در اواخر عمر از وجد و سماع باز ایستادند شیخ ابوالحسن گردویہ گفته در دعوت بعضی صوفیہ
 با شیخ روز بہان یکجا شدم و بر حقیقت حال او مطلع بودم در خاطر آمد کہ در علم و حال از او
 زیادہ ام بر سر من مطلع شد گفت ای ابوالحسن این خطرہ را از خود دور کن کہ امروز
 بجایس باروز بہان برابر نیست و ادیگاہ زمان خود است وفات ایشان در نصف
 محرم سال ششصد و شش هجری روی داده

حضرت شیخ روز بہان بقا

صحبت در حضرت علیہ السلام بودند و شصت سال از فانی کہ در شیراز داشتند جز بہ اداسے
 نماز جمعه و کفایت مباحث بیرون نیامدند و در علم و تقوی کامل بودند و وفات در آخر محرم سال
 ششصد و شش هجری

حضرت شیخ ابواسحاق اغرب قدس سره

نام ایشان ابراهیم بن علی است و از ایمان مثل شیخ بطح و صاحب کرامات و مقامات عالیه جامع میان علوم ظاهری و باطنی و شافعی مذہب بودند بجهت غلبه استفراق اکثر مراتب می نشستند گویند سال رو بجانب آسمان نه کردند اگر شیری آمد و سر بر پای شیخ می مالید و ایشان میفرمودند که شیخ عبد القادر سید است امام صدیقان و محب عارفان و قدوه سالکان است و قاتل ایشان در سال ششصد و پنجاه و پنج بود و قبر در بطح است

حضرت شیخ ابوالحسن کردویه قدس سره

کنیت ایشان ابوالحسن و نام علی بن حمید الصنیدی خوارق بسیار و کرامات بسیار از ایشان ظاهر شده پدر ایشان رنگیز بوده و میخواست که پسر نیز رنگیزی کند و ایشان را گران آمد و بخدمت صوفیه رفت و آمد داشتند روزی پدر ایشان آمده دید که جامه های مردم را رنگ نه کرده اند در غضب شد و در دوکان تقاریب بسیار بود در هر یکی رنگی چون غضب پدر او دیدند همه جامه ها را اگر در یک تقاریب نهادند غضب پدر زیاد شد گفت جامه های مردم را ضایع کردی هر یک رنگی خواسته بودند تو همه را در یک رنگ کردی شیخ ابوالحسن دست در تقاریب کرده همه را یکبار بیرون آوردند هر یکی را آن رنگ شده بود که صاحبش خواسته بود چون پدر آن بدید به سلوک راه صوفیه باز گذاشت و از رنگیزی معذور داشت و وفات ایشان در پانزدهم شعبان سال ششصد و دوازده و پنجاه بود و قبر در وهی است از توابع مصر

حضرت شیخ ابن صباح رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو محمد است صاحب اسرار و معارف و کرامات و خوارق در زمان خود از مشایخ میره بودند بصحبت حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلی رسیده اند و فائده ها گرفته اند مرید شیخ علی سبیتی بودند و ایشان مرید تاج العارفین ابو الوفا و ایشان مرید شیخ ابو محمد شنیکی و ایشان مرید شیخ ابو بکر بطحی قدس الله اسرارهم و خرقه که حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه در واقع شیخ ابو بکر بطحی داده بودند و از شیخ علی بن سبیتی بایشان رسیده از ایشان غائب شد

وفات ایشان در سلخ ذیقعدہ و سال شش صد و نوزده بجزی بوده و قبر در بابا یعقوبی است

حضرت شیخ یونس بن یوسف سیانی

طائفه یونسیه بایشان منسوب است صاحب کرامات و مقامات عالیہ بودند وفات ایشان در سال شش صد و نوزده بجزی بودہ

حضرت شیخ علی بن ادریس یعقوبی حمہ اللہ

کنیت ایشان ابو الحسن است و نام علی صاحب معارف و اسرار و احوال و مقامات عالی بودند و ایشان اندک گفته اند چهار کس را شناسم از ادیاسے خدای که در قبور خود تشریف میکنند چنانکه زند ما شیخ محی الدین عبدالقادر جمیلی و شیخ معروف کنفی و شیخ معقل متبجی و شیخ حیوایة بن قیس خراسانی این مقدمہ در ذکر شیخ حیوایة نیز مذکور شدہ و وفات ایشان در سال شش صد و بیست و یک بجزی رومی دادہ

حضرت شیخ فرید الدین عطار

اصل ایشان از قریمہ کدکن است از مضافات نیشاپور و ہشتاد و پنج سال در نیشاپور بودہ مرید شیخ مجد الدین بغدادی اند و در ابتدا توبہ بردست شیخ رکن الدین آکاف کردہ اند و محبت بسیاری از اکابر مشائخ را در یافتہ اند و بعضی گفته اند کہ او یسوی بودند صاحب وجد و سماع و از بزرگان صوفیہ اند مولانا جلال الدین رومی فرمودہ اند کہ نور منور بعد از صد و پنجاه سال بر روح فرید الدین عطار تجلی کردہ مربی او شد و حضرت مولانا عبدالرحمن جامی گفته اند آن قدر اسرار توحید و حقانیت و ذوق کہ در شئویات و غزیات عطار است در سخنان شیخ یک ازین طائفہ یافتہ نمی شود کتاب تذکرۃ الاولیاء و آئی نامہ و بیسمر نامہ و منطق الطیر از تصانیف ایشان است و ولادت ایشان در شعبان سال پانصد و سیزده و وفات در سال شش صد و ہفت بجزی بودہ در دست کفار در سن یک صد و بیست و یک سالگی بدرجہ شہادت رسیدہ اند

حضرت شیخ ابن فارص المصری

کنیت ایشان ابو حفص است و لقب شرف الدین و نام عمر بن فارص الحموی و ولادت

مولانا رومی
سینہ اولیا
ہفت
عطار
کتاب تذکرہ
یک صد و بیست و یک

وسکونت ایشان در مصر بود از فیله بنی سعد اند و قصیده ناصیه فارسیه از ایشان است چون این قصیده را تمام کردند شبی پنجم علیه السلام را بخواب دیدند که از ایشان می پرسیدند قصیده خود را تمام کرده چه نام کردی گفتند لوح الجنان در دوح الجنان فرمود اند نظم السلوک نام کن بچنان کردند که حضرت رسالت پناه صلعم فرموده بودند وفات ایشان در دوم جمادی الاولی سال شش صد

وسعی و دو بجزی روستی داده

حضرت شیخ اوجده الدین الکرمانی قدس سره

مرید شیخ رکن الدین سجاسی آمد ایشان مرید شیخ قطب الدین ایبری و ایشان مرید شیخ ابوالنجیب عبدالقادر سروردی اند قدس الله اسرارهم و صحبت شیخ محی الدین عربی رسیده اند گویند ایشان از بمشاهد جمال ظاهری سیل تمام بود شیخ شمس الدین تبریزی از ایشان پرسیدند که در چه کاری گفتند ماه را در طشت آب می بینم فرمودند اگر بر قنادیل نه داری چرا بر آسمان نمی بینی و پیش مولانا جلال الدین رومی گفتند شیخ اوجده الدین شاید باز بود اما پاکباز بود و مولوی فرموده کاش کردی و گذشته وفات ایشان در سال شش صد وسعی و پنج بجزی بوده

حضرت مولانا شمس الدین تبریزی

نام ایشان محمد بن علی بن ملک داده است گفته اند که هنوز در مکتب بودم پیش از بلوغ اگر چه در برین میگذشت از عشق سیرت محمدی مرا آرزوی طعام نمی شد و اگر سخن طعام می گفتند بدست سر منع آن میکردم مرید شیخ ابوبکر سلیمان تبریزی اند و بعضی گویند که مرید بابا کمال خجندی بودند و بعضی گویند مرید شیخ رکن الدین سجاسی اند و حضرت مولانا عبد الرحمن جامی فرموده اند احتمال دارد که چه صحبت همه رسیده اند از همه تربیت یافته باشند مولانا جلال الدین رومی کمال یگانگی و یک بهتی با ایشان بوده و همیشه با هم صحبت میداشته اند و در اشعار خود همه حالت ایشان را نشان کرده اند و اکثر در خلوت روز و شب بصوم وصال می نشستند و وفات ایشان

در سال شش صد و هجده و پنج بجزی بوده است

شیخ ابوالغنیته جمیل یعنی قدس سره

از بزرگان و بزرگان این قوم صاحب کشف و کرامات اند در احوال از قطع الطریق بودند

روزی در کمین فافله شسته انتظار می کشیدند شنیدند که با تفری میگوید ای آنکه چشم بر تافله دارم
 و دیگری را چشم بر تست درویشان این اثر عظیم کرده تو به نمودند از ان عمل باز ایستادند و صحبت
 شیخ ابن الاطلح یعنی رسیده به مرتبه دلایت فائز گردیدند بعد از ان شیخ کبیر علی امدل رسیده الناس
 صحبت کردند و شیخ قبول فرمودند روزی برای همیزم بصحرارفتند و دراز گوش با خود بردند چون
 جمع کردند همیزم مشغول شدند شیری دراز گوش را بدرید چون همیزم آوردند که بارکنند دیدند که شیر
 دراز گوش را کشته روی بشیر کرده گفتند که همیزم خود را بر چه یار کنیم سوگند بعزت
 مبعود که بر پشت تو بار خواهیم کرد همیزم راجع کرده بر پشت شیر نهادند او را رانده تا نزد یک شهر
 آوردند بعد از ان گفتند هر جا خواهی برو و وفات ایشان در سال ششصد و پنجاه و یک

هجری ردی داده

حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی

نام ایشان علی بن عبد الله و اصل از مغرب از سادات حسینی اند و ساکن بودند در اسکندریه
 جمع کثیری آنجا صحبت ایشان پیوسته انداز کبار اولیای و عظامی مشایخ بودند گفته اند یکبار
 هشتاد روز گرسنه بودم در خاطرم گذشت که مرا ازین کار نصیبی نشد ناگاه زنی دیدم که از غما
 بیرون آمد بنایت خوب روی گو یار روی او نور آفتاب بود و میگفت نحسی هشتاد روز گرسنه بود
 ایستاده ناز بر خدای تعالی میکند بعل خود و شش ماه بر من گذشت که طعامی نه چشیده ام
 گویند اول کسیکه قوه خورد ایشان بودند وفات ایشان در سال ششصد و پنجاه و چهار
 یا شش هجری بوده در راه که معظه و محرای که آب شور داشت چون ایشان را آنجا رسد

برکت ایشان آب آن سرزمین شیرین گشت

حضرت شیخ علی انجیار قدس سره

از مشایخ کبار عراق اند و صاحب مقامات جلیه شهادت ایشان در سال ششصد و پنجاه
 و شش هجری بوده

حضرت شیخ عبد الله بلخیانی قدس سره

لقبیه آله و اولیای اکمل اوحد الدین و نام پدر ایشان ضیاء الدین سعید بن محمد بن علی

ابن احمد بن عمر بن اسمعیل بن شیخ ابوعلی دقاق است قدس الله ارواحهم و شیخ عبداللہ بلیانی
خرقہ را از پر خود دارند و پدر ایشان به چهار واسطه از شیخ ابو نجیب سمرودی و به صحبت زاهد
ابوبکر ہمدانی پیوستہ از ایشان نیز بہرہ تمام حاصل نموده اند و پدر ایشان میگفتہ اند کہ من نجیب
از خدای خود خواستہ بودم بعد از شد و آند و آنچه بر من بمقدار در کج کشادند بر او مقدار درو
کشادند و شیخ از بزرگان و موجدان این طائفہ و صاحب کرامات بلند مقامات ارجمند بود
فرمودہ اند کہ بیک آہ کہ بر آرم صد ہزار چون منصور حسین پیدا کنم و شیخ فرمودہ اند کہ در
نہ نماز و روزہ و ایامی شب است این جملہ اسباب بندگی است درویشی نہ رنجیدن است
اگر این حاصل کنی واصل گردی و این رباعی از اشعار ایشان است رباعی نافع بدو چشم
سرسبز نیم مردم پد از پای طلب می نشینم مردم پد گویند خدا بہ چشم سر تو آن دیدہ پد آن ایشانند من
چنینم مردم پد وفات ایشان روز عاشور سال شش صد و ہشتاد و شش ہجری واقع شد

حضرت شیخ لیس المغربی السو و قدس سرہ

ایشان کسب جامی را ستر حال خود ساخته بودند اما از اہل کرامت و ولایت بودہ اند امام
محمی الدین نوادی از جملہ مریدان و معتقدان ایشان بودند و بہ صحبت و خدمت ایشان تبرک
می جستند وفات ایشان در ربیع الاول سال شش صد و ہفتاد و ہفت ہجری بودہ
و مدت عمر ہشتاد سال

حضرت شیخ عقیق الدین تلمسانی

نام ایشان سلیمان بن علی است بعضی از فقہا ایشان را بزند ف و الحاد منسوب داشتند اما صوفیہ
بزرگ داشتند و حضرت مولانا می عبد الرحمن جامی فرمودہ اند کہ ہر کہ اندک چاشنی از مشرب
این طائفہ پیشیدہ باشد کہ سخن او در شرح منازل السائرین کہ تصنیف شیخ الاسلام است ہم
قدر نبی بر فوائد علم و عرفات است گویند کہ مجلس سماع حاضر می شدند و رغبت تمام بان داشتند
و خود می نمودند وفات ایشان در سال شش صد و نو و ہجری بودہ است

حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمہ اللہ

لقب ایشان مشرف الدین و نام مصلح الدین بن عبد اللہ است و تخلص سعدی در علوم

ظاهر باطن و نظم و شریعت و کمال و مجاورت شریفه شیخ ابو عبد الله خفیف بوده اند قدس الله سره
 بار بار زیارت حریم شریفین پیاده رفته اند و اکثر اقاویم را گشته اند و بند و ستان رسید
 است سومات را شکسته اند و صحبت شیخ شهاب الدین سهروردی و بسیارے از اکابر ادریا
 اند و در بیت المقدس و بلاد شام مدتی سقانی کرده اند و قتی با یکی از اکابر سادات فی الجمله
 و گوی و واق شد آن شریف حضرت رسالت پناه صلعم را بنحو اب دید که او را اعتبار کردند
 چون بیدار شد پیش شیخ آمد و عذر خواست و تصانیف ایشان همه مشهور و مقبول است
 و این از جمله شمر ایشان است غزل من ندانم از اول که تو بپیر و وفائی به عهد ناستن از
 به که بندی و نه پائی به گفته بودم چو بیانی غم دل با تو بگویم به چه بگویم که غم از دل برود و جو تو
 بیانی به درستان عیب کندم که چرا دل بتو دادم به باید اول بتو گفتن که چنین خوب چرانی
 شمع را باید ازین خانه برون بردن و کشتن به تا که همسایه ندانند که تو در خانه ای به وفات ایشان
 شب جمعه ماه شوال سال شش صد و نود و یک هجری بوده و قبر در بیرون شهر
 شیراز است

حضرت شیخ حسن بلقاری قدس سره

اصل ایشان از نخوان است و صاحب جذب و مقامات عالیه بوده اند و نسبت ارادت
 ایشان بر دو واسطه شیخ ابوالنجیب سهروردی میرسد در سن سی سالگی نائب شده در نیکار
 در آمده اند و اکناف عالم را سیر نموده اند وفات ایشان در سال شش صد و نود و هشت
 هجری بوده و مدت عمر نود و سه سال و قبر در سخراب تبریز است

حضرت شیخ ابومحمد مرجانی

نام ایشان عبدالعزیز محمد است و اصل از مرجان مغرب زمین ابواب علوم الهی و انوار ربانی
 بر روی ایشان کشاده بود و از بزرگان این قوم اند وفات ایشان تونس سال شش صد
 و نود و نه هجری بوده

حضرت ابن مطرف اندلسی

کنیت ایشان ابو عبد الله است و مجاورت مکه معظمه بوده اند و روایت شده اند که بیست و نوزده پنجاه

اسبوع طواف میگردند وفات ایشان در رمضان سال هفتم و هفت هجری بوده و مدت عمر ایشان
نود سال تجاوز پادشاه عصر از سعادت مندی و کمال اخلاص که نخواست ایشان داشت جنازه شیخ
براردوش خود گرفت

حضرت شیخ شمس الدین قدس سره

نام ایشان محمد بن احمد و نامی صوفی است ضلعی مذہب بوده اند وفات ایشان در سال هفتم
ویازده هجری روستی داده

حضرت شیخ عماد الدین رحمہ اللہ

نام ایشان احمد بن شیخ احراریمه ابراهیم بن عبد الرحمن است و اصل از واسط در علم تصوف تصانیف
بسیار دارند وفات ایشان در هفتم و یازده سال هجری بوده و مدت عمر پنجاه و چهار سال

حضرت شیخ سلمان ترکمان قدس سره

در دمشق بوده اند کم سبقت و کم از جای برینجاستند و کم می گفتند و علمای ظاهر با جلالت و بزرگی نیازمند
سلوک بایشان میکردند با وجود آنکه در ماه رمضان چیزی نخوردند و نماز نیکوارند اما کشف و اطلاق بر
غیبات بسیار داشتند و اینطریق را استعمال خود ساخته بودند وفات ایشان در سال هفتم و چهارده هجری

حضرت شیخ نجم الدین قدس سره

نام ایشان عبد اللہ بن احمد بن محمد الاصفهانی است صاحب مقامات و مناقب عالیہ شاگرد
ابوالعباس المرسی الشاذلی و مدتی مجاور کربلا معظّمه بودند وفات ایشان بکربلا معظّمه در جمادی الاخری
سال هفت صد و بیست و یک هجری بوده و مدت عمر بقا دشت سال

حضرت شیخ اوحی اصفهانی

گویند ایشان از جمله اصحاب شیخ اوحی الدین کرمانی اند و بر سر پایی جام داشتند جام جم از ایشان است
و اکثر اشعار ایشان در تصوف و حقیقت است و این بیت نیز ایشانست بیت اوحی قدس سال
سخنی دیده آتشی رو نیک بختی دیدند وفات ایشان در سال هفتم و سی هجری بوده و قبر در مراغه تبریز است

حضرت مولانا محمود زاهد مرغابی قدس سره

لقب ایشان جلال الدین است در علوم ظاهر شاگرد مولانا نظام الدین هرزی اند و کتب بسیار

سنت و شریعت بمرتبه عالی رسیده بودند در تقوی و ورع جهد بلوغ مینمود و وفات ایشان در ماه
دیگر سال هفتصد و هفتاد و هشت هجری بوده و قبر در مغاب هرات است

حضرت مولانا زاهد مرغابی رحمه الله

نام پیر ایشان شیخ ابوبکر بن شیخ احمد بن شیخ محمد شاه بن شیخ محمود بن شیخ سبیل تابادی
است و تابادی است از قولنج جام در علوم ظاهر شاگرد مولانا نظام الدین هر دی بوده اند
ابا بواسطه متابعت سنت و آداب شریعت ابواب علم باطن بر ایشان مفتوح گشت و کرامات
و مقامات عالیه از ایشان بظهور آمد و ادیسی بودند از روحانیت شیخ احمد جام و پیوسته زیارت
روضه حضرت می نمودند و در مدت هفت سال پیاده و پایی برهنه از تابادی به روضه متبر که ایشان
قرآن خوانده میرفتند و از برکت روحانیت حضرت شیخ سبیل اقصی در مرتبه اعلی فایز گشته حضرت
خواججه باؤالدین نقشبند قدس الشریعه چون به مجلس ایشان رسیدند مولانا حضرت خواججه پرسید
که چه نام دارید خواججه فرمودند که باؤالدین نقشبند گفتند از براس ما نقشه ببندید خواججه
فرموده اند که آمدیم که نقشه ببریم و دور وزیر با هم صحبت داشتند و حضرت تبوه صاحب
انارانشد برمانه کمال اخلاص و ارادت و خدمت مولانا داشتند بلکه مولانا مری صاحب قرآن
بودند و وفات ایشان نیمه روز پنجشنبه سلخ محرم الحرام سال هفت صد و نود و یک هجری
بوده و قبر در موضع تابادی است

حضرت خواججه حافظ شیرازی

نام ایشان محمد است و لقب شمس الدین حضرت مولانا عبدالرحمن جامی فرمودند با وجود آنکه معلوم
نیست که بظاهر دست ارادت به پیری داده باشند اما ایشان را سان الغیب گفته اند
و آثار حقائق و معارف در دیوان ایشان بسیار است و در تذکره عبدالقادر بدله و نی از
خدمت شیخ نظام الدین انقی نقل کرده است که خواججه حافظ مرید حضرت خواججه باؤالدین
نقشبند اند و اکثر آفادلی که از دیوان حقیقت بیان ایشان نموده میشود موافق مطلب می آید
چنانچه جهانگیر بادشاه که در ایام شاهزاده گی بسبب آزردگی والد خود جدا شده در آله آبادی بودند
و ترو داشته اند در آنکه بلاست پیر عالیقدر برزند یانه دیوان حافظ را طلبند ده فال کشادند و این فال آمد

غزل

چرا نه در پی عزم و یار خود باشم غم غریبی و غزبت چو بر من تا بم ز مهران سرا پرده وصال شوم چو کار عمر نه پیدا است باری آن اولی بود که لطف از لایم چون خود حافظ	چرا نه خاک ره گوی یار خود باشم به شهر خود روم و شهر یار خود باشم زینندگان خداوندگار خود باشم که روز واقعه پیش نگار خود باشم و گرنه تا به ابدش رسار خود باشم
--	---

و بموجب این فال بی تامل و ایمان به سرعت روانه شده بلازمیت ایشان شرف گشتند
و قضا را بعد از شش ماه اکبر بادشاه فوت کردند و ایشان بادشاه شدند این فقیر
به دست حضرت جهانگیر پادشاه دیده که در حاشیه دیوان حافظ این مقدمه را نوشته اند
وفات ایشان در سال هفت صد و نود و دو هجری بوده و قبر در شیراز است

حضرت مولانا ظهیر الدین خلوی قدس سره

جامع بودند میان علوم ظاهر و باطن مولانا زین الدین ابابکر تابیادی میفرمودند امر و زور زیر
فلک مثل ظهیر الدین نمیدانم میدیش شیخ سیف الدین در سال هفت صد و هشتاد و سه
هجری بوده و قبر شیخ در مزار خلوتیان بر سر مل گاورگاه است وفات ایشان در سال
هشت صد هجری و قبر در جوار قبر شیخ سیف الدین است

حضرت شیخ کمال خجندی قدس سره

بسیار بزرگ و صاحب حال بودند و خود را در لباس شعر و شاعری پوشیده میداشتند و ترک
و تجرید ایشان بکمال بوده چنانچه گویند در تبریز زاویه داشتند که در اینجا بسرمی بردند چون بعد
از فوت ایشان آنجا دیدند بغیر از یوریای که بران می نشستند و سنگی که زیر سرمی نهادند چیز
دیگر نبود وفات ایشان در هشت صد و سه هجری بوده و قبر در تبریز است و بر قبر ایشان این
بیت نقش کرده اند هیت کمال از کعبه رفتی بر در یار و هزارت آفرین مردانه رفتی

حضرت مولانا محمد شمس الدین

تخلص ایشان مغربی است مرید شیخ اسمعیل سی اندویش اسمعیل از اصحاب شیخ نور الدین عبدالرحمن

اسفرانی و از معاصران و مصاحبان شیخ کمال مجتهدی بوده اند وفات ایشان در سال شصت صد و نهم هجری است مدت عمر شصت سال و این غزل نیز از جمله اشعار ایشان است غزل

از جنبش بحر قدم بر فاست موج بید و
وز موج بحر بیکر ان صحراد دریا شد عیان
اندر جهان بید دو واحد احد نبود ولی
لیکن جهان جسم و جان گرچه شد از دریا عیان
اندر سرای لم یزل باشد ابرین ازل
اندر یکی صدین نمان در صد یکی را بین عیان
من بر مثال ما نیم افتاده از دریا بردن
وقت است کان خورشید با دان ماه مانا بیدار
آن آفتاب مشرقی پیدا شود در مغرب

وز موج دریای ازل برست صحرای ابد
صحرای یقین دریا شود چون یابد از دریا بد
در خطه ملک صمد احمد بود عین احمد
بر روی بحر بیکر ان باشد چه در دریا بد
سر دریم آرد دایره از پیش بر خیزد عدد
از صد یکی گفتم بدان صدر از یک یک از صد
باشد که موجی در رسد باز مبدر یا در کشد
از برج دل طالع شود از اندرون سر بزند
گر مغربی را آینه پنهان نباشد در بند

حضرت شاه قاسم الوار قدس سره

اهل آن بیاد است آب از ازربا بجانست مولد و نشاء تبریز در اهل حال نسبت ارادت
شیخ صدرالدین اردبیلی داشتند بعد از ان بصحبت صدرالدین علی بنی که از مریدان او طایفه
کرمانی بودند رسیده اند در او ای انپوره حضرت خواججه باؤالدین نقشبند را دیدند و با ایشان
صحبت داشتند دیوان اشعار ایشان مشتمل بر حقائق و معارف و اسرار است و در باب
مریدان ایشان ایشان حضرت مولانا عبدالرحمن جامی قدس سره فرمودند که فقیر بعضی از
ایشان را دیده و احوال بعضی را شنیده اکثری از رقیه دین اسلام خارج بودند و بدائمه اکت
و تقاون بشرع و سنت داخل فرموده اند که می تواند بود که چون فتوح و نذر در بسیار
میرسید و همه را صرف لنگر و مریدان در درویشان می شده و اصحاب نفس و هوای مقصود
در انجا حاصل بوده بدین جهت جماعتی با یک نیز خود را در زمره مریدان ایشان داخل ساخته
باشند و آن بیاد منزلت این همه پاک بودند و مریدان حضرت شاه در نیز در هندوستان
درین حال دارند اکثری بیابان وفات ایشان در سال شصت صد و نهم هجری بوده و در زمره در جام است

شیخ زین الدین خوانی رحمه الله

کنیت ایشان ابو بکر است جامع بوده اند میان علوم ظاهری و باطنی و از اول تلامذۀ خردتوسین ^{متنا}
 بر جاده شریعت و متابعت سنت یافته بودند و حضرت مولانا عبدالرحمن جامی فرموده اند که متابعت ^{تعبت}
 سنت بزرگترین کرامتی است پیش این طائفة و شیخ زین الدین خوانی مرید شیخ نور الدین ^{الکرنی}
 قریشی مصری اند و ایشان مرید شیخ سیف کورانی و ایشان مرید شیخ تاج الدین حسن شمشیری و
 ایشان مرید شیخ محمود اصفهانی و ایشان مرید شیخ عبدالصمد نظیری و ایشان مرید شیخ علی برغش و
 ایشان مرید شیخ شهاب الدین سهروردی گویند در آخر حیات ایشان را در دی رسیده
 که شبانه روز بالکل از خود غائب بودند و چون از ان غیب ایشان را باز آوردند قریب یکسال
 خاموشی بر ایشان غالب بود و سخن کم میگفتند و فات ایشان در شب یکشنبه دوم شوال سال
 هشت صد و سی و هشت بجزی بوده و بعد از وفات ایشان سه جانشین کرده الحال قبر شیخ در
 هرات است نزدیک عیدگاه و عمارت عالی بر آن ساخته اند

حضرت سید بلیح الدین قدس سره

لقب ایشان شاه مدار است و مرید شیخ محمد طیفور شامی نسبت ارادت ایشان بسبب کبر سن
 یا جهت دیگر بیخ یا شش واسطه حضرت رسالت پناه مسلم میرسد غرائب احوال و عجائب اطوار
 و مقامات بلند و کرامات ارجمند داشته اند و بزرگی حضرت شاه مدار زیاده از آنست که در
 تحریر و تقریر آید گویند دو از ده سال طعام نخوردند و لیا سیکه یکبار پی پوشیدند دیگر احتیاج
 شستن نمی شد و همیشه سفید و پاکیزه میماندند و شیخ عبدالحق دهلوی نوشته اند که ایشان در مقام
 صمدیت بودند و آن مرتبه ساکنان است و از جهت جمال بجمال که حق تعالی بایشان عطا
 فرموده بود هر که نظر بر روی مبارک ایشان افتاد بی بس بی اختیار سجود کردی از نجابت
 همیشه بر روی خود می انداختند و فات ایشان هفدهم جمادی الاولی سال هشت صد
 و چهل بجزی بوده و قبر ایشان در موضع مکن پور که از توابع فنوج است واقع شده و هر سال
 در ماه جمادی الاولی که عرس ایشان است قریب به پنج شش لک آدم مرد و زن صغیر
 و کبیر از اطراف و جوانب هندوستان در آن روز بزیارت روضه شریفه ایشان

با علمای بسیار جمع میشوند و همه نذر و نیاز می آرند و کرامات و خوارق عجیبه و غیره بحال نیز نقل میکنند و از چهار حصه اهل هندوستان از وضع و شریف و دو حصه مرید حضرت پیر و سنگیر غوث ثقلین شاه محی الدین سید عبدالقادر جلی انداما اشرف بیشتر و یک حصه مرید شاه دارا اما اجلاف بیشتر و نیم حصه مرید حضرت خواجہ معین الدین چشتی و نیم حصه مرید حضرت محمد با و الدین کرکائی

لثانی قدس الشرائع

حضرت مولانا جلال الدین یورانی

کنیت ایشان ابو زید است بعد از کسب علوم ظاهر برکت متابعت سنت در رعایت شریعت بر تبه اعلی رسیدند و اکثر به کفایت مہات مسلمانان بقدر امکان کوشش می نمودند بہر کہ رجوع بالستی کرد خود با بنامیرفتند اگر چه بظاہر دست ارادت بہ پیر نہ داده اند اما اویسی بودند چنانچہ میفرمودند بہر گاہ مرا اشکالی می افتد و دعائیت حضرت رسالت پناہ صلعم بواسطہ رفع آن میکنند گویند روزی از اصحاب خود شانہ طلبیدہ اند و گفتند حضرت رسالت پناہ صلعم فرمودہ اند کہ بایزید گاہی محاسن خود را نشانہ میکنی و ایشان بہ صحبت مولانا حضرت ظہیر الدین خلوتی رسیدہ و مقتدر طبقہ ایشان بودند حضرت مولانا عبد الرحمن جامی اکثر پیش ایشان میرفتند چنانچہ گفته اند روزی با جماعتی بزیاارت مولانا جلال الدین یورانی رفتیم وقت باز گذشتن یکی از ایشان را در خاطر گذشتہ بود کہ اگر مولانا را کرامتی هست بیاید کہ پارہ کشمش تبرک بین بہر چون روانہ شدیم آن شخص را آواز دادند کہ یک ساعت باش بنمانہ درون رفتہ یک طبق سویز بیرون آوردند و باو دادند و گفتند معذرت دار کہ در باغهای ما کشمش نمی باشد و فوات ایشان در شب دوشنبہ دہم ماہ ذیقعدہ سال ہشت صد و شصت و دو و ہجری بودہ

حضرت خواجہ شمس الدین محمد الکو سوی انجامی قدس سرہ

کو سو قصبہ ایست از توابع ہرات کہ ولادت ایشان در آنجا واقع شدہ و از اولاد بزرگوار حضرت شیخ الاسلام احمد انجامی النامقی اند قدس الشرائع جامع بودند بعلوم ظاہر و باطن و بخدمت شیخ زین الدین خانی بسیار میرفتند و بصحبت شیخ بہا و الدین عمر نیز بسیار میرسیدہ اند مولانا سعد الدین کاشغری و مولانا غمیس الدین محمد اسد و مولانا جلال الدین یورانی و غیر ہم

از عزیزان که در آنوقت بودند به مجلس ایشان حاضر میشدند معارف و لطائف خواجهر را استحسان میکردند در آشنای و عطا و مجلس سماع خواجهر را وجدی عظیم میرسید و صحیحهای بسیار میزدند و مجلسی از اثر میکرد و اکثر صحبت ایشان چیزی که در خاطر کسی میگذشت آنرا برودهی که غیر او کسی ندانست اظهار مینمود و وفات ایشان در روز شنبه بیست و ششم جادوی الاولی سال هشت صد و شصت و سه هجری بوده و قبر در هرات نزدیک مسجد جامع قریب مزار فقیه ابو یزید مرعی است

مولانا شمس الدین محمد رومی

اصل ایشان از قریه روج است و آن بر تہ فرسنگی هرات واقع شده از کبار مریدان مولانا سعد الدین کاشغری اند و هم بنیره حضرت مولانا میجامی ایشان گفتند که مرا همیشه آرزوی آن میبود که پیغمبر صلعم را بنحو اب و نم روزی بخدمت والد خود رفتم ایشان کتابی در پیش داشتند و میخواندند که هر کس این دعا را شب جمعه چند بار بخواند پیغمبر صلعم را بنحو اب بیند اتفاقاً آن شب آینه شب جمعه بود و حضرت خواندن دعا از والد خود گرفته بجلو خانه خود رفتم و مشغول شده باشم این دعا را خواندم و نیز شنیده بودم که هر کس شب جمعه سه هزار مرتبه درود بفرستد علیه الصلوٰة والسلام بفرستد آنسر در را بنحو اب بیند این عمل نیز کردم چون بنحو اب رفتم در واقع دیدم که در سراے خود درآمد و والد من ایستاده مرا گفت من انتظار تو سه بر دم اینک رسول صلعم بخانه ما آمده اند بیایا ترا در خدمت آنحضرت بر م پس دست مرا گرفته بچاسے که آنحضرت نشسته بودند بر دویدم که آنحضرت نشسته اند و جمعی کثیر در گرد و پیش آن سرور نشسته و ایستاده اند و مکاتبات نوشته بر اطراف عالم میفرستند و گوئی ایا حضرت رسول میکنند و مولانا شرف الدین عثمان زیارنگاهی که از علمای ربانی بودند مینویسند و مادر مرا برده عرض کرد که یارسول اللہ پسری که دیده کرده بودی که در از عمر دو و هفتاد خواهد شد این آن پسر است یا نه آنسر در بجانب من دیده تبسم کردند و فرمودند که همان فرزند است چه وقتی که مادر من پسرے داشت صاحب جمال فوت کرد و او بسیار متالم شد شب حضرت رسالت پناه صلعم را بنحو اب دید که می فرماید علیمن باش که خدا سے تعالیٰ بتو پسرے صاحب دوست و در از عمر خواهد عطا فرمود و مرا خدا سے عزوجل بایشان داد پس آنحضرت بمولانا عثمان

فرمودند که مکتوبی برای این پسر بنویس مولانا کاغذی نوشت شش بر سه سطر و در زیر آن
سطور مثل گوی که مردم در قبال ما بنویسند جدا چیزی نوشت و پیچیده بدست من دادند
روان شدم با خود گفتم که مضمون مکتوب را ندانم باز گشتم بخدمت آنحضرت آمدم و
عرض کردم که این مکتوب را الله که درین کاغذ چه نوشته شده حضرت آن مکتوب را از دست
من گرفته بخوانند و من یک خواندن مضمون آن سطور را یاد گرفتسم و باز پیچیده بدست من دادند
میخواستم که باز چیزی بپرسم ناگاه آواز از در برآمد از خواب بیدار شدم دیدم که مادرم می آید
و شش در دست دارد بر خاستم گفتم ای محمد چیزی در خواب دیدی گفتم آری گفتم من
خوابی دیده ام و آنچه من مشاهده نموده بودم بعینه آنرا نقل کرد ولادت ایشان در شب پانزدهم
سال هشت صد و بیست و هجری بوده و وفات روز شنبه شانزدهم ماه رمضان سال نه صد و
چهار هجری بوده و قبر در گاه نزدیک مزار شیخ الاسلام خواجه عبداللہ
انصاری است قدس اللہ سرہ

حضرت شیخ صوفی علی قدس سرہ

اصل ایشان از ولایت جام است و مرید شیخ زین الدین خوانی اند و سبب در آمدن ایشان
باین راه این بود که روز جمعی از درویشان بزیارت مزار بزرگی میرفتند و ایشان در
بزراعت مشغول بودند چون نظر ایشان بر درویشان افتاد اثری در دل شیخ بهم رسیده
با درویشان همراه شدند و بزیارت آن مزار رفتند و از برکت متابعت درویشان و زیارت
نمودن مزار آن بزرگوار دل از دنیا و اهل دنیا برکنند و درین راه در آمده اند وفات
ایشان در سال نه صد و هشت و هجری

حضرت امیر سید علی قوام رحمة اللہ

از سادات سوانه اند که در نزدیکی سرهند است و از بزرگان ارباب کمال و لشکر و وجود
حال و از کبار مشایخ هندوستان بوده اند لباس ایشان عین بودگاری خرقه می پوشیدند و گاه
لباس لشکریان در میگردند در اوایل طلب الهی بچونپور رفته بخدمت شیخ بہاوالدین
چونپور رسیدند و ابواب فتوحات بر ایشان گشاده گشت گویند تا اہل سال ہجری

امروزه کردند و خدمتانه فرمودند میگفتند که پیغمبر صلم را بخواب دیدم که میفرمودند علی دلی برد خود
 میزنی و از احوال خلق خبر دار نمی شوی گفتم یا رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم اگر دل است
 از آن تست ادا اگر درست از آن تست علی بیچاره در میان چیست فرمودند بر اے خلق خدا
 دعا کن که دعای تو در حق ایشان مستجاب است وفات ایشان در سال ۴۰۰ هجری بوده
 و قبر در حوالی جوپور در موضع است که قطن داشته اند و آن بسر اے میران مشهور است
 بزار و تبرک

حضرت مخدومی شیخ حسین خوارزمی

ایشان مرید حضرت مخدومی اعظم حاجی محمد جنوشانی که از کبار متاخرین و بزرگان دین و صاحب
 کرامات از چند مقامات بند بوده اند مخدومی اعظم در سلسله کبرویه مرید شاه علی بیدادری
 و ایشان مرید شیخ رسید الدین محمد اسفرانی و ایشان مرید عبداللہ پرمشایبادی و ایشان
 مرید شیخ اسحاق خلکانی و ایشان مرید سید علی هدانی اند قدس شد اسرار هم وفات مخدومی
 اعظم در سال ۴۰۰ هجری و هفت هجری روست داده وفات شیخ حسین به شام بوده در ۴۰۰ هجری
 و پنجاه و شش سال هجری

حضرت شیخ علی تقی قدس سره

نام پدر ایشان عبدالملک بن قاضی خان اتقی القادری الشاذلی المدنی الحسینی است از کبار اولیای
 وقت و مشایخ هندوستان اند آبای کرام ایشان از جوپور بودند و مولد ایشان در برهان پور است
 در سن هفت سالگی والد ایشان در خدمت شاه باجن شیشی که در برهان پور بودند مرید ساختند و
 بعد از آن از شیخ عبدالکیم بن شاه باجن خرقة مشایخ چشت پوشیدند و بجانب دیار ملتان سفر
 کرده به صحبت بسیار از مشایخ آنجا رسیدند و تحصیل علوم نموده و عزیمت حرمین شریفین کردند
 و با بنجار سیده از شیخ محمد بن السخاوی خرقة تبرک قادریه و شادلیه که منسوب است به شیخ
 نورالدین ابوالحسن علی الحسینی الشاذلی پوشیده و بمرتبگی کمال رسیدند و تصانیف مشهور بسیار
 دارند وفات ایشان دوم شهر جمادی الاولی سال ۴۰۰ هجری و هفتاد و پنج هجری بوده و مدت عمر
 نود سال است ولادت شیخ در سال هشت صد و پنجاه و پنج هجری بوده و قبر در مدینه منظره است

حضرت شیخ ادهرس جو نیوری

نام پدر ایشان شیخ بہاؤ الدین است در وقت خود از بزرگان شائخ ہندوستان بودند
با وجود آنکہ چنان سن و عمر گشتہ بودند کہ تادوکس ایشان را گرفتند نمی توانستند ایستاد اما چون بسایع
می درآمدن ایشان را زدہ کس نمی توانستند نگہداشت و فوات شیخ در سال نہ صد و ہفتاد و شش ہجری
است و عمر ایشان از پیدتجاوز بودہ و قبر در جو نیور است

حضرت شیخ سلیم فتح پوری قدس سرہ

نام پدر ایشان شیخ بہاؤ الدین است و اصل از دہلی و مرید خواجہ ابراہیم اند کہ از اولاد حضرت
خواجہ طفیل عیاض و در سلسلہ چشت بودند و شیخ از اولاد کبچشکر اند در مدت عمر روزہ طی میداشتند
در اوائل حال بطریق سپاہیان می بودند چون درین کار درآمدند زیارت حرمین شریفین سفر
گشتہ و ملکات عرب و عجم را سیر کردہ و مشائخ آنوقت را دریافتہ باز بہندوستان آمدند
و در کوہ سیکری کہ در آنوقت ویرانہ بود وطن گزیدند و حضرت اکبر بادشاہ از اخلاص و
اعتقادے کہ بشیخ داشتند شہرے در اینجا آباد کردند و قلمے ستین بران کویہ ساختند و فتح پور نام نهادند
چون بادشاہ را سہ زندگی نمی ماند ہر گاہ کہ از ارباب کمال و صاحب حال شخصے را می شنیدند
بر جوخ باو نمودہ التماس فرزند میکردند شخصے بعض رسانید کہ عزیز می درین نزدیکی از خانہ مبارک
آمدہ در کویہ سیکری میگذاشتند بادشاہ خود بزاویہ شیخ رفته التماس سہرند نمودند
شیخ گفتند فردا جو اب خواہیسم داد چون روز دیگر بادشاہ رفتند شیخ فرمودند بحق
تعالی بہ شمار سہ فرزند خواہد عطا فرمود فرزند کلان خود را با خواہید داد کہ تربیت نمایم
چون مدت حل جانگیر بادشاہ نزدیک رسید اکبر بادشاہ بخانہ شیخ فرستادند جانگیر بادشاہ
بخانہ شیخ متولد شد و شیخ خود را بر ایشان گذاشتہ سلطان سلیم نام کردند و شیخ
خود را بشیر خواہ دادند مقرر نمودند و گفتند وقتے کہ این پسر بسخن در آید مرحلت خواہیم نمود
و ہمچنین شد ولادت شیخ در سال ہشت صد و ہفت ہجری بودہ و فوات در سبت نہم
رمضان سال نہ صد و ہفتاد و نہ و قبر در مسجد کلان فتح پور است کہ اکبر بادشاہ بکشت حضرت
شیخ بنا کردہ اند پس عالی ساخته اند

حضرت شیخ نظام الهی قدس سره

از بزرگان مشایخ هندوستان اند و اصل از قصبه ایسی که از تولد گفته است مرید شیخ معروف و چوپان
اند و شیخ معروف مرید شیخ الهی و شرح کافی بر هدایه اند که سلسله ایشان بچند واسطه شیخ نور قطب عالم
که در کمال آسوده اند میرسد ریاضت های شایسته و صاحب کشف و کرامات گشته بودند و از ساعت پرمیز
مینمودند و میگفتند چرا در اختلاف باید افتاد و وفات ایشان در سال نه صد و هفتاد و نه هجری بوده
و قبر در قصبه ایسی است

حضرت شیخ داود حنیف وال قدس سره

جنی قصبه ایست از مضافات لاهور آبای کرام ایشان از عرب هندوستان آمده اند و تولد ایشان
در سبت پور شده و والد ایشان پیش از ولادت شیخ فوت کرده اند و او اهل حال پیش مولانا امیر
آب که از شاگردان حضرت مولانا عبدالرحمن جامی قدس سره الهی بودند کسب علوم نمودند
در ایام طفولیت اصغریانی را بقدرت تمام میخواند و نسوب اندلسی علییه قادریه در او اهل
سلوک او ایسی بودند از روحانیت حضرت قطب ربانی عوث صمدانی سید عبدالقادر جیلانی
رضی الله عنه و با اشاره حضرت عوث اعظم نظام پر دست ارادت شیخ حامد قادر و ولد
شیخ عبدالقادر ثانی دادند و از بزرگان مشایخ متاخرین صاحب مقامات بلند و خوارق العاده
گشتند و وفات ایشان در سال نه صد و هشتاد و دو هجری بوده و قبر در شهر گره نواحی جنی است

حضرت شیخ نظام نارنولی قدس سره

نارنول از شهرهای مشهوره هندوستان است مرید شیخ خانو چشتی اند که در گوالیار تولد یافتند
و از کبار مشایخ وقت خود بودند شیخ نظام تا چهل سال بارشاد طالبان مشغول بودند و جمیع کثیره
ببرکت ایشان بمرتبه عالی رسیدند گویند همیشه پیاده از نارنول حضرت خواجه قطب الدین ادیبی
قدس روحه بوجرد و ذوق و جذبه تمام میرفتند و ولادت شیخ خانو در سال نه صد و هجده هجری
بوده و وفات ایشان در سال نه صد و نود و هفت هجری روی داد

حضرت شیخ وجیه الدین بکرانی

نسب ایشان معلوم نیست از کبار مشایخ متاخرین اند و در علوم ظاهری قدرت ایشان بمرتب بود

که بر اکثر کتب درسی حاشیه یا شرحی نوشته اند خلقتی انبوه بخدمت شیخ رسیده مستفیض و مستفید میگشتند
 حالت باطنی نیز بر کمال داشته اند و در احمد آباد سکونت در زیده بودند و هیچ جا سفر نرفت و آمد
 نمی کردند اگر چه ارادت بجای دیگر داشتند اما ارشاد از شیخ محمد غوث اعظم یافته اند و در آداب طریقت
 تابع ایشان بودند و کار را نزد شیخ محمد غوث با تمام رسانیده اند و چون شیخ محمد غوث بکرات
 زفتند شیخ علی متقی که صاحب علوم ظاهر و باطن بودند با جمعی از علمای ظاهر بسبب بعضی سخنان بلند
 فتویٰ بر قتل ایشان نوشتند و عالم آنجا فتویٰ را موقوف به نوشتن شیخ و حبه الدین داشتند
 چون ایشان بنحانه شیخ محمد غوث زفتند در دیدن اول فرقیته شیخ گشتند و کائنات فتویٰ
 پاره کردند و شیخ علی متقی گفتند که فهم شما بکمال است شیخ نه رسیده و میگفتند که در ظاهر شریعت
 چنان باید بود که شیخ علی متقی است و در حقیقت آنچنانکه مرشد ما است و آنچه از اکثر مردم
 معتبر تحقیق نموده است که شیخ محمد غوث از اهل دعوت بودند اما از اجمال رسانیده بودند و قاتل
 شیخ و حبه الدین هزاره صفر سال نه صد و نود و هشت هجری بوده و قبر در میان شهر احمد آباد
 است و فات شیخ محمد غوث اعظم پانزدهم رمضان سال نه صد و هفتاد هجری در اکبر آباد
 واقع شده و در کت عمر ششاد سال و قبر در گوالیار است

حضرت شیخ عمار الدین اودی قلمی سوره

صاحب کرامات و مقامات عالیه بودند نگاه گاهی قتالی و معارف را بصورت نظم در می آوردند
 چنانچه این مطلع از ایشانست بیت ندانم آن گل خود رو چه رنگ و بودارد نمو که مرغ هر شمنه
 گفتگو او دارد بو - و از دیدن ایشان بسیاری بجمال رسیده اند گویند همیشه دعای میگردند
 که شهادت نصیب ایشان گردد و شبی دزدان بنحانه ایشان در آمدند و با وجود آنکه سن شیخ
 به نود رسیده بود تمشیری بدست گرفتند و چندی راکشته خود بد رجبه شهادت رسیدند
 و شهادت ایشان در سال نه صد و نود و هشت هجری بوده است

حضرت شیخ محمد بن فضل الله قلمی سوره

از اولاد اجداد حضرت شیخ الاسلام احمد جام اند قدس الله روحه در موضع زندجان که از توابع هرات است
 می بوده اند صاحب مقامات بلند و کرامات از جنبد در ریاضت و مجاهدت یگانه زمانه

و اکثر صحابہ سے بودہ اندو افطار بشور بامی کرده و بالای آن مابون آب مخورند تا روزه شود و از حضرت
 اخوند خود شنیده ام کہ میفرمودند چون عبداللہ خان اوزبک از ماوراء النہر تہ تخر خراسان روانہ شد
 و در زندجان بخدمت ایشان رسید خواجہ فرمودند زندہ ہائے خدا را کہ گشتن بدہ و عبیر کن کہ قلعہ بہرست
 بعد از ۱۴ ماہ و ۱۰ روز و ۱۰ ساعت فتح خواہد شد بعد از گذشتن بدت مذکور همچنان شد کہ خواجہ فرمودہ
 بودند و نیز حضرت اخوند از زبان والد ماجد خود شیخ نصیح الدین نقل میگردند کہ ایشان سے فرمود
 شبی بخدمت خواجہ عبدالحق رفتہ ایشان ارادہ زیارت حضرت خواجہ عبد اللہ الصامی
 کردند و چون شب تاریک بودہ خواستند کہ چراغی روشن کنند و عن چراغ بہ سہم نہ رسید
 چراندان را باب تبر پر کردند و فیصلہ یافتہ باب دہن خود تبر نمودہ در ان گذارستہ روشن ساختہ
 و آنرا بدست مبارک خود گرفتہ متوجہ شد زند راہ فریب بیک فرسنگ بود و باد تندی میوزید
 و چراغ روشن بود تا بمقد حضرت خواجہ رسیدند بچراغ رسیدن چراغ خاموش شد بعد از
 زیارت باز چراغ را روشن کردہ تا منزل خود بہمان طریق آمدند و نیز اخوند سے فرمودند کہ تہ بیت
 خواجہ وصیت کرد کہ جنازہ مرا خواہی سنگنداشت تا ابلق سواری رسد و امامت جنازہ
 من کند چون خواجہ بر حمت حق میوستند چنین کردند و انتظار میکشیدند کہ در ہما وقت
 والد من شیخ نصیح الدین بر اہل ابلق سوار رسیدند و امامت جنازہ ایشان کردند و فات
 خواجہ در سال ہزار و پنچم ہجری بودہ و قبر در زندجان است و فات شیخ نصیح الدین روز پنجشنبہ
 بست و دوم رمضان سال ہزار و نوزدہ ہجری بودہ و قبر در لاہور است

حضرت شاہ ابوالعالی قدس سرہ

از سادات شیخ نسب صاحب کرامات و خوارق بودہ اند و در سلسلہ علیہ قادریہ مرید شیخ داؤد جنی ال
 اند و بعد از سی سال ریاضت و مجاہدت در شہر لاہور سکونت در زیدتہ حضرت خواجہ
 اخوند سے فرمودند کہ روزی ہمراہ اخوند خود ملائمت اللہ کہ عالم و عامل بودند و بدیدن
 ایشان رفتہ و آنجا نشستہ بودیم کہ شخصی تہیجی بہ شاہ آورد و در دل من گذشت
 کہ اگر شاہ را کہ اتلی باشد باید کہ این تسبیح را بمن بدین وقت خصت مر اطلبیدہ و
 ہمان تسبیح را بمن دادند و گفتند ہر وقت تسبیح تو بنما ہم رسد صد مرتبہ صلوات بخوانی

و از آن خوند ملائمت اللہ تعالیٰ است کہ رو نویسد در خاطر من گذشت کہ من ارادہ و اعتقاد حضرت
 عوث ثقلین دارم آیا آنحضرت از من خبردار خواهند بود شب در خواب دیدم کہ کعبت امرے
 در مانده ام و در من بر بنہ است فی الحال عوث ثقلین حاضر شدند و دستاری سفید عنایت کردند
 من مودت کہ ملائمت اللہ تعالیٰ چنان جاہا از شما خبرداریم فرمادے آن شاه الو المعالی سے مرا
 طلبید تا در دستاری سفید دادند گفتند کہ این دستار است ولادت شاه روز دوشنبہ ہستم
 ذی الحجہ سال تہ صد و سبت ہجری وفات شانزدہم ربیع الاول سال یکہزار و سبت و چہار ہجری
 رو وادہ و قہر در شہر لاہور است تحفۃ القادریہ کہ در ان تمام احوال حضرت عوث اعظم است
 ایشان جمع کردہ اند و کمال ارادت و اخلاص با حضرت داشتند و آن حضرت را نیز
 کمال عنایت و شفقت شیخ بود و او را از روحانیت آن حضرت بشاہ میر

حضرت خواجہ عبدالحق جامی قدس سرہ

نام ایشان شیخ محمد صدر است از فرزندان حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ و اباسے ایشان
 در چون پوسے بودند نامولد شیخ در احمد آباد ہجرت است و شیخ صغیر بودند کہ والد ایشان ہجرت
 حق پیوست و اابتداسے جوانی ہجرت شیخ صفی گجراتی رسیدہ خرقہ اجازت پوشیدند و
 شیخ ایشان از حضرت کہ مظاہرہ او بود بقدم تجرید و تفرید زیارت حرمین شہر یمن کردہ تا دوازده
 سال در کہ شریفی در صحبت شیخ عالی مقامی گذرانیدہ اند و از آنجا باز عادت نمودہ با احمد آباد رسیدہ
 متاہل شدند تا دوازده سال دیگر پیش شیخ وجیہ الدین گجراتی تحصیل علوم ظاہر شغول بودند
 و در ہین ایام بہ صحبت شیخ ماہ جونپوری ہم کہ در کجرات بودند میر سید شیخ ماہ چون از زبان والدیابعد
 ایشان شنیدہ بودند کہ پسر خرد و ناقطب وقت خواہ شد ایشان را خرم میداشتند و شیخ
 ابو محمد حضرت می کہ مرید الدیانتان بودند از قلعہ اسیر کتابی شیخ وجیہ الدین و شیخ ماہ نوشتند کہ
 شاہباز را چرا پر وازنے آرید ایشان در جواب نوشتند کہ دست شراست و شیخ را حضرت
 اسیر کردند شیخ ہماز دست شیخ ابو محمد رسیدہ دستے را کہ والدینزگوار ایشان بہ شیخ ابو محمد
 امانت سپردہ بودند گرفتند و در رہرا پور توطن گرفتند بدست شہرستان شغول داشتند

در آن ترک تدریس نموده به هدایت خلق مشغول گشتند و کسری به سبب ایشان
 کمالات ظاهری و باطنی شدند و شیخ در زمان خویش یگانگی در جمیع مشایخ گیاره و از بزرگان متأخرین
 سلسله چشت بود و شیخ و مشیرین ولایت خاندیس و آن حوالی را روپ ارادت
 بایشان بود و قبولی عظمت داشتند و شیخ را محبت و اخلاص بخدمت حضرت سید امام
 صلی الله علیه و علی آله الکریم و اصحابه العظام بر تبه بود که بگفت و شنید راست نیاید چنانچه هر چند
 گاه از ذوق و اشتیاق و از بسبب احتیاری متوجه مدینه میسر که میگشتند و بعد از رفتن چندان منزل
 بموجب اشاره آنسرور باز مراجعت می نمودند و طریقه ایشان تمام مطابق شرع و سنت بود
 و آنچه فتوح میر سلسله حصه میکردند یک حصه بجهت قوت عیال میدادند و حصه دیگر صرف خانقاه
 و فقرا می نمودند و یک حصه دیگر نزد حضرت سرور کائنات صلعم نموده بجزین شهر نفین میفرستادند
 خوارق کرامات ایشان بسیار و بشمار است و وفات ایشان در برهانپور شب دوشنبه دوم
 ماه رمضان سال یکم بود و بست و نه هجری بوده چنانچه خواجہ ہاشم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تاریخ فوت ایشان را
 ابن فضل اللہ یافته اند و مدت عمر شتاد و شش سال و قبر در شیخ پور برهانپور است که خود آباد
 کرده بودند نیز ارد بر ترک

حضرت احمد کابلی و السرمندی قدس سره

از اولاد حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ حنفی مذہب بوده اند و در سمرقند سکونت
 ورزیدند و در سلسله نقشند میر میر خواجہ باقی بودند و ایشان مرید مولانا خواجہ سلیمان کبکی و
 ایشان مرید پیر خود مولانا درویش محمد از مشایخ قادریہ و چشمتی نیز اجازت ارشاد حاصل
 کرده بودند از متأخرین مشایخ و صاحب ریاضت و مجاہدت و خوارق و تصانیف اند و در
 اواخر حال بعضی بر شیخ تهمت کردند که شیخ میگردد بر تبه من زیاد است از خلفای راشدین
 رضی اللہ عنہم اما این محض بہتان و افتراء مخالفان است بر شیخ چرا که این فقیر خود شنیده و
 از سیادت و نقابت پناه فضائل و کمالات و سنگاه حقائق و معارف آگاہ افضل فضلاء
 عصر علامی نمازی است و حضرت میرک شیخ بن شیخ فصیح الدین که میفرمودند وقتی ما را
 بمویر سمرقند واقع شد و کیفیت ما اتفاق ملاقات شیخ احمد روی داد در اثنا سے ملاقات

و دیگر آنکه شنیده بودم که خواجه باقی که پیر ایشان است بی اجازت مولانا خواجگی مکنند قاطر ایشان
 میگرفتند و دیگر آنکه خواجه خاوند محمود چه اعتقاد دارند چون سنا عتی پیش شیخ نشستم چیزی که از زیر
 این عین عروج ظاهر نمی شود و آنچه در اینجا است درست است گفتند پس بدانند که آنچه از ما واقع
 شده همین است و باقی اقرار است و باز بعد از ساعتی گفتند که روزی خواجه خاوند محمود باینجا
 آمده بودند گفتند که خواجه باقی اجازت صریح از پیر خود ندارد بجهت آنکه روزی مولانا خواجگی
 مکنی خرنیزه سنی خور و نرو قاج قاج را خود بریده بدست حاضران و مریدان میدادند
 و خواجه باقی ندادند اصحاب گفتند خواجه نیز حاضر اند مولانا خواجگی مکنی فرمودند ما خرنیزه
 با و درست دادیم خواجه باقی ازین استنباط کردند که اجازت ارشاد دادند من گفت لم یمن
 چنین نیست چرا که ما هرگز ازین چنین سختی از پیر خود و از دیگر مردم نه شنیده ایم بلکه خواجه باقی
 ابامیکروند که این کار از دست من نمی آید و این بار را من نمی توانم برداشت مولانا خواجگی
 میفرمودند که ما اجازت دادیم و تر این کار را باید کرد و درین اثنا سه چند س از ریش
 سفیدان نیز گفته اند که ما در این مجلس حاضر بودیم که مولانا خواجگی اجازت ارشاد خواجه
 باقی دادند خواجه خاوند محمود گفتند پس ما غلط شنیده بودیم و بعد از آن شیخ احمد سرمد فرمودند
 که آنچه از مریدان خواجه خاوند محمود بایشان اعتقاد دارد خواجه اینچنان نیستند و من آن اعتقاد
 نخواهم دارم هر سه سوالی که در خاطر حضرت اخوند گزیده شده بود شیخ جواب دادند و قات ایشان
 در سال یک هزار و سی و چهار هجری بوده و مدت عمر شصت و سه سال
 و قبر در سرمند است

حضرت شاه بلاول قدس سره

ولادت ایشان در قصبه شیخو آهن که از مضائق پنجاب است واقع شده و در ماه رجب کونیت
 داشتند و علم ظاهری و باطنی کسب نموده بودند و در سلسله علییه قادریه مرید شیخ
 شمس اندر ایشان مرید شیخ ابو اسحاق و ایشان مرید شیخ داؤد جنی وال که ذکر ایشان

بالا گذارنده و شیخ بلاول صاحب الدهر وقائم اللیل می بودند و در زهد و ورع ایمان و اشتغال این فقیر
 یک مرتبه بخدمت ایشان رسیده آثار ریاضت و مجاهدت بسیار از ایشان مشاهده نمود هر روز صبح و گتر سه
 بخدمت ایشان آمد و وقت می نمودند هر کس هر وقت که بخدمت شیخ می رفت البته بر آنست او
 ماحضری می گشت میزدند مردم همیشه بحسب شفای بیمار آن کوزه آبی بخدمت شیخ می بردند و ایشان در نماز
 خوانده بر آن آب میزدند و اکثری شفای یافتند و فوات ایشان در وقت غشای شب
 دو شبانه بست و هشتم شعبان سال یک هزار و چهل و شش هجری بوده مدت عمر شریف بمقدار سال
 و قبر در لاهور است بوضعی که سکونت داشتند الحمد لله و المنة که با تمام رسید ذکر مشایخ متفرقه که تاریخ
 وفات و ولادت و محل قبور اکثری در کتاب نفحات الانس و تاریخ یانعی و طبقات سلفی نمود
 و این خادم فقر بعد از تفحص و تحقیق بسیار از کتابها معینه تقیدین و متاخرین پیدا
 نموده بتقید ضبط در آورده امید که ارواح طیبه ایشان قدس الشراسر ارحم ازین فقیر بخشند و گردند

ذکر نسائ العارفات الصالحات الکاملات الوصلات رضی الله عنهن
 بدانکه افضل نساء العالمین پیش از عهد حضرت رسول صلعم آسیه بنت مزاحم زن فرعون و مریم
 بنت عمران است و بعد از آن سرور ازواج مطهره خدیجه کبری و عائشه صدیقیه و از جنات
 فاطمه زهرا رضی الله عنهن اند

ذکر ازواج مطهرات حضرت سرور عالم صلی الله علیه و آله و سلم
 روایت که آنحضرت فرموده اند من زنی نخواستم و بیچ یک از دختران خود زنی سکنی ندادم
 مگر آنکه جبرئیل آمد از پروردگار و در آن امر نمود ازواج مطهرات دو ازده بودند که آنحضرت با ایشان
 زفاف فرموده اند از آن جمله یازده تنفق علیه اند و یکی مختلفت فیها که زوجه بود یا سریه که

حضرت خدیجه کبری رضی الله عنها

کنیت ایشان ام بنهد است و نام پدر ایشان خویلد بن اسد بن محمد النخعی بن قحط بن کلاب
 و نسب ایشان در قحطی به نسب آنحضرت معلوم متصل میشود و نام والده ایشان فاطمه بنت زانده
 بن الاصم که از بنی عامر بن لوی بوده اول زنی که پیغمبر صلعم خواسته اند حضرت خدیجه اندیش
 از خواستگاری آن سرور خوایی دیده بودند که آفتاب از آسمان در خانه ایشان فرود آمد

وگزاران از خان ايشان ششست خيال که در کسب مسیح خانه نماز الا که بان نور گشت
 آن زمان که در عقده آن سرور در آمدند سن مبارک ايشان چهل سال بود و سن آنحضرت بست
 پنج سال دوم ايشان ششست مایه بود و اولاد آنحضرت از دختر و پسر تمام از ايشان بود و سيد عالم
 صلعم حجت رعایت خاطر ايشان تا ايشان در حیات بودند هیچ زن نخواستند و اول کسیکه
 از زنان با اتفاق بشرت اسلام مشرف گشت حضرت خدیجه کبری بود و در روز جبرئیل علیه السلام
 پدید عالم صلعم گفت یا رسول الله صلعم این خدیجه است که می آید برای تو ظرفی بر از ادم و طایم
 می آرد چون تورا در کار او را از پروردگار او از من سلام رسان و بشارت ده او را بچانه در
 از یک سو و از یک سو که در آن خانه مسیح خصوصت در آنجا بود گویند چون حضرت نشانی
 حضرت پروردگار خود و از جبرئیل علیه السلام سلام رسانید حضرت جواب سلام فرمودند
 وفات ايشان صبح آنست که در دو سیم ماه رمضان سال دهم از بعثت آن سرور
 واقع شده مدت عمر شریف شصت و پنج سال و قبر ايشان در مقبره حجون است پنجم صلعم خود
 بمقبره ايشان رفته و عا که فر کرد و بعد از رحلت آن سرور صلعم بسیار یاد می کرد و

حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها

کینت ايشان ام عبد الله است ايشان از منقیات و فقها و علماء و صحابی و بلغای صحابه بودند و خان
 حضرت رسالت پناه صلعم در شان ايشان فرموده اند که خند و تلمی و نیکم عن هذه الخیر یعنی بگرید و
 حصه از سه حصه دین خود را ازین سترج پوش و از حضرت عائشه صدیقه مدیست که گفتند
 ما فی سلت و فریت داده اند بر سائر ازواج پنجم صلعم به زهرا نیز اول بگری غیر از من نخواستند
 سید انام دوم آنکه صحیح نخواسته آنحضرت که پدر و مادر او هجرت کرده باشند در راه خدا
 غیر از من بسوم آنکه در پاکی من آیات کریمه از آسمان نازل شد چهارم آنکه پیش از آنکه مرا
 رسول صلعم بخوابد جبرئیل علیه السلام صورت مرا بر پارچه حریری با نسر و زرمود و گفت این را
 زن کن پنجم آنکه من و پنجم صلعم از یکطرف غسل می کردیم و با پنج زنی این امر بجای می آوردند
 آنکه آنحضرت نماز میگذاردند و من پیش نماز آنحضرت به پهلو خوابیده بودم و این امر مخصوص من
 بود و هم آنکه در جامه خواب من و پنجم آنحضرت نازل می شد و در جامه خواب من پنجم آنکه

در حالی که روح مطهر آن سرور را قبض کردند سر مبارک آنحضرت میان
 صلح روز نوبت من بحالت نمودند و پنجم آنکه آنحضرت در خانه من مدفون گشتند و بصیحت پیوسته
 که از رسول صلح بر رسیدند که دوست ترین آدمیان نزدیک تو گویست فرمودند عایشه گفتند از
 مردان فرمودند بر او از انس بن مالک رضی الله عنه مرویست که اول دوستی که در اسلام پیدا
 شد دوستی پیغمبر بود صلح با عایشه صدیقه و مردم بدایای خود را در روز نوبت عایشه صدیقه
 بخدومت آنحضرت میفرستادند و مقصود ایشان ازین امر طلب رضا آن سرور بود آنحضرت
 به قاطع زهر این فرمودند که دخترک من دوست نیداری تو آنچه من دوست میدارم حضرت
 قاطع گفتند آری دوست میدارم فرمودند پس دوست دار عایشه را از حضرت عایشه منقول است
 که گفتند پیغمبر صلح علیه و سلم بمن فرمودند که میسرانم که تو از من کی خوشتر بودی و که
 در غضب گفتیم یا رسول الله از کجا میدانی فرمودند چون خوشتر بودی مستم بخوری که لا ورب
 محمد هرگاه دشمنانی میگویی لا ورب ابراهیم گفتیم آری چنین است گویند عایشه صدیقه رضی الله
 عنها شش ساله بود که سیدانام به عقد خویش کرد آوردند مهر ایشان ستاعی که بود پنجباه و هجتم
 می ارزید و بر او ایتم بانصدور هجتم بود آنحضرت آنرا قرص نمود و تسلیم ایشان کردند و فاست
 حضرت عایشه صدیقه رضی الله عنها شب سه شنبه هجتم ماه رمضان سال پنجاه و هشت هجری
 بوده و مدت عمر شریف شصت و شش سال و قبر در بقیع است و اکثر اهالی مدینه مشرفه
 حاضر شدند و ابوهریره رضی الله عنه بر جنازه ایشان نماز گذاردند -

حضرت زینب رضی الله عنها

نام پدر ایشان خزیمه بن حارث بن عبد الله بن عمر بن عبد مناف بن هلال بن عامر بن صعصعه
 است در رمضان سال سوم از هجرت پیغمبر صلح ایشان را در عقد نکاح خویش در آورند و هشت ماه
 در خانه و مبارک آنحضرت بودند و بعضی بر آنند که سه ماهه ایشان را ام الماسکین میگفته اند بحیث رحم و
 شفقت و کثرت طعام احسانی که بر مساکین داشته اند و قاتل ایشان زهره ربع الآخر سال چهارم از هجرت بود و در بقیع

حضرت زینب بنت جحش رضی الله عنها

کینت ایشان ام الحکم نام پدر ایشان امیه بنت عبد المطلب که عمه رسول صلح بودند و نام اول

ایشان بود
 بخشیم از هجرت ایشان را در عقد خود آوردند و در باب نو استکرامی ایشان بر آن حضرت
 آیات کریمه نیز در او شمرده است که رسول صلی الله علیه وآله وسلم بی اذن بخانه زینب رفتند
 در خانه که ایشان را دیدند و گفتند یا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بی خطبه و بی گواه
 فرمودند الله الفروج و جبرئیل المشاهد از زینب رضی الله عنها روایت کرد روزی آنحضرت
 سید الرسلین گفتند که مرا چند فضیلت هست که هیچ کدام از ازوج ترا نیست یکی آنکه نکاح من
 در آسمان واقع شده و دیگر دوران قضیه جبرئیل علیه السلام میانجی بود و گواه اول زنی که
 از اوج مطهرات بعد از پیغمبر صلوات الله علیه بر او ایثان بودند و وفات ایشان در سال ستم
 از هجرت و بقولے بست و یکم بود مدت عمر نچاه و سه سال حضرت فاروق اعظم رضی الله
 عنه اهل برین مشرف را حاضر ساخته بر ایشان نماز گذاردند و قبر در بقیع است بم

حضرت سوده رضی الله عنها

ایشان ام الاسود و نام پدر ایشان زعمه بن قیس بن عبد شمس بن عبد ود بن نضر مالک بن کنانه
 بن لوی بن غالب قریشیه العامریه است و نسب ایشان بالنسب سرور کائنات
 در لوی متصل میشود و نام مادر ایشان نبیست قیس بن عمر بوده در مکة معظمه او اهل
 بعثت مسلمان شدند در سال دهم از نبوت بعد از وفات حضرت خدیجه
 کبری رضی الله عنها و پیش از تزوج حضرت عائشه صدیقہ رضی الله عنها حضرت
 سیدنا ام ایثان را در نکاح خود آوردند و مهر ایشان چهار صد دراهم بود و چون کبر سن
 ایشان را دریافت و آنحضرت اراده طلاق ایشان کردند همیشه بر سر راه آنسرور
 نشسته و تنی که بخانه عائشه صدیقہ میرفتند گفتند یا رسول الله مرا طلاق بده و من هیچ طعم
 ندرم ایکن میخواهم که فردا سے قیامت باز اوج تو محشور شوم و من نوبت خود را بعباشه
 بخشیدم حضرت رسالت پناه صلعم از آن اراده در گذشتند و وفات ایشان در او اخر
 خلافت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی الله عنه بوده و بقولے در زمان حکومت معاویہ
 رحلت نموده اند و قول اولی شهرت بر بقیع است -

حضرت صفیه رضی اللہ عنہا

نام پدر ایشان حمی بن الخطیب بن ثعلبہ بن ثعینہ است و نام مادر ایشان نسبت بموال و صفیه رضی اللہ عنہا از سبا یای خیمر بود و چون سیدنا ام سلمہ ایشانرا مخیر ساختند کہ آزاد کنند و بقوم ایشان تعلق سازند بانکہ اسلام آوردند و حضرت رسول خواست نگاری نمودند و گفتند یا رسول اللہ تحقیق کہ از روی اسلام دارم و تصدیق تو کرده ام پیش از آنکہ دعوت کنی و اکنون کہ بمنزل تو آدمم مراد یہود یہی است حاجت نیست نہ پدری و نہ برادری و در میان یہود دارم یا رسول اللہ مراد در میان کفر اسلام مخیر میگرافی و اللہ کہ خدا و رسول وی است اندر دین از آزادی و حقوق بقوم خود پس حضرت را خوشش آمد و ایشان را برابر خود نگاه داشتند و آزاد کردند و آزادی ایشان را امر ایشان ساختند و فوات ایشان در سال سی و شش و بقولی در سال پنجاه و بقولی پنجاه و دو از ہجرت و بقولی در ایام خلافت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہم بود و ایشان نماز گذارده اند و قبر در بقیع است -

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

نام پدر ایشان ابوسفیان است و نام مادر ایشان صفیہ نسبت الی اعماس بن ایبہ بن عبد شمس است کہ عمہ حضرت امیر المؤمنین عثمان بود ام حبیبہ فرمودند کہ در واقع دیدم کہ شخصی بامن خطاب میکند کہ یا ام المؤمنین بیدار شدم و تعبیر واقعہ خویش بآن نمودم کہ پیغمبر صلعم را خواهد ساخت حضرت عثمان ایشان را در مدینہ سال ہفتم از ہجرت بسرور عالم دادند و در الوقت ایشان سی و پنج سالہ بودند و ہر ایشان چہار صد و نیا ز زر سخی و بروایتی چہار ہزار درم نقرہ بود و فوات ایشان در سال چہل و دوم یا چہل و چہارم از ہجرت واقع شدہ و قبر در بقیع است

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

ایشان دختر حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب اند رضی اللہ عنہم و مادر ایشان زینب بنت مظعون بن حبیب بن وہب است و در سال سوم یا دوم از ہجرت حضرت سیدنا ام سلمہ ایشانرا عقد خویش در آوردند و ولادت ایشان پنج سالگی از بعثت پرورہ و فوات

حضرت زینب بنت علی رضی الله عنهما

نام پدر ایشان حارث بن ابی ضرار بن حبیب بن عامر بن مالک است و آن سرور صلعم ایشان را در ماه شعبان سال بیستم از هجرت در عقده خویش در آوردند وفات ایشان در مدینه سال پنجاه و پنج یا پنجاه و شش هجری واقع شده و مدت عمر شصت و پنج سال بوده و قبر در بقیع است

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

نام پدر ایشان حارث بن خزن بن بحر بن المزم است و نام مادر هند بنت عوف بن زہر بن الحارث است در سال هفتم از هجرت سید انام صلعم در حین مراجعت ایشان را در عقده خویش در آوردند از ایشان مرویست که فرموده اند شبی که نوبت من بود رسول صلعم از پیش من بیرون رفتند برخاستم و در راه بستم بعد از خطه آمده در راه بزدند و گشودم سوگند دادند که در راه بکشائی گفتسم یا رسول الله در شب نوبت من در خانه زنان دیگر میروی فرمودند که خودم میکنم بقفا سے حاجت گرفته بودم وفات ایشان در سال پنجاه و یک هجری و بقولی شصت و یک یا ستم یا شش بوده و قبر در بقیع است +

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

نام ایشان هند بنت ابی امیه است در سال صلعم در ماه شوال سال چهارم از هجرت ایشان را در عقده خود در آوردند و در ایشان متاعی بود که قیمت آن ده درم بود و آخر زنی که از ازدواج مطهرات بحمت حق پیوست ایشان بودند وفات ایشان در سوم ربیع الآخر سال شصت و یک یا پنجاه و نه هجری بوده و ابو بکر بره رضی الله عنه بر ایشان نماز گذارده اند و مدت عمر شصتاد و چهار سال و قبر در بقیع است

ذکر نبات طاهرات زاکیات حضرت صلعم حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

کنیت ایشان ام محمد و القاب مبارک ایشان طاهره و زاکیه و راضیه و مرضیه و بتول است اگر چه فاطمہ زہرا بیست و نهمین نبات آن سرور صلعم اند اما در محبت و شفقت که آن سرور را با ایشان بود بزرگ ترین همه اند و جمیع اولاد و اجداد سید انام صلعم از ایشان است حضرت امیر المؤمنین علی کریم الله وجهه در رمضان سال دوم از هجرت بعد از مراجعت از غزوه بدر ایشان خواستگارے نمودند

دوران وقت حضرت فاطمه پانزده یا هیزده ساله بودند و سه سپهر که حضرت امیرالمؤمنین حسن و حسین
 و محسن و سکه دختر که زینب و ام کلثوم و رقیه باشند از ایشان متولد شده اند و محسن و رقیه
 در طفولیت بر حمت حق میوستند و از زینب که بعید الله جعفر و ام کلثوم که بحضرت امیرالمؤمنین
 عمر فاروق تزویج کرده بودند نیز زن نامند از حضرت عائشه رضی الله عنها پرسیدند که از
 آدمیان که دوست تر بود رسول صلعم تر بود و فاطمه گفتند از مردان فرمودند شوهر و
 روزی پیغمبر صلعم با حضرت علی و فاطمه زهرا ابی اسط مینفرمودند و بهر دو ملاحظت می نمودند حضرت
 علی گفتند یا رسول الله او دوست ترست تو از من یا من آنسور فرمودند که می احب الی
 منک و انت اغر علی منها یعنی فاطمه و دوست تر است بسوی من از تو و تو عزیزتری بر من
 از روزی حضرت سید انام صلعم بحضرت فاطمه فرمودند این شخصی که در راه پیش آمد و
 گفتند یا رسول الله آری فرمودند بلکه بود که هرگز پیش ازین بر زمین نیامده امروز از پروردگار
 خود دستوری خواست که من سلام کند و بشارت دهد مرا که فاطمه سید زنان
 اهل بهشت و حسن و حسین جوانان اهل بهشت خواهند بود و ولادت با سعادت حضرت
 فاطمه زهرا در سال پنجم و بقولے چهل و یکم از واقعه قبل نجسال پیشتر از نبوت حضرت
 سید انبیا صلعم واقع شده و فات در شب سه شنبه سوم ماه رمضان بعد از وفات آن سرور
 صلعم و بقول صبح پشمش ماه روی نموده مدت عمر شریف بیست و هشت سال بوده و قبر
 در بقیع است و نماز بر ایشان حضرت علی علیه السلام گزارده اند و بقولے عباس رضی الله عنهما

حضرت زینب رضی الله عنها

ایشان بزرگترین بنات آنسور اند صلعم بقول اصح ایشان را با سپهر خاله ایشان ابوالعاص بن الربیع
 عقد کرده بودند و بعد از ایمان آوردن ابوالعاص آنسور زینب را بخت بدیزکاح کردند
 و بقولے بیمان نکاح با دوازده گروایت در نزد ایشان یک پسر علی نام و یک دختر امامه نام
 متولد شد پسر چون بسرد بلوغ رسید از دنیا رفت و امامه را حضرت امیرالمؤمنین علی کرم الله
 وجهه بعد از وفات حضرت فاطمه زهرا بوجیب وصیت ایشان بعقد خویشش در آوردند

ولادت ایشان پیش از هجرت در سال سوم از واقعه فیل بود و وفات در سال هشتم از هجرت واقع شده

حضرت رقیه رضی الله عنهما

ایشان بعد از حضرت زینب متولد شده اند و سیدانام علیه الصلوٰة والسلام ایشان را با امیرالمومنین عثمان رضی الله عنه مقرب نموده اند از ایشان پسری شد و آن پسر در سن دو سالگی وفات یافت و بعد از آن دیگر فرزندی نشد ولادت حضرت رقیه پیش از نبوت در سال سی و سوم از واقعه فیل بوده وفات در سال دوم از هجرت که آنسر و نبیره بدر زنده بود و واقع شد و قبر در بقیع است

حضرت ام کلثوم رضی الله عنهما

بعد از رقیه و پیش از فاطمه زهرا رضی الله عنهما متولد شده اند نام ایشان آمنه بود آنسر و صلعم بعد از وفات حضرت رقیه در سال سوم از هجرت ایشان را به عقد کاح امیرالمومنین عثمان دادند و مدتی با حضرت عثمان بودند وفات ایشان در سال نهم از هجرت بوده است

ذکر نساء العارفات الصالحات حجة الله تعالی علیهن

حضرت زائده رحمها الله تعالی

ایشان کینزی حضرت امیرالمومنین عمر فاروق اند رضی الله عنهما گویند روزی بملازمت حضرت رسالت پناه صلعم آمده سلام کردند آنسر و صلعم فرمودند ای زائده چرا پیش من دیر می آئی تو موقوفه من ترا دوست میدارم زائده گفت یا رسول الله صلعم امر و تعجبی آمده ام فرمودند آن چیست گفتند با داد طلبت میزنم میزنم چون پشاره همیزم بستیم و برنگی نهادیم تا برگیرم سواری دیدم که از هم سما بر زمین آمد و بر من سلام گفت و گفت سیدانبار از من سلام گوئی و بگوئی رضوان خازن بهشت گفت بشارت مژ ترا که بهشت بر امتان توبه بکنه و چه قسمت کرده اند گروهی بحیاب بهشت وند و گروهی حساب آسان کنند و گروهی را بشفاعت توبه بخشند این گفت مقصد آسان گردد از میان آسمان زمین بین آسمان کرد مرادید که آن پشاره را بر زمین تو برداشت گفت یا زائده این پشاره بر سنگ بگزار و در سنگ را گفت آن پشاره را باز آورده بخانه عمر بر آن سنگ روان شود پشاره همیزم می آورد و با در خانه حضرت عمر رسول صلعم برخواستند و باز آورده در خانه حضرت عمر گفتند او را آوردند سنگ بدیدند سید کونین صلعم گفتند الحمد لله که خدای تعالی مرا از دنیا بیرون برد و ما رضوان

مرآة مرورش است من بشارت نه داد و خدا سے تعالیٰ ترنے را از امت من بدرجه برتر رسائید
 حضرت شعوانه رحمة الله تعالى

از بچم بوده اند در آید می نشستند و بنمات خوش و غلط میفرمودند و از خوشی آستند عارفان و
 عابدان و زاهدان در مجلس ایشان حاضر میشدند ایشان را گفتندی ترسم که از گریه بسیار چشم تو
 نابینا شود و گفتند در دنیا کور شدن از گریه بسیار مراد است تراست از گور و شدت غداست
 و در آخرت و گفتند چشمی که از بقاے محبوب بازماند و بیدار او مشتاق با شدنی گریه نیک
 نماید گویند چون شیرند شیخ فیصل عیاض نزد ایشان آمدند و طلب دعا کردند گفتند اے
 فیصل میان تو و خدا می تقوائے چیزی هست که اگر دعا کنم مستجاب شود فیصل عیاض نمره
 بزند و بهوش آید و در وفات ایشان رسال یکصد هفتاد و پنج بحری بوده

حضرت عیفة العاهده رحمة الله تعالى

از اهل بصره بودند حازه عدویه صحبت داشته اند چندان بگفتند که چشم ایشان نابینا گشت
 کس گفت چه دشوار است نابینائی ایشان گفتند محبوب بودن از خدای تعالیٰ ازان و سوار
 ترست و وفات ایشان در سال یکصد و شصت و هجری بوده

حضرت رابعه بصری رحمة الله تعالى

اصل ایشان از بصره است بزرگی و حالت فقر زیاده بران داشتند که در تحریر کتب سفیان
 ثورے رضی الله عنه صحبت پریدن مسائل بصحبت ایشان میرفتند و بموظظت و دعای حضرت
 رابعه رحمت داشتند حضرت رابعه همه شب نماز میکردند و تا سحر برپای می ایستادند و گفته اند در
 شبها نروزی هزار رکعت نماز میکردند و وقت ایشان از ازم من حج پدید آمد روی بادیه نهادند و خوری
 داشتند که خست بران بار کرده بودند چون بمیان بادیه رسیدند خرمبر اهل قافله گفتند
 که ما خست شما بر میداریم فرمودند شما بخار خود بر وید که من تبوک شما نیامده ام اهل قافله برستند و
 ایشان تنها ماندند مناجات نمودند که آئی باوشاهان چنین کنند با عورت غریب ما جز سے
 مرا بجان خود بخواندی در راه خرم را میراندی و در بیابان تنها گذاشتی هنوز مناجات تمام نکرده
 بودند که خرم برخواست و ایشان بار بر نهادند و بیکه معظمه رفتند را وی گفته که بعد از مدتی

همان خزاویدم که میفرمودند شیخ زین الدین عطار و باب ایشان می نویسد که چون زن در راه خدام و بود او رازن نتوان گفت والد ایشان را چهار دختر بوده و ایشان چهارم بودند باین جهت را بعد میگفتند در آن که حضرت رابعه متولد شدند والد ایشان رسول صلعم را پنجاب دیدند که میفرمایند که دختر سیده است که هفتاد کس از امت بشفاعت او آرزیده خواهند شد گویند و نفعی در بادیه کعبه را دیدند که با استقبال ایشان آمده گفتند ما رب البیت می بایدست را چکنم و چون سلطان ابراهیم گفتند که دیگران راه کعبه را بقدم رفتند و من بپایه در هر قدمی دوست نما میگذرانم تا چهارده سال بکمر رسیدند و خانه را ندیدند و گفتند سبحان الله مگر چشم مرا خلعی رسیده با تقی آواز داد که چشم ترا خلعی نه رسیده اما کعبه با استقبال ضعیفه رفته است که روی باین خانه دارد درین اثنا سلطان دیدند که حضرت رابعه می آیند و کعبه بجای خویش باز آمد گفتند ای رابعه این چه شور است که در جهان افکنده رابعه گفتند که تو شور در جهان افکنده که چهارده سال زنگ کرده تا اینجا رسیده گفتند چنین است چهارده سال در نماز بادیه را قطع کردم ز رابعه گفتند تو در نماز قطع کردی و من در نیاز از حضرت رابعه پرسیدند که حق سبحانه و تعالی را دوست داری گفتند دارم گفتند شیطان از دشمن داری فرمودند از دوستی رحمان بعد اوت شیطان نمی پردازم گویند فصل بهاری در خانه رفتند و بیرون نمی آمدند خادمه گفت ای سیده بیرون آئی تا آثار صنع بینی گفتند باری تو درون آئی تا صانع بینی بزرگی بخدمت ایشان رفت و لباس ایشان را بسیار کهنه دید گفت کسان باشند که اگر اشارت کنی جامه حاضر سازند گفتند شرم میدارم که دنیا خواهم از کسیکه دنیا مالک است پس چگونه خواهم از کسی که دنیا در دست او عاریتی است و میفرمودند که آئی ما را از دنیا هر چه قسمت کرده بدشمنان خود داده که با تو بپس چون وفات ایشان نزدیک رسید اکابر بر بالین ایشان حاضر بودند گفتند بر خیز و بجای خالی کنی بر آرسولان خدای خاستند و بیرون رفتند آوازی شنیدند که یا ایها المرسلین ارجی الی ربک راضیه مرضیه فاغلی فی عبادی و او غلی جنی یعنی ای نفس آرام گرفته بندگ من که شاگردی در زحمت و صبر نمودی در زحمت باز گرد از دنیا بسوی موعظ پروردگار خود در آن حالتی که پسند کنده آنچه تمود داده اند پسندیده نزد خدای پس در زمره بندگان شایسته من و در آئی در پیشگاه همراه مقربان چون اکابر به درون در آمدند دیدند که بر حمت جنی پیوستند وفات ایشان سال کصد

نقش است
 رابعه اعلمین که در این
 که با او بود او در خانه پدرش
 آن مقدار که در خانه پدرش
 و در آن وقت که بقلبان او
 کن در درون بر آن شب
 که در درون بود که در بود
 که از غلبه قریب غلبه بود
 خرد در در خانه میباید که
 ایشان در جواب از
 پس آن جنگ شده
 بر او در وقت در آن
 خواب رسول
 خواب و در سلمه
 خواب دیدند که فرمودند
 حکیم

و مشنا و پنج هجری بوده و قبر در جبل مقدس است بعد از نفوس ایشان را خوب میزند پرسیدند که خبر گوی از
شکر و نیک فرمودند چون آن جوان مردان در آمدند گفتند من ربکم گفتم باز گردید و حق تعالی را بگوئید که
چندین هزار خلق تو پیرو زنی را فراموش نه کردی و من که از همه جهان ترا دارم چون فراموشت کنم

حضرت نقسه رحما اللہ تعالیٰ

امام پیر ایشان بن زید است از قدامت سار محدثه و مقیم مصر بودند منقول است که چون امام
شافعی رحمه اللہ بمصر رسیدند پیش ایشان حدیث شنیدند و چون امام بر حمت حق پوستند
جنابزه امام را بخانه ایشان بزرده نماز گزاردند و وفات ایشان در ماه رمضان سال دوسده
هشت هجری بوده و چون بر حمت حق پوستند زوج ایشان اسحق بن جعفر خواستند که بدر نبه برند
اہل مصر درخواست نمودند که مرقد ایشان همین جا باشد قبول نمودند و بموضعی که مابین قاهره و مصر است
و آنرا در ب سیاح گویند دفن کردند -

حضرت فاطمہ نیشاپوریہ رحما اللہ تعالیٰ

از قدامت سار خراسان و کبار عارفات بوده اند مجاور که سظمه گفتند و گاہے بہ زیارت بیت المقدس
میرفتند حضرت شیخ بایزید بسطامی قدس اللہ سده ایشان ثنا گفته اند و فرموده اند و عمر
خود یک مرد و یک زن و دیده ام آن زن فاطمہ نیشاپوریہ است از بیع مقام اورا خبر نکردم کہ آن
خبر اورا ایمان نبوده سیکه از مشاخ ذوالنون مصری را دیدند پرسید کہ گرا بزرگ تر دیدی از این
طائفه فرمودند زنی بود در کہ اورا فاطمہ نیشاپوریہ میگفتند و در قسم معانی قران بحسب سخنان
سیگفت کہ مرا عجب ہے آید گویند روز سے برای حضرت شیخ ذوالنون چیز سے فرستادند شیخ
قبول نکردند و گفتند از نسوان گرفتن نذلت و نقصان است ایشان گفتند ایچ صوفی
در دنیا بزرگتر از ان نیست کہ سبب در میان نہ بیند وفات ایشان در سال دوسده و سبت
و سلمہ ہجری لودہ است

حضرت تحفه رحما اللہ تعالیٰ

از کبارت سار عارفات کلمات و اصلمات بود و تراز شیخ مصری سظمه قدس سده منقول است
کہ فرموده شیخ سظمه اب اشتم و خواہم نمی آید چنانچہ تہج نفوس شد چون نماز با باد بگذارد دم

سلسلہ ستم کہ در کس از
تخلیغ نیات او اند
مشاخ نیات او گفتند کہ
گر ستم بود با او گفتند کہ
ایمانی کہ او با او دارد
بجز در کجاں حاصل بود
چون ستمند را بدو
ان داشت پیش ایشان
ان در ناگاہ سالی آواز
داد و بگو آن زمان از
پیش ایشان بداشت
بسال دار بعد از ستم
بگویی از دور آمد ستم
باز از ان آمد و گفت این
خند و من فرستاد ستم
را بگو ان ما فرستاد ستم
بود گفت نان با را بار
کہ غلط فرموده بگویی ان بار
داقت در دو خانقون
۲۰

گفتم بمثل قیمت سودگفت آسری علیه الرحمه اینا را بمن می قبول کنم تحفه آزاد است در راه خدا
گفتم قطعه چیست گفت ای استاد و دوش مرا سز زنی کردند ترا گواه میگرم که از مهمل خود بیرون
آمدم در خدای تعالی از شکر می باین شنی کردم از میگر است گفتم چرا میگرمی و گفت گویا خدای تعالی
با آنچه مرا خواند بآن از من را منی است ترا گواه میگرم همه مال خود را در راه خدای تعالی صدقه
کردم گفتم سبحان الله چه بزرگ است برکت تحفه بر همه بعد از آن تحفه برخواست و جامه های
که در جیب داشت بیرون کرد و بلاسی پوشیده بیرون رفت و میگفت گفتم خدای تعالی
ترا راهی داد گریه از بهر چیست بیتی چند خواند که معنی آن اینست میگرنیم آنرو بسوی او گریه
میکنم از ترس او سوگند بحق او که او است خواست من همیشه ام پیش او تا برساند مرا و محفوظ گرداند
بجزی که امید دارم از او بعد از آن بیرون آمدم و چند آنکه تحفه را جستیم بنامتیم هر سه غزیت کبیر
کردیم احمدی در راه بردن و صاحب تحفه بکلمه رسیدیم و در وقت آواز مجروحی شنیدیم
که این ابیات میخواند که معنی آن این است خدا در دنیا بجا راست و دیراز است بجا راست
او پس واسه او در داوست نوشانیده دوست خود را بجا محبت خود پس سیراب گردانید
غای قوی که نوشانیده آن جام محبت را پس بهوش شده از محبت و خواش بسوی او و چون
ردنی بغیر از چنین است کسی که دعوی شوق بسوی او کند بخود می باشد تا آنکه به بند او را پیش
رفتیم چون مرادید گفت ای سرری گفتم لبیک تو کیستی که خدا ترا رحمت کند گفت لا اله الا الله تعالی
از شناختن ناشناختن چرامن تحفم او اضعیف شده بود گفتم ای تحفه چه فائده دیدی بعد از آنکه
تتمانی گزید گشت خدای تعالی مرا بقرب خود انس بخشید و از غیر خود وحشت داد گفتم این شنی برود
گفت رحمه الله خدای تعالی او را از کرامتها چندان بخشید که بی چشم نه دیده است و همسایه من است
و بیشتر گفتم خواه چه تو که ترا آزاد کرد با من آمده است دعای پنهانی کرد و در برابر کعبه بنقاد و
جان بداد چون خواجه او باید و دیر آمده دیده بر کافا در تم که ویرا بردارم مرده بود و چیزی تخفین
ایشان کردم و بجاک پریم رحمه الله تعالی -

حضرت ام عیسیٰ رحمه الله تعالی

نام پدر ایشان ابراهیم حربی است از نسا عارفات کلمات بودند و زندقه تنوی می نوشتند

وفات ایشان در ماه ربیع سال سکه صد و بیست و هشت هجری بوده و قبر نزدیک قبر والایشان

حضرت ام محمد رحمة الله تعالی

والده ماجده شیخ ابی عبدالله حفیف قدس الله سره از کبری عبادت قائمات بوده اند و ایشانرا
شاهدات و مکاشفات بسیار است همراه پسر خود از راه بحر بسفر حجاز رفتند گویند که شیخ عبدالله در
عشیره اخیره رمضان احیای شب میگردند تا شب قدر در ریابند پیام بر آورده نماز میگردند و والده
ایشان ام محمد در رون متوجه نشسته بودند ناگاه انوار شب قدر بر ایشان ظاهر شدن مگر
آواز دادند که ای محمد ای فرزندانچه تو آنجامی طلبی اینجا است شیخ فرود آمدند و آن انوار را دیدند
زود بر قدم والده خود افتادند شیخ فرمودند از ان وقت قدر والده خود بدانتسم

حضرت امه الواحد رحمة الله تعالی

نام ایشان سینه و نام پدر حسین بن اسمعیل حاکمی است هم علم قمرات و حدیث و فقه فخر الص
و هم حساب و نحو ارجوب میدانستند و صدقه بسیار میدادند وفات ایشان در ماه رمضان
سال سکه صد و هفتاد و هشت هجری است و مدت عمر از نود سال تجاوز نمود

حضرت امه اسلام

نام پدر ایشان قاضی ابوبکر بن کامل بن خلف است شاگرد محمد بن اسمعیل بعلانی اند و تنوخی
وزاهدی و ابوعلی از شاگردان ایشانند و فضائل کمالات بسیار داشته اند و ولادت ایشان
در ربیع سال سه صد و هشتاد و هجری بوده و وفات در ربیع سال سه صد و نود و واقع شده

حضرت میمون و اعظم

نام پدر ایشان شما قوله است حافظ قرآن مجید و فرقان حمید بوده اند روزی در وعظ گفتند بامه
که در وجه حلال باشد و در ان کسه گناه نه کند زود پاره نمی شود چنانچه پیرانی که در بردارم
یافته مادر من است و هفت سال است که پشم دپاره نه شد نقل است از عبدالصمد پسر
ایشان که در خانه مادویاری بود مشرب بر افتاد و بوالده گفت که این دیوار را از سر نو
باید ساخت ایشان بر پاره کاغذ چیز نوشتند و گفتند این کاغذ را باین دیوار محکم ساز چنان
گردم بیست سال آن دیوار بحال ماند و نیفتاد بعد از فوت ایشان بخاطر من رسید که بنیم

۲

در آن کس که در وقت وفات خود در آن نوبت بوده اند که ان شاء الله تعالی
و الارض من تروا لیا مسک السموات والارض مسک وفات ایشان در سال ستم صد و نود و سه هجری بود

حضرت خدیجه واعظ

از کبار نساء عارفات و معتمدات و عمه حضرت قطب ربانی محبوب سبحانی عوث انقلین
عبد القادر جیلانی اندر ضی الله عنما گویند یکبار در جیلان خشک سال ششم و هفتاد و سه هجری
باران بیرون رفتند باران نبارید همه بخدمت حضرت خدیجه آمدند و درخواست دعا نمودند
باران نمودند ایشان سخن خانه خود را گفتند و گفتند خداوند ما را باران کرد و تو اب بپاش
همان رودی باران در گرفت و چندان بارید که گویی ستر مشکها کشادند

حضرت ام محمد رحمة الله تعالی

نام پدر ایشان محمد بن علی بن عبد الله است با این سمعون صحبت داشته اند و در صدق و صلاح
و زهد و ورع بی نظیر بوده اند و ولادت ایشان در سال ستم صد و هفتاد و چهار هجری وفات در سال
چهار صد و شصت بود و مدت عمر شتاد و شش سال و قبر ایشان نزدیک قبر این سمعون است

حضرت کریمه مروزیه

نام پدر ایشان احمد بن محمد بن ابی حاتم است علم ظاهری و باطنی را جمع کرده بودند در حدیث
درس میگفتند وفات ایشان در سال چهار صد و شصت و سه هجری بود

حضرت فاطمه واعظ رحمة الله تعالی

نام پدر ایشان حسین بن حسن بن فضلویه است در مجلس و عظ ایشان همه نساء صالحات شهر خافه
پیشنند و بی بیض میرسیدند وفات ایشان در سال پانصد و بیست و یک هجری

حضرت فاطمه

نام پدر ایشان نصر بن عطار است از سادات نسا و در ریاضت و مجاهدت و زهد تعویض
یکانه زمانه بودند در مدت عمر از خانه خود جز سه مرتبه بیرون نیامده بودند و وفات ایشان
در سال پانصد و هفتاد و سه هجری واقع شده بنفع از نساء صالحات عابدات ریاضت
و مجاهدت را بر مرتبه رسانیده اند که بالاتر از آن تصور نیست پانجمه امام عبد الله یاقعی رحمه الله

در تاریخ خود یکی از مشایخ روایت میکنند که زنی مصریه در نواحی مصر سی سال بر کجا اقامت کرد
 که در سرباوگرا از آن خان فرستادند درین سی سال بیخ نخورده و بیخ نیاشاید و هم امام یافعی در روضه الایمان
 آورده اند که یکی ازین طائفه گفت که در نواحی مصر زنی دیدم و از حیران سی سال برد و با ایستاده
 ماند و در زیارتان و قباستان نه نشب نشست و نه در روز از آفتاب باران او را پناهی نموده و مارها
 و تعبیه ناما گردا و در سی سال آمدند و هم امام عبد اللہ یافعی گویند که یکی از علما نقل کرد که در حجاز زم زنی
 دیدم که زیاده از بیست سال بیخ نخورده و بیخ نیاشاید و حضرت مولانا عبد الرحمن جامی قدس اللہ
 سره در تفحیات الانس و شقیات آنکه حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر قدس اللہ تعالیٰ روحه فرمودند که در روز
 پیره زنی بود که او را بیکی می گفتند نزد من آمد و گفت ای ابو سعید تظلم آمده ام گفته گویی گفت مردم
 دعا میکنند که بار یک نفس بجا باز گذارسی سال است که میگویی که مرا یک نظر العین بمن باز گذار
 تا بپریم من کیم یا من خود هستم هنوز اتفاق نیفتاده است

حضرت بی بی جمال خاتون

نام پدر ایشان قاضی سانیده است خواهر حضرت میان میراند که ذکر ایشان در ذکر سلسله علیّه قادیان
 مذکور شده بی بی جمال خاتون از کبار فساد عارفات قائمات اندر در ترک و تجرید و بی علمه
 وقت طریقه شغل از والدّه با جده خود و از برادر بزرگوار داند و خوارق و کرامات بسیار از
 ایشان بطور رسیده و میرسد چنانچه وقت قریب بدون گندم در خطر بخت مبارک خود
 انداخته بودند هر روز از آن گندم بیرون می آوردند صرف و ابستان و فقرا می نمودند و
 گندم بحال خود بود تا یکسال کفایت کرد گویند روزی ماهی بخانه ایشان آوردند و وقت
 ایشان خوش بود چون نظر بر آن ماهی انداختند نوری در ظاهر او پیدا آمد سر موده اندین ماهی را
 نگاهدارید که بمن دار و تا حال آن ماهی خشک شده خویشان ایشان دارند و برکات آن
 ظاهر و زعمای امتا عینک نگاه می دارند برکت عجیبی در آن پیدا می شود و گویند هر کس
 محرم و حاشی روی میسر بد بخدست ایشان رسیده التماس فاتحه می نمایند و از برکت بجز
 ایشان آن مهم بکفایت میرسد و طعمی که بر ج بزرگان می پزند اول بدست مبارک خود
 طعام را از دیگر میکشند و این دیگر بر امر میکنند هر قدر مرد که حاضر شده باشد و بپیمیرسد

کمی نمیکند... تجاوز است و در سوستان بوطن خود اقامت دارند
ز آزا... میان میر نیز نیامدند تا امروز که سال
ترا... و تیره عمری است در قید حیات اند

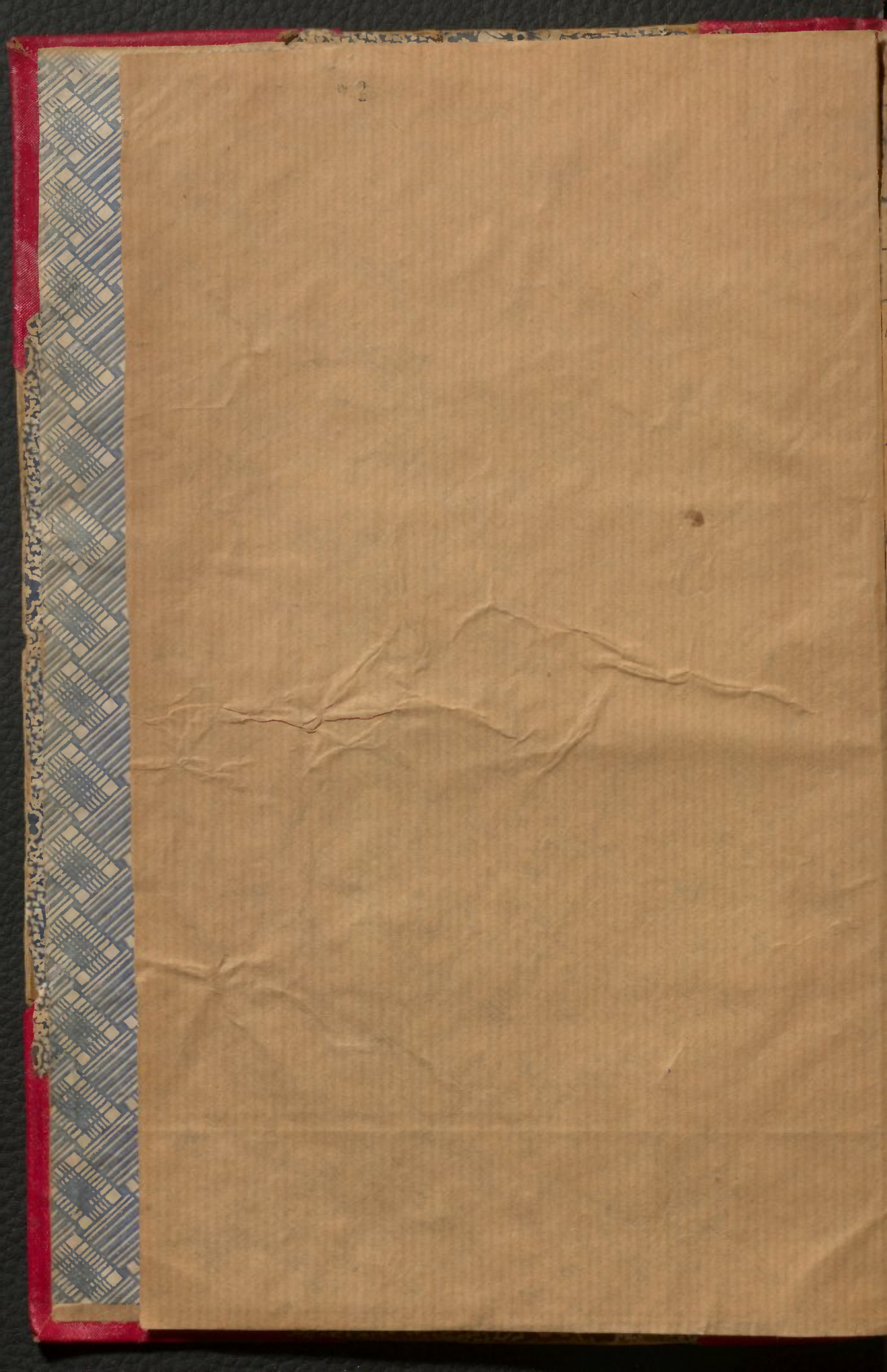
خاتمة الكتاب

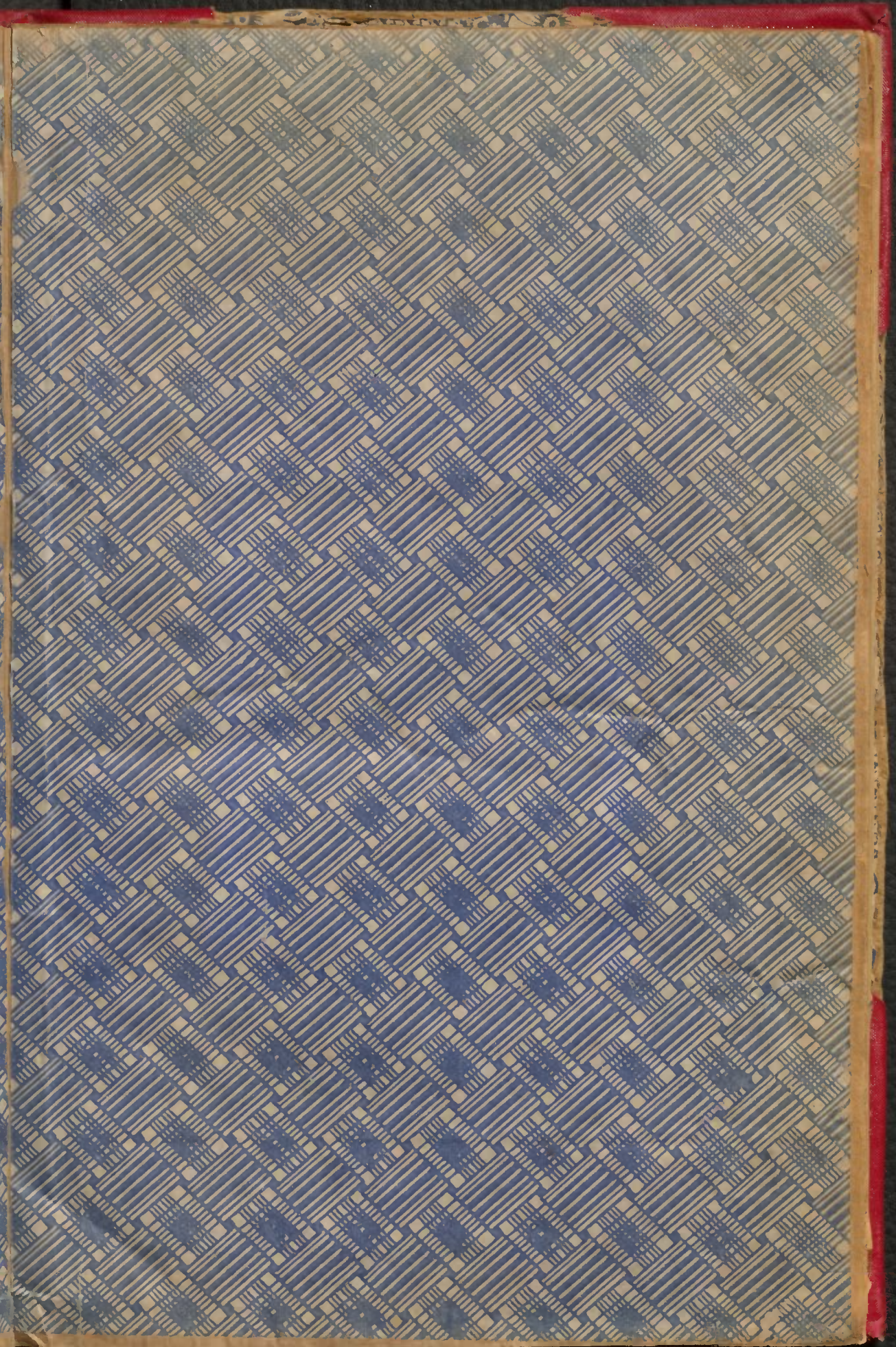
الحمد لله والمنته که این کتاب مسی بسفینة الاولیا از زمین روح مطهر حضرت سید انبیا صلی الله علیه
و علی وآله و اصحابه وسلم توجیه اولیای معظم قدس الله ارواحهم در شب بخت و هفتسم ماه
رمضان المبارک سال یکم از چهل و نهم هجری که سال بخت و پنجم از سن این فقیر است با تمام رسید
اگر چه عبارت این کتاب راست بر است است و در عبارت آرائی مقید نه شده و فارک
ساده عام فهم نوشته لیکن بعضی جا اقتدا عبارت نفحات الانس قطب الاولیا قدوة الاتقیاء
نیز آسمان عرفان نور شید فلک ایقان حضرت مولانا نور الحکمة والدین عبدالرحمن جامی قدس
سره السامی که کمال فصاحت و متانت وارد و ایشانرا استاد خود میداند کرده و زبان روزمره
خود را نیز ترک ساخته اگر میخواست که بعضی از سخنان خوش و احوال و حوارق مشائخ که احوال
تسویه حیات اند و این فقیر خود ایشانرا ملازمست نموده و کرامات از ایشان مشاهده کرده و داخل
این کتاب سازد لیکن چون وقت تقاضا میکرد و نوشت و همین سبب سخنان عامی و
ملکتابه و دقیق اکابر سلف را که نام فهم بود نیز داخل نساخته شیخ ابو سعید خراز چون بمصر رسیدند
ایشانرا گفتند ای سید قوم چرا بر من سخن نگویی فرمودند این مردم از حق عنایت غائب اند و اگر حق
با غائبان عنایت است و چنانچه گفته اند الوالی یوف الوالی تخمین سخنان ولی را هم جز ولی نفهم پس
بغیر ایشان نباید گفت امید که سفینه سیکته از برکت اسامی این بزرگان تسبیل تمام یا بد
و خوانندگان را بهره تمام از آن حاصل آید اگر بمقتضای بشریت سهوی و خطای شده باشد
اریاب انش آنرا بذیل اصلاح بهوشند الحمد لله حمدا کثیرا و اما ابدا

خاتمة الطبع

الحمد لله والمنته که کتاب فیض انساب مسی بسفینة الاولیا در مطبع نشی نول کشور واقع کاپور سیر برستی
عاجیناب معلی القاب نشی پر آگ در این صبا بجا رگوماک مطبع و انش اولیای مستنده بهار دوم طبع شد

ن از توفیق کامل فیضی بجوانان کمال حاصل
طبع بهار مجید در اشک در آن که در کمال نظر از حلال و بیایا را تالیف طبعش کفایت
تالیف بود که بزرگان بزرگان





Author: Dārā Shukūh
 Title: Safīnat al-
 FORM 214
 C7 .D213s .190
 Oct. Jan. 1988
 Feb, 2/1989 M. Va

~~JUL 24 1985~~
~~JUL 24 1986~~
~~AUG 7 1987~~
~~AUG 30 1988~~
~~MAR 23 1989~~

